

اعلام الجاهل المتعصب العنيد بمقام الامام وحكم التقليد

مقام الامام اعظم وفق حنفی

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ

ترتیب و تخریج و تحقیق

مفتی محمد اکرام الحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ



سورہ ۸ ۲۱

DATA ENTERED

مَعَالِمِ
اَوَّلِ
بَيْتِ



مَحْفُوظَةٌ
جَمِيعُ الْحُقُوقِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الضَّلَاةُ وَالسُّكْرَانُ عَلَيَا رَسُولِ اللَّهِ

۲۹۷۶۹۹۱۱۷

۱۲۵۵۹۵

۱۰۰ : ضیائی سلسلہ اشاعت

مقامِ عظیمِ فقہ حنفی : نام کتاب

مفتی محمد منظور احمد فیضی : مُصَنَّف

مفتی محمد اکرام المبین فیضی : ترتیب و تخریج و تحقیق

۱۹۳ : صفحات

۱۱۰۰ : تعداد

جون ۲۰۱۲ء / شبان المنظم ۱۴۳۵ھ : سن اشاعت

ندیم احمد ندیم نورانی : پروف ریڈنگ

میرزا فرقان احمد : کمپوزنگ

محمد زبیر قادری : سرورق

دارالجمہور للطباعة والنشر والتوزیع : طباعت

0333-3878692, 0321-2578663

۲۵۰ روپے : ہدیہ

ضیائی دارالاشاعت انجمن ضیاء طیبہ : ناشر

Anjuman Zia-e-Taiba

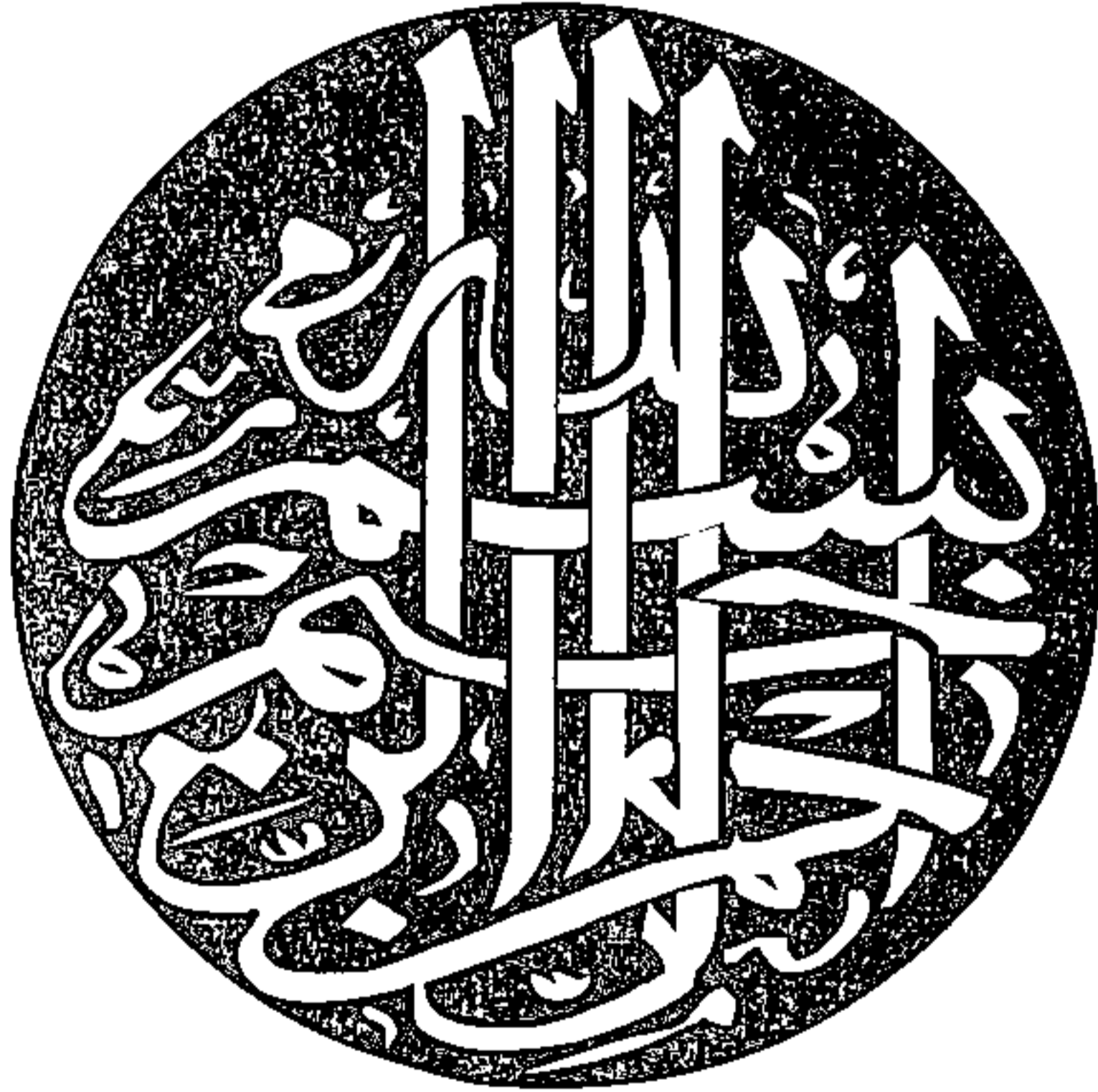
B-1, Shadman Apartments
Block 7-8,, Shabirabad Society,
KCHS, Near Bloch Pull Karachi.

انجمن ضیاء طیبہ

B-1، بلاک 7-8، شادمان اپارٹمنٹ،
شہیر آباد سوسائٹی، KCHS، کراچی۔

Ph: 92(21) 34320720, 34320721 Fax: 92(21)34893350

E-mail: info@ziaetaiba.com , Url: www.ziaetaiba.com



اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

فہرست

- | | | |
|----|---|---|
| ۶۱ | انتساب | ⊕ |
| ۷ | سخن ضیاءِ طیبہ | ⊕ |
| ۱۵ | بیہتی وقت ایک نظر میں | ⊕ |
| ۲۱ | تاریخی قطعہ و تاریخی لقب | ⊕ |
| ۲۳ | مقام امام اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small> اور فقہ حنفی | ⊕ |
| ۲۵ | شان نعمان علیہ الرضوان از قرآن بقول نافرمان | ⊕ |
| ۲۷ | شان نعمان علیہ الرضوان از زبان محبوب رحمن <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> | ⊕ |
| ۳۹ | فقہ اور صاحب فقہ کی فضیلت | ⊕ |
| ۴۵ | تصویر کا دوسرا رخ | ⊕ |
| ۴۸ | چند ضروری گزارشات | ⊕ |
| ۵۱ | مشاہدات | ⊕ |
| ۵۸ | شان امام ابو حنیفہ <small>رضی اللہ عنہ</small> از اقوال صحابہ | ⊕ |
| ۶۱ | امام اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small> اور تابعین و سلف صالحین و معاصرین | ⊕ |
| ۶۷ | ائمہ ثلاثہ کی زبان اور امام ابو حنیفہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کی شان | ⊕ |
| ۷۲ | امام اعظم <small>رضی اللہ عنہ</small> اکثر ائمہ کے استاذ اور مشائخ سے ہیں | ⊕ |
| ۷۲ | امام مالک <small>رضی اللہ عنہ</small> امام ابو حنیفہ <small>رضی اللہ عنہ</small> کے شاگرد | ⊕ |

فہرست

- | | | |
|-----|---|---|
| ۸۶ | نقشہ تلامذہ امام اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | ⊕ |
| ۸۷ | امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی اقدمیت | ⊕ |
| ۸۸ | امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> تابعی ہیں | ⊕ |
| ۸۹ | امام ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی روایات از صحابہ | ⊕ |
| ۹۰ | شان تابعیت بفرمان خدا | ⊕ |
| ۹۱ | شان تابعیت بزبان رسالت | ⊕ |
| ۹۲ | ضرب کاری | ⊕ |
| ۹۳ | امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور علم حدیث | ⊕ |
| ۹۴ | فقہ کی مدح بطور اجمال اور عدم تفرقہ کی مذمت | ⊕ |
| ۹۵ | مدح علماء و شان سید الاقطاب | ⊕ |
| ۹۶ | سفیان ثوری کی شہادت | ⊕ |
| ۹۷ | زہد و تقویٰ و مجاہدہ حضرت امام ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | ⊕ |
| ۹۸ | ایک اہم مغالطہ کا ازالہ | ⊕ |
| ۹۹ | قصیدۃ النعمان | ⊕ |
| ۱۰۰ | منقبت بحضور سرکار امام اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> | ⊕ |
| ۱۰۱ | مآخذ و مراجع | ⊕ |

انتساب

کتاب پر اپنی جملہ مساعی ان ہی نذر

جنہوں نے مجھے کلام الہی پڑھایا۔
جو مجھے صالحین کی مجلس کی سیر کرایا کرتے تھے۔
جن کی تربیت سے میرے حضرت اسم باہمی ہوئے۔
جنہوں نے مجھے انگلی پکڑ کر خانقاہیں دکھائیں۔
جو مجھے وقت وصال یاد کرتے رہے۔
جنہوں نے مجھے اپنے آخری لمحات میں حصولِ علمِ دین کا درس دیا۔

میری مراد

میرے جدِ امجد

استاذ العلماء عارف باللہ پیر طریقت حضرت علامہ

محمد ظریف فیضی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

احقر محمد اکرام الحسن فیضی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

سُخْنُ ضِیَاءِ طَیْبَةٍ

جہاں میں کچھ ہستیاں ایسی ہیں جنہیں جہاں والے تب تک نہیں پہچان سکتے جب تک اُن کا وصف و لقب بیان نہ کر دیا جائے، جیسے!

✽ عبد الرحمن بن صخر کا نام جہاں والوں کے علم میں نامعلوم کی طرح ہے جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی اس نام کے حامل ہیں۔

✽ عبد اللہ بن قحافہ کے نام سے یقیناً یہ جہاں نا آشنا ہے، جب کہ اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اس نام کے حامل ہیں۔

✽ محمد بن اسماعیل کے نام کے ساتھ امام بخاری کا لفظ نہ لکھا جائے تو جہاں والوں کو پہچان کرنے میں دشواری ہوگی۔

رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ”تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔“

اس فرمانِ خداوندی کے مصداق احمد رضا تھے تبھی انہیں جہاں والے ”اعلیٰ حضرت“ کے نام سے جانتے ہیں، وصی احمد کو ”محدث سورتی“ کے لقب سے پہچانتے ہیں، ضیاء الدین کو ”قطبِ مدینہ“ سے یاد کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے خود عبدالحق کو ”شیخِ محقق“ ہی سے یاد کیا، اگر مزید پچھلے اوراق کو پلٹنا

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

شروع کیا جائے تو اہل جنت کی سطور کو پڑھنے کے لیے کئی زندگیاں درکار ہیں یہاں صرف پہلی صدی کے آخری اوراق پر نظر ڈالتے ہیں تو رب تعالیٰ کے احکام کی بہترین فرماں برداری و اطاعتِ رسول کا پاسبان ”نعمان بن ثابت“ کا نام نظر آتا ہے جس کو جہاں والے ”امامِ اعظم“ کہتے ہیں۔

یہ شخصیت آج جہاں میں وصف سے بھی معروف اور نام سے بھی آشنا۔ مگر افسوس یہ نام، یہ لقب جہاں والوں سے اپنا حق مانگتا ہے۔

جی ہاں.....!

امام ابو حنیفہ کو امامِ اعظم کیوں کہا گیا.....؟

امامِ اعظم کا مقام و مرتبہ کیا ہے.....؟

امامِ اعظم کی خدمات کیا تھیں.....؟

امامِ اعظم کے افکار و نظریات کیا تھے.....؟

یہ سوالات ایک ذی علم سے بھی پوچھیے، تو جواب تسلی سے خالی ہو گا۔

پاک و ہند کا پچاسی (۸۵) فیصد حصہ احناف پر مشتمل ہے، اکثریت حنفی مسلمانوں کی پائی جاتی ہے، لیکن اگر سوال ہو کہ کیا پاک و ہند نے حنفیت کا حق ادا کیا، تو یقیناً جواب نفی میں ہو گا۔

یہ بات اپنی جگہ بالکل بجا ہے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ کا حق مسلمان ادا کر ہی نہیں سکتے، مگر ترویج و تدریجی ارتقا میں فقہِ حنفی کے فروغ کے واسطے کوشاں تو رہ سکتے ہیں.....!

اسی نظریے اور فکر کو لے کر امام احمد رضا خاں بریلوی نے دارالعلوم منظر اسلام قائم کیا، سید دیدار علی شاہ نے دارالعلوم حزب الاحناف بنایا، عبدالقادر بدایونی نے جامعہ شمس العلوم کی بنیاد رکھی، سراج احمد نے مدرسہ سراج العلوم سے قوم کو سیراب کیا، احمد سعید کاظمی نے جامعہ انوار العلوم کو چلایا اور منظور احمد فیضی نے فیض الاسلام جامعہ فیضیہ رضویہ میں حنفیت کی خدمت کی۔ یہ سلسلہ ان سے پچھلوں سے اگلوں تک چلا آ رہا ہے۔ صرف پاک و ہند ہی نہیں، بلکہ اطرافِ عالم میں احناف و حنفیت و فقہِ حنفی کا ڈنکا بج رہا ہے۔

مقامِ امامِ اعظم کو پروان چڑھانے اور مقامِ فقہِ حنفی کو روشناس کروانے میں منظور احمد فیضی جیسے محدث و مفکر نے پاکستان کی انتہائی مخدوش بستی اوچ شریف میں آج سے ٹھیک پچاس سال قبل اس کتاب کو تکمیل کے مرحلے سے گزارا۔ جی ہاں.....! لال ٹین کی روشنی میں یا کبھی کبھار چاندنی راتوں کی چمک برساتی ساعتوں میں منظور احمد فیضی کے قلم و علم نے اس عظیم شاہ کار کو تراشا۔ منظور احمد فیضی نے تقلید جیسے مشکل و دقیق عنوان پر قلم اٹھایا اور اہل سنت کو ایک عظیم ذخیرہ عنایت کر کے چلے گئے۔

فقہِ حنفی جیسے موضوع پر کام کرنا اُس دور میں یقیناً دشوار ہو گا کہ جب نہ کتابوں تک رسائی، نہ معاونین کی فوج، نہ ہی دیگر سہولیات میسر، اور اس پر معاشی فکر ایک طرف۔
جب کہ.....

آج کا دور تو شاملہ کا دور ہے.....
 آج کا دور کمپیوٹر اور ٹیکنالوجی کا دور ہے.....
 آج کے دور میں سوشل میڈیا کا غلبہ ہے.....
 آج پیغام رسانی کا منٹوں میں نہیں، بلکہ سیکنڈز میں کام ہوتا ہے.....
 ذرا سوچئے.....

پچاس سال قبل ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں جب پاکستان کے وجود کو
 صرف ۱۸ سال بیتے تھے، پاکستان کی تاریخ کا ایک تاب ناک باب ۱۹۶۵ء کی جنگ
 میں کھل چکا تھا؛ صدر ایوب خان کے اقتدار کے ایام غروب کی جانب گامزن
 تھے۔ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ اُس دور میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر ایک
 گلوکارہ نور جہاں کو صدارتی طمع سے نوازا رہے تھے، جب کہ اسی اسلامی مملکت
 کے علما اپنی کس میرسی کے عالم میں دینِ متین کی خدمت میں مشغول تھے، جن کا
 کوئی حکومتی سطح پر پرسانِ حال نہیں تھا۔ پاکستان کے ایک خطے میں غزالی زماں
 سید احمد سعید کاظمی بیٹھے تھے، تو دوسرے خطے میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں
 نعیمی تھے؛ کسی علاقے میں ابوالبرکات علامہ سید احمد قادری تھے، تو کہیں شیخ
 القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی۔ الغرض پاکستان کا خطہ ان جیسے قد آور و نادر علما
 سے زرخیز تھا۔

احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے ایک دین دار گھرانے میں محمد ظریف
 فیضی کا ستائیس سالہ لختِ جگر منظور احمد اپنے شیخِ طریقت فیض محمد شاہ جمالی کے
 روحانی فیوضات سے علم کے موتی بکھیر رہا تھا۔

انہیں موتیوں کی لڑی میں

”الْكَلَامُ الْمُبَغْيُ فِي أَحْكَامِ التَّقْلِيدِ“

دو جلدوں پر مشتمل کتاب قلم بند ہو چکی تھی۔

کس دور میں.....؟

اُس دور میں جب آسائش کی سہولتیں میسر نہ تھیں..... فوٹو اسٹیٹ مشین تک رسائی نہ تھی..... بجلی نے اپنی جھلک نہیں دکھائی تھی۔

جب کہ آج اسلام و دین کو ٹیکنالوجی کی تکنیک (Technique) سے مزین کر دیا گیا ہے۔ آج کا علامہ اپنے ہم راہ لیپ ٹاپ و آئی پیڈ رکھتا ہے۔ آج حوالوں کی تلاش ایک بٹن پر ہو جاتی ہے۔ آج انٹرنیشنل روم میں بیٹھ کر شریعت کے مسائل سے عوام کو آگاہی دی جا رہی ہے۔ بجا ہے..... اچھا ہے..... عمدہ و اعلیٰ ہے..... لیکن معذرت کے ساتھ کہ آج کی اکثر تحقیقات میں اسلاف و اختیار کی خوشبو نہیں ملتی..... تاثیر نہیں ملتی..... اخلاص نہیں ملتا..... صالحین کا طرز..... اختیار کا تقویٰ..... اسلاف جیسا عشق ڈھونڈنا واللہ مشکل ہے۔

یہ ہمارے پر خلوص علماء ہی تھے، جنہوں نے دین اسلام کی خدمت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔ غزالی زماں کا یہ چہیتا شاگرد منظور احمد فیضی اپنے استاد احمد سعید کاظمی کو سائیکل پر سوار کر کے محافل و مجالس میں لے جایا کرتا تھا۔ اللہ اکبر! کیا دور تھا۔

آج الا ماشاء اللہ..... بائے ایئر ٹکٹ کا سٹم ہے۔ ادارے خسارے کا شکار ہیں..... مدارس میں ویرانی کا جھنڈا اہرا رہا ہے..... اغیار کی یلغار ہے.....

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

بد مذہبوں کا غلبہ ہے۔ امامِ اعظم پر تہمت و بہتان باندھنے والے آج چور مچائے شور کے مصداق بن گئے ہیں۔

یہاں بس اس شعر پر گفتگو کو مختصر کرتا ہوں کہ
اندازِ بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات
انجمنِ ضیائے طیبہ کے ابتدائی دور کو علامہ منظور احمد فیضی ہی کی سرپرستی کا سایہ نصیب ہوا اور آج بھی ان کی روحانی سرپرستی شامل حال ہے۔
کراچی کے علاقہ کاغذی بازار بیٹھادر کی ایک مسجد کے منبر پر اس نائبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ پہلے دیدار کے نقوش آج بھی یادوں میں منقش ہیں..... والدِ محترم سید اللہ رکھا قادری ضیائی کے دستِ خوان پر اکثر بیہتی وقت کے چنے گئے لقمے اور ان کا تبرک نوش کرنے کا شرف راقم کے لیے برکت و رحمت ہے..... بیہتی وقت کا قدمِ سعادت تو ام جب کا شانہ ضیائی کی زینت بنتا تو اس درویش کی زبان سے خادم زادوں کے لیے دعائے خیر نکلتی..... دست بوسی و قدم بوسی سے مشرف ہونا تو بارہا رہا، قدموں کو دبانے کی خدمت نے بھی سعادت مندی سے نوازا..... سماعت میں آج بھی اُس لچم آواز و نرم گفتار اقوال نے قدم جمائے ہوئے ہیں..... بالآخر رات نوبت کی وہ منعموم ساعت بھی آپہنچی جس نے جسم کے شریان میں طلاطم برپا کر دیا کہ زمانے کا سیوطی، وقت کا بیہتی منظور احمد فیضی اس دارِ فانی سے کوچ کر کے دارِ بقا کی جانب چل پڑا
ان کا سایہ اک تجلی، نقش پا ان کا چراغ

غسل شریف کے وقت جسمِ اطہر سے چھلکتا نور..... بھینی بھینی خوشبو سے مہکتا وہ کمرہ کہ جس میں روتے بلکتے چہرے باری باری غسل دیتے..... قدم چھوتے اور جبیں کا بوسہ لے کر ایک سمت کھڑے ہو جاتے.....

امجدیہ کی سڑک کو نمازِ جنازہ کے لیے امنڈتے سروں کے سیلاب میں ڈوبا دیکھ کر میرے دل نے بھی اپنی مغفرت کے لیے غوطہ لگا دیا..... شہر کراچی اب فیضی کے فیض سے محروم ہو گیا مگر اتنا ضرور ہے کہ

یاد آئے گی تیری یاد کی ہر محفل میں

یہ کتاب قبلہ فیضی صاحب علیہ الرحمۃ کی دو جلدوں پر مشتمل ”الکلامُ البغیْدُ فی احْکامِ التَّقْلِیدِ“ کا مقدمہ ہے، جسے انجمن ضیائے طیبہ پہلی بار شائع کر رہی ہے اور ان شاء اللہ عنقریب اس کتاب کی دونوں جلدیں منصفہ شہود پر لائی جائیں گی۔

الحمد للہ! فیضی صاحب کی یہ تالیف انجمن کے شعبہ ضیائی دارالاشاعت کی ایک ۱۰۰ سوویں اشاعت ہے۔

فیضی صاحب قبلہ کا یہ قلمی مسودہ جس کے اوراق کی نہایت ہی خوش خط تحریر اپنے علمی نکات سے اہمیت و افادیت کے گن گار ہی تھی..... جس کے حروف میں بیہقی کی روایت..... غزالی کا قول..... سیوطی کا طرز..... رضا جیسا عشق جھلک رہا تھا..... مزید سونے پر سہاگہ یہ کہ مفتی ابن مفتی ابن مفتی ابن مفتی، نبیرۃ بیہقی وقت، میرے برادر بجان برابر، اکرام ملت حضرت علامہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی نے اپنے ابا جی قبلہ کے اس ورثے کہ مزید سنوارتے ہوئے عربی

عبارات کے تراجم.... روایات کے حوالے اور تحقیق و تحشیہ سے صفحات کو ترتیب دے کر مجلد کتاب کی صورت میں پیش کیا، جو یقیناً جہاں کی علمی منازل میں اضافے کا باعث ہو گا۔ اللہ رب العزت ان کے علم و عمل، مال و متاع اور عمر و قلم میں برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے اجداد کی روش پر صدا گامزن رکھے۔

۲۰ بیس سے زائد شعبہ جات میں مشغول یہ انجمن مذہب مہذب اہل سنت و مسلک اعلیٰ حضرت کے پرچار میں پچھلے دس سال سے مصروف عمل ہے۔ انجمن کے شعبہ جات کے دیوں کو روشن رکھنے کے لیے ہر آن، ہر پل الموڈن حج و عمرہ گروپ اپنے دستِ تعاون کو دراز کیے ہوئے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے اس شجر کی ہر ڈالی کو صداہرا بھرا رکھے۔

انجمن ضیائے طیبہ کے رفقا دعا گو و دعا جو ہیں کے اہل سنت کی انجمنوں، جمعیتوں اور تحریکوں کو خوب خوب دوام نصیب ہو اور خلوص و ایثار کی چاشنی سے اہل سنت سیراب ہوں۔ منہیات و خرافات کی دلہل میں پھنسے نوجوانوں کو راہِ ہدایت ملے اور نظامِ مصطفیٰ کے پرچم ایوانوں میں لہلہائیں۔

آمین

سید محمد بشیر قادیانوی
انجمن ضیاء طیبہ

بیہقی وقت ایک نظر میں

علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی	نام:
علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی بن علامہ محمد ظریف	نسب:
فیضی بن علامہ الہی بخش قادری بن الحاج پیر بخش	
فیض آباد، اونچ شریف، ضلع بہاولپور	جائے پیدائش:
۲۱ رمضان ۱۳۵۸ھ / ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء، شب	تاریخ پیدائش:
پیر، بوقتِ صبح صادق	
۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ، بروز پیر (چار سال چار ماہ	بسم اللہ خوانی و بیعت:
چار دن کی عمر)	
غوثِ زماں حضرت علامہ خواجہ فیض محمد	شرفِ بیعت:
شاہِ جمالی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (متوفی ۱۳۶۲ھ)	
والد ماجد علامہ محمد ظریف فیضی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے ذاتی	ابتدائی تعلیم سے جلالین
مدرسے سے حاصل کی۔	و مشکوٰۃ تک:
۸ رجب المرجب ۱۳۶۲ھ / ۲۰ جون ۱۹۴۵ء	وصالِ مرشدِ کریم:
۹ ذوالحجہ ۱۳۷۱ھ / ۱۹۵۲ء	جدِ امجد کا وصال:
جامعہ انوار العلوم ملتان	تکمیلِ درسِ نظامی:

مقامِ اعظم اور فقہ حنفی

فراغت و دستارِ فضیلت: ۱۷ / شوال المکرم ۱۳۷۸ھ / ۲۶ / اپریل ۱۹۵۹ء
اساتذہ کرام: حضرت خواجہ فیض محمد شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ

غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی ۱۳۰۶ھ)

مفتی آگرہ علامہ عبدالحفیظ حقانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۷۷ھ)

علامہ سید مسعود علی قادری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۹۳ھ)

علامہ اُمید علی گیاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۸۳ھ) ... وغیر ہم

خلافت از غزالی زماں: ۱۷ / شوال ۱۳۷۸ھ / ۲۶ / اپریل ۱۹۵۹ء

سنگ بنیاد جامعہ مدینۃ العلوم: ۱۱ / ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء بستی فیض آباد، اونچ شریف، ضلع بہاولپور

تکمیل کتاب مقام رسول صلی اللہ علیہ وسلم: ۹ / شوال ۱۳۸۵ھ

درس و تدریس: ۱۳۷۹ھ تا ۱۳۸۸ھ جامعہ مدینۃ العلوم، اونچ شریف

فرزند اکبر مفتی محمد محسن فیضی

کی پیدائش: ۱۹۶۳ء

جامعہ فیضیہ رضویہ کا ۱۲ / جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸ء، سعید آباد

سنگ بنیاد: احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

درس و تدریس جامعہ فیضیہ: ۱۳۸۸ھ تا ۱۳۹۶ھ

پہلا حج: ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

خلافت از مفتی اعظم ہند مفتی

محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی

(متوفی ۱۴۰۲ھ):

۱۰ / محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

خلافت از قطبِ مدینہ شاہ

ضیاء الدین احمد مدنی (خلیفہ)

اعلیٰ حضرت (متوفی ۱۴۰۱ھ): ۱۰ / محرم الحرام ۱۳۹۱ھ

خلافت از: قلندر وقت علامہ خواجہ غلام یاسین شاہ جمالی

(متوفی ۱۴۱۲ھ)

۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۱ء

دوسرا حج:

۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۶ء

تیسرا حج:

۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء

چوتھا حج:

۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء

پانچواں حج:

۱۴۰۸ھ / ۱۹۸۸ء

چھٹا حج:

۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۱ء

حج اکبر:

۲۱ / مارچ ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء قریش آباد، احمد پور

جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام

شرقیہ، ضلع بہاولپور

کاسنگ بنیاد:

۱۹ / شوال ۱۴۱۵ھ / ۲۱ / مارچ ۱۹۹۵ء

وصال والد محترم:

جامعہ مدینۃ العلوم اونچ شریف، جامعہ فیضیہ رضویہ

تدریسی خدمات:

نورانی مسجد، جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام،

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی، رکن الاسلام
مجددیہ حیدرآباد، دارالعلوم امجدیہ کراچی، جامعہ
ہدایت القرآن ملتان، جامعہ مصباح القرآن ملتان۔

جامع مسجد دربار حضرت سید جلال الدین بخاری
جامع مسجد دربار مخدوم جہانیاں جہاں گشت

نورانی مسجد، مسجد کرنل عبداللطیف، مسجد داروغہ
علامہ مفتی محمد اقبال سعیدی (شیخ الحدیث جامعہ
انوارالعلوم، ملتان)

علامہ پیر محمد ثاقب اقبال شامی (برطانیہ)

خطابت اونچ شریف:

خطابت احمد پور شرقیہ:

ممتاز شاگرد:

ممتاز مرید و خلیفہ:

تصانیف:

فتاویٰ فیضیہ (۸ جلدیں)	✽	مقام رسول ﷺ	✽
بستان الحدیث	✽	ضیائے میلاد النبی ﷺ	✽
تطہیر الجنان	✽	برکات میلاد شریف	✽
اسلام اور داڑھی	✽	فضائل الحرمین	✽
فیضی نامہ	✽	انوار القرآن (دو جلدیں)	✽
کلمات طیبات	✽	حاشیہ کریمہ	✽
وہابی کی تاریخ و پہچان	✽	چہل احادیث	✽
دس صیغہ درود و سلام	✽	عقائد و مسائل	✽
روحانی زیور	✽	مختار کل	✽
خصائصِ مصطفیٰ ﷺ	✽	نظریات صحابہ	✽
مقام اہل بیت	✽	مقام صحابہ	✽

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

- مقام والدین * نبوی دعائیں
- وضو کی شان * مرج البحرین
- القول السدید * کتاب الدعوات والاذکار
- اعلام العصر بحکم سنت الفجر
- افہام الاغبیاء فی حیاة الانبیاء والاولیاء
- الکلام البفید فی احکام التقلید (دو جلدیں)
- گستاخانِ مصطفیٰ ﷺ کی جامہ تلاشی
- تعارف چند مفسرین، محدثین، مورّخین
- مناظرے:

- سعید احمد چتر وڑ گڑھی بمقام: مظفر گڑھ
- سعید احمد چتر وڑ گڑھی بمقام: ملتان
- قاضی سعید الرحمن (شیعہ) بمقام: لیاقت پور
- عبداللہ روپڑی بمقام: حویلی لکھا
- عبید الرحمن (غیر مقلد) بمقام: دائرہ دین پناہ
- دیوبندی علما بمقام: اکی، اے، سی عدالت احمد پور شرقیہ
- دیوبندی علما بمقام: سیشن کورٹ
- دیوبندی علما بمقام: ہائی کورٹ بہاولپور
- رافضی مجتہدین انٹرنیٹ (دس گھنٹے)
- درسِ حدیث، جامعۃ المدینہ، کراچی:
- ۲۲ شوال المکرم ۱۴۲۲ھ تا ۱۴۲۵ھ

درس حدیث، دارالعلوم

۱۴۲۵ھ

برکاتیبہ، کراچی:

دورہ ختم نبوت

شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

دارالعلوم امجدیہ، کراچی:

اسفارِ فیضی:

حجازِ مقدس، عرب امارات، ایران، عراق اور انڈیا
کے تبلیغی دورے

اولاد:

علامہ مفتی محمد محسن فیضی (جانشین)، مولانا محمد

حسن فیضی، مولانا محمد حسین فیضی (۳ صاحبزادیاں)

رکن مرکزی مجلس شوریٰ، جماعتِ اہل سنت پاکستان

رکن مرکزی مجلس عاملہ جماعتِ اہل سنت پاکستان

رکن استقبالیہ کمیٹی سنی کانفرنس ملتان، ۱۹۷۸ء

امیر جماعتِ اہل سنت، ضلع بہاولپور

صدر جمعیت علماء پاکستان، ضلع بہاولپور، ۱۹۷۸ء

یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ / ۲۷ جون ۲۰۰۶ء

وصال:

۲۹ جون ۲۰۰۶ء، محمود پارک، احمد پور شرقیہ

نمازِ جنازہ:

فیض الاسلام جامعہ فیضیہ رضویہ، قریش آباد،

مزارِ مبارک:

احمد پور شرقیہ

سالانہ دوروزہ ۲۰ / ۲۱ مارچ

عرسِ مبارک:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیہقی وقت، محدثِ عصر حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ کی
تصنیفِ لطیف ”مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی“ کا

تاریخی قطعہ

تاریخی قطعہ بہ اعتبارِ سالِ تصنیف

ہے ”مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی“ وہ کتاب کہ جو
منظور احمد فیضی کی ایک علمی، تحقیقی کاوش ہے
یہ نورِ امامِ اعظم کا ایک ایسا روشن دیک ہے
جس کی پُر نور شعاعوں میں سورج سے زیادہ تابش ہے
یہ شانِ امامِ اعظم کا ہے وہ مہکا گل رنگِ بیاں
جس کی دل کش رنگینی سے چمنِ دل کی آرائش ہے
اور اس کے مصنفِ والا شاں وہ محدثِ عصر و مناظر تھے
جن کے مضبوط دلائل سے باطل کی صفوں میں لرزش ہے
یہ کتاب، الہی! مقبول و منظورِ امامِ اعظم ہو!
آفاق میں اس کا چرچا ہو! یہ میری دعا اور خواہش ہے

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

میں ”فقہ حنفی نعمان کی ضیا“ رکھتا ہوں نام اس کا
۱۳۸۵ھ

یہ نام ہے تاریخی، جس میں سالِ تصنیف و نگارش ہے
فرمائش اکرام المحسن پر یہ تاریخی قطعہ کہا
جو فضل رب سے ندیم احمد کی اک ادنیٰ سی کوشش ہے



تاریخی لقب بہ اعتبارِ سالِ اشاعت

”امامِ اعظم احناف کا مقام“

۱۴۳۵ھ

دیگر

”مولانا منظور احمد کی علمی، بالاکتاب“

2014ء

مَقَالِ الْمَعْتَمِدِ
أَوْ

مَقَالِ الْمَعْتَمِدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء
والمرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين اما بعد!

سراج الامّة كاشف الغمّة اعظم الائمة امام ابو حنيفة نعمان بن ثابت بن
نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قيس بن يزدگرد بن شهریار بن پرويز بن
نوشير وال بادشاه [۱] كوفي رضي الله عنه متولد ۸۰ھ متوفى ۱۵۰ھ [۲]
آپ فارسی النسب (نسباً فارسی) ہیں۔ امام ابو حنيفة کے پوتے اسماعیل
(بن حماد بن ابی حنيفة) کا بیان ہے:

”ان ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار
والله ما وقع علينا رق قط“ اخرجه الخطيب في تاريخه قال السيوطي في
تبييض الصحيفة في مناقب الامام ابى حنيفة.
(ثابت بن نعمان بن مرزبان فارس کے آزاد مردوں میں سے تھے اور
خدا کی قسم ہم پر کبھی غلامی واقع نہیں ہوئی)۔ [۳]

[۱] حدائق الحنفية، فقير محمد جھلمی ص ۴۲، مطبوعه الميزان ناشران و تاجران کتب
لاهور ۲۰۰۵ء۔ بعض کتب میں سلسلہ نسب اس طرح منقول ہے: نعمان بن ثابت بن زوطی
بن ماہ (طبقات الفقہاء، ج ۱، ص ۸۷ لشیرازی)۔

[۲] بحوالہ کتب کثیرہ، مثلاً ”شرح سفر السعادت“، الشيخ المحقق المجدد المحدث عبدالحق
الدهلوی رضی اللہ عنہ ص ۲۰، طبع نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور ۱۳۳۱ھ۔

[۳] تبييض الصحيفة بمناقب ابى حنيفة امام جلال البهلة والدين سيوطي متوفى ۹۱۱ھ،
ص ۳۱، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، لبنان، ۱۹۹۰/۱۳۱۰ء۔

شانِ نعمانِ علیہ السلام از قرآن بقولِ نافرمان

میاں نذیر حسین دہلوی (غیر مقلدوں کا بڑا امام) کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت امام ابو حنیفہ کے متعلق کہتے تھے کہ ”کیوں کہ آپ کا مجتہد، شیخِ سنت، متقی اور پرہیزگار ہونا ہی آپ کی فضیلت کے لیے کافی ہے اور آیہٴ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ^[۱] (ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے) کی بشارت آپ کے لیے خود قرآن مجید میں موجود ہے۔“^[۲]

علاوہ ازیں اور بہت سی آیات سے بطورِ عموم آپ کی فضیلت و منقبت نمایاں ہے، جیسے آیت: **وَ اٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَسَا يَلْحَقُوْا بِهٖمْ**^[۳] (ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے) سے امام صاحب کی بشارت بطورِ اشارتاً ہے۔

[۱] الحجرات، الآية: ۱۳۔

[۲] الحیات بعد الہیات، ص ۵۹۳، بحوالہ ”مقامِ ابی حنیفہ“، مولوی سرفراز صفدر، ص ۸۱، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، ۲۰۰۷ء۔

[۳] الجمعة الآية: ۲۔

حدیث صحیح مسلم ^۱ ملاحظہ ہو۔

یہاں صرف ایک آیت اور وہ بھی فریق مخالف کے پیشوا سے نقل کی ہے

اتماماً للہجة

اگر درخانہ کس ست یک حرف بس است

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۃ الجمعہ آپ پر نازل ہوئی۔ جب آپ نے یہ آیت پڑھی **وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَبَنًا يَلْحَقُوا بِهِمْ** ایک شخص نے عرض کی: من ہم یا رسول اللہ؟ فلم یراجعہم حتی سئل ثلاثاً وفینا سلیمان الفارسی فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدہ علی سلیمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال اور رجل من هؤلاء یعنی وہ کون لوگ ہیں، آپ نے کوئی جواب ارشاد نہ فرمایا حتی کہ اس نے دو یا تین بار پوچھا اس وقت ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو گا تو فرزند ان فارس اس کو حاصل کر لیں گے۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۴۸۹۸، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۴۶، جامع ترمذی رقم الحدیث: ۳۳۱۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۷۱۲۳، دلائل النبوة، ج ۶، ص ۳۳۲، مسند احمد، ج ۲، ص ۴۱۷)۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بھی فرزند ان فارس سے ہیں اور علم و فقہ میں کمال حاصل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کے مطابق علم کی بلندیوں پر پہنچے۔

شانِ نعمانِ علیہِ الصلوٰۃُ والسلام از زبانِ محبوبِ مہربان ﷺ

امام جلال الدین سیوطی شافعی مجددِ مائتہ تاسعہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:
 ذکر تبشیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ
 قد بشر بالامام ابی حنیفۃ فی الحدیث الذی اخرجہ ابو نعیم
 (المتوفی ۵۴۰ھ) فی الحلیۃ.

۱۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "لو کان العلم بالثریا لتناولہ رجال من ابناء فارس." [۱]
 (حضور نبی کریم ﷺ نے امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے میں اس حدیث میں بشارت دی ہے جسے امام ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر علم ثریا ستارے کے پاس بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اسے حاصل کر لے گا۔)

[۱] حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی، ج ۶، ص ۶۳۔

تبییض الصحیفۃ بمناقب ابی حنیفۃ، ص ۲۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت،
 الطبعة الاولى ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء۔

۲۔ واخرج الشيرازى (المتوفى ٥٢٠٤هـ) فى الالقاب عن قيس بن سعد بن عبادة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله قوم من ابناء فارس" (حل عن ابى هريرة الشيرازى فى الالقاب) عن قيس بن سعد. قال الشيخ حديث صحيح. [۱]

(شيرازى نے کتاب الالقاب میں قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر علم ثریا (ستارے) کے پاس بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے ایک قوم اسے حاصل کر لے گی)۔

وحدیث ابی ہریرہ اصلہ فی صحیح البخاری و مسلم بلفظ

۳۔ لو كان الايمان عند الثريا لتناوله رجال من فارس. [۲]

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی اصل بخاری و مسلم

میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے بعض لوگ اس کو حاصل کر لیں گے)۔

[۱] فتح الکبیر، ج ۲، ص ۴۶، مطبوعہ مصر۔ جامع صغیر، ص ۴۵۶، رقم الحدیث: ۷۶۶۳۔

کنز العمال، ج ۱۱، ص ۳۱۶، رقم الحدیث ۳۲۳۲۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

السراج المنیر، ج ۲، ص ۲۱۸، مطبوعہ مصر۔ تبیض الصحیفۃ بمناقب ابی حنیفہ،

ص ۲۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۲] رواہ البخاری (۸/۱۰۸) رقم الحدیث: ۴۸۹۷ و مسلم والترمذی۔ جامع صغیر ص ۴۵۷،

رقم الحدیث: ۷۴۵۹، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

۴۔ وفي لفظ لمسلم لو كان الايمان عند الثريا (في صحيح مسلم لو كان الدين بدل الايمان) لذهب به رجل (من فارس او قال صحيح مسلم) من ابناء فارس حتى يتناولوه. [۱]
 (صحیح مسلم کے الفاظ اس طرح منقول ہیں: اگر ایمان ثریا (ستارے) کے پاس بھی ہو گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس سے اپنا حصہ حاصل کر لے گا)۔
 وحديث قيس بن سعد في معجم الطبراني الكبير (المتوفى ۵۳۶۰) بلفظ.

۵۔ لو كان الايمان معلقا بالثريا لاتناله العرب لناله رجال فارس. [۲]
 (اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مجتمہ کبیر طبرانی میں ان الفاظ سے منقول ہے: اگر ایمان ثریا (ستارے) پر بھی معلق ہو گا تو اہل عرب اسے حاصل نہ کر سکیں گے البتہ اہل فارس اس کو پالیں گے)۔

۶۔ وفي معجم الطبراني ايضا عن ابن مسعود قال قال صلى الله عليه وسلم لو كان الدين معلقا بالثريا لتناولوه ناس من ابناء فارس. [۳]

[۱] صحیح مسلم، ج ۲، ص ۲۱۲، کتاب الفضائل، باب فضل فارس، رقم الحدیث: ۶۶۶۱، ج ۷، ص ۱۹۱، مطبوعہ دار الجیل، بیروت۔

[۲] المعجم الكبير للطبراني، رقم الحدیث: ۹۰۰، ج ۱۸، ص ۲۵۲، مطبوعہ مكتبة العلوم والحكم البوصل۔

[۳] المعجم الكبير للطبراني، ج ۱۰، ص ۲۰۲، رقم الحدیث: ۱۰۲۷۰، مطبوعہ مكتبة العلوم والحكم البوصل۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

(اور معجم کبیر طبرانی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا (ستارے) پر بھی معلق ہو گا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ اس کو حاصل کر لیں گے۔)

فہذا اصل صحیح یعتد علیہ فی البشارة والفضیلة. [۱]
(پس یہ حدیثیں امام اعظم کی بشارت و فضیلت میں ایسی صحیح ہیں کہ ان پر مکمل اعتماد کیا جاتا ہے۔)

۷۔ و اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوساً عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ الجعۃ فلما قرأ و آخرین منهم لہا یلحقوا بہم قال من ہؤلاء یارسول اللہ فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال و فینا سلیمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلیمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء. [۲]

امام مسلم اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ سورت جمعہ نازل ہوئی اور آپ

[۱] تبییض الصحیفۃ للسیوطی، ص ۲، ۳، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

[۲] صحیح مسلم، ج ۲، ص ۲۱۲، کتاب الفضائل، باب فضل فارس۔ واللفظ لہ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۷۲۷، کتاب التفسیر، سورۃ جمعۃ، باب قوله و آخرین منهم۔ جامع الترمذی، ج ۲، ص ۱۶۳، ابواب التفسیر، سورۃ جمعہ و ج ۲، ص ۲۲۲، ابواب المناقب، باب الفضل العجم۔

نے جب یہ آیات و آخرین منہم لہا یلحقوا بہم تلاوت فرمائی تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ ایک مرتبہ پوچھا یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ اور ہمارے درمیان سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے، سرکار ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا، پھر فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے کے پاس بھی معلق ہو گا تو اہل فارس اُسے پالیں گے۔

وقال الحافظ العینی اخرجہ النسائی فی التفسیر والبناقب عن قتیبہ. [۱]

(حافظ عینی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام نسائی نے تفسیر اور مناقب میں قتیبہ سے روایت کیا ہے۔)

اسی حدیث کے ماتحت شیخ علی بن احمد بن محمد عزیزی شافعی (متوفی ۱۰۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں:

وحملہ بعضهم علی الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان واصحابہ. [۲]

(اور بعض ائمہ نے اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب پر محمول کیا ہے۔)

[۱] عمدۃ القاری، ج ۱۹، ص ۲۲۵، باقی اخراج فتح الباری، ج ۸، ص ۵۲۰۔ ورواہ ابویعلیٰ والبخاری والطبرانی (بالفاظ متقاربة) ورواہ احمد (فیض القدیر) ج ۵، ص ۲۲۲، ۲۲۳۔
[۲] السراج المنیر، ج ۲، ص ۲۱۸، مطبوعۃ مصطفى البابی، مصر۔

شیخ الاسلام محمد بن سالم الحنفی الشافعی (المتوفی ۱۰۸۱ھ) اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

حملہ بعض المحققین علی ابی حنیفة کہا حمل حدیث عالم قریش الخ علی امامنا الشافعی رضی اللہ عنہ وحمل حدیث تضرب اکباد الابل الی عالم المدینة علی سیدنا مالک فیکون من اعلام النبوة بانہ سیو جداثمة فی تلك البواضع یکثر النفع بہم لکثرة علومہم۔^[۱]

(بعض محققین نے اس حدیث کو امام اعظم ابو حنیفہ پر محمول کیا ہے جیسا کہ حدیث عالم قریش الخ کو ہمارے امام شافعی پر اور حدیث تضرب اکباد الابل الی عالم المدینة کو سیدنا امام مالک پر محمول کیا ہے پس یہ نبوت کے اعلام میں سے ہے کہ یہ ائمہ دین ان احادیث کے مصداق ہوئے اور ان کی زیادتی علم کی وجہ سے کثیر لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا)۔

خاتم المحققین علامہ شامی فرماتے ہیں:

لانه صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبر به قبل وجودہ بالاحادیث الصحیحة التي قدمناھا فانھا مسہولة علیہ بلا شك کہا قدمناھا عن الشامی صاحب السیرة وشیخہ السیوطی کہا حمل حدیث ”لا تسبوا قریشا فان عالمها یملاً الارض علیاً“^[۲] علی الامام الشافعی لکن حملہ بعضهم علی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وهو حقیق بذلك فانه

[۱] هامش السراج البنییر، ج ۳، ص ۲۱۸، مطبوعہ مصطفى البابی، مصر۔

[۲] اخرجہ ابو نعیم فی الحلیة (۲۹۵/۶) والخطیب فی التاریخ (۶/۲)۔

حبر الامة وترجمان القرآن وكما حمل حديث "يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون اعلم من عالم المدينة"^[۱] على الامام مالك لكنه محتمل لغيره عن علماء المدينة لمنفردين في زمنهم بخلاف تلك الاحاديث فانها ليس لها محمل الا ابو حنيفة واصحابه كما افادها ط (الطحاوى).

واما سليمان الفارسي رضى الله عنه فهو ان كان افضل من ابي حنيفة من حيث الصحبة فلم يكن في العلم والاجتهاد ونشر الدين وتدوين احكامه كابي حنيفة وقد يوجد في المفضول ما لا يوجد في الفاضل.^[۲]

حضور نبی کریم ﷺ نے احادیث صحیحہ میں (جو ہم ذکر کر چکے ہیں) بعض چیزوں کی قبل از وجود خبر دی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خبر ان پر صادق آتی ہے جیسا کہ ہم علامہ شامی صاحب سیرت اور ان کے شیخ امام سیوطی سے اس بات کو بیان کر چکے ہیں، جیسے حدیث مبارکہ لا تسبوا قريشاً فان عالمها يملأ الارض علماء کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر محمول کی گئی، جب کہ بعض نے یہ حدیث مبارکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ پر محمول کی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ حبر الامة اور ترجمان القرآن تھے اور اسی طرح حدیث مبارکہ "يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل يطلبون العلم فلا يجدون اعلم من عالم المدينة"

[۱] اخرجه احمد (۲/۲۹۹) والترمذی (۲۶۸۰) وقال حديث حسن والحاكم (۱/۹۰) وصححه۔

[۲] ردالمحتار علی درمختار، ج ۱، ص ۱۳۰، مطبوعه دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

کو امام مالک رضی اللہ عنہ پر محمول کیا گیا، جب کہ یہ حدیث مدینہ منورہ کے دیگر علماءِ حق پر بھی محمول ہو سکتی ہے۔ بخلاف ان احادیثِ مبارکہ کہ ان کا محمل امامِ اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے علاوہ کوئی نہیں، جیسا کہ علامہ طحطاوی نے اس بات کی تصریح کی ہے۔

اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے صحبتِ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے افضل ہیں، لیکن علم، اجتہاد، دین کی نشرو اشاعت اور تدوین احکام میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں اور کبھی کبھی مفضول میں ایک ایسی بات پائی جاتی ہے جو فاضل میں نہیں ہوتی۔

صاحب ”زجاجة المصابيح“^[۱] شیخین اور طبرانی سے یہ حدیث نقل کر کے لکھتے ہیں:

قال الحافظ السيوطي هذا الحديث الذي رواه الشيخان اصل صحيح يعتمد عليه في الاشارة لابي حنيفة وهو متفق على صحته وفي حاشية الشبراملسي على المواهب عن العلامة الشامي تلميذ الحافظ السيوطي قال ما جزم به شيخنا من ان ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ من ابناء فارس في العلم مبلغه احد.^[۲]

[۱] محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء)۔

[۲] زجاجة المصابيح، ج ۱، ص ۶۲، نقلہ الشامی فی رد المحتار، ج ۱، ص ۱۲۷، مطبوعہ دار

احیاء التراث العربی، بیروت۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

(حافظ سیوطی نے فرمایا کہ یہ حدیث جس کو بخاری و مسلم نے بالاتفاق روایت کیا ہے اصل، صحیح ہے اس میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ ہونے پر اعتماد ہوتا ہے اور اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ مواہب پر شبر المسی کے حاشیے میں علامہ شامی، جو حافظ سیوطی کے شاگرد ہیں، لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا یہ یقین ہے کہ اس حدیث سے مراد ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں بالکل واضح بات ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں اس لیے کہ اہل فارس سے کوئی بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے درجہ علم کو نہ پہنچ سکا۔

و ایضاً نقل حمل هذه الاحادیث علی الامام ابی حنیفة۔
واختلاف الروایات عن الخیرات الحسان لابن حجر المکی. [۱]

(اور ان احادیث کو اختلاف روایات کے ساتھ امام ابن حجر مکی کی الخیرات الحسان سے نقل کرنے کے بعد ان کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر محمول کیا۔
شاہ ولی اللہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں:

وروزے در حدیث لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال او
رجل من هؤلاء یعنی اہل فارس و فی روایة لناله رجال من هؤلاء بلا شک
مذاکرہ کردیم فقیر گفت امام ابو حنیفہ دریں حکم داخل است کہ خدائے تعالیٰ علم
فقہ را بردست وے شائع ساخت و جمع از اہل اسلام را بآں فقہ مہذب گردانیدہ خصوصاً

[۱] ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۹۔ و حدائق الحنفیة، ص ۵۲۔ وسبل الہدی والرشاد فی
احوال خیر العباد المشہور سیرة شامی لامام محمد بن یوسف شامی شافعی، باب ۵۵
بحوالہ حدائق الحنفیة، ص ۵۲ و ردالمحتار، ج ۱، ص ۲۰ و ایضاً قالہ العلی القاری
بحوالہ حدائق الحنفیة، ص ۵۲۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

در عصر متاخر کہ دولت ہمیں مذہب است و بس و در جمیع بلدان و جمیع اقالیم بادشاہاں حنفی اند و قضاة و اکثر مدرساں و اکثر عوام حنفی۔^[۱]

(اور ایک دن حدیث لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من هؤلاء یعنی اہل فارس اور دوسری روایت میں رجال من هؤلاء کے بارے میں ہم نے مذاکرہ کیا اور فقیر نے کہا امام ابو حنیفہ اس حکم میں داخل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم فقہ میں وافر حصہ عطا فرمایا اور اہل اسلام کو ان کی مرتب کردہ فقہ پر جمع فرمایا خصوصاً متاخر زمانہ میں کہ ہمارے ملک میں فقہ حنفی رائج ہے اور تمام حکم راء اور قاضی حضرات اور اکثر مدرس اور عوام حنفی ہیں)۔

نیز شاہ ولی اللہ نے لکھا:

بلکہ امام ابو حنیفہ و یاران ماوراء النہر و خراسان او نیز از اہل فارس اند و در میان این بشارت داخل۔^[۲]

(بلکہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب ماوراء النہر و خراسان کے علما اہل فارس سے ہیں اور اس بشارت میں داخل ہیں)۔

نواب غیر مقلد لکھتا ہے:

کہ صواب آن است کہ ہم امام (ابو حنیفہ) در اں داخل است۔^[۳]
(درست یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اس بشارت میں داخل ہیں)۔

[۱] کلمات طیبات یعنی مجموعہ مکاتیب، ص ۱۶۸۔

[۲] ازالة الخفاء، جلد ۱، ص ۲۷۱، طبع صدیقی، دہلی۔

[۳] اتحاف النبلا، ص ۲۲۲۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

مولوی خرم علی معتمد غیر مقلدین نے بھی اس حدیث سے بشارتِ امام پر استناد کیا۔^[۱] (ف) روایت رجال متبوع اور صاحبِ مذہب امامِ اعظم پر محمول اور روایتِ رجال میں آپ کے اصحاب بھی شامل ہیں۔

خاتم المحققین علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین الشامی الحنفی

ارقام فرماتے ہیں:

قال (العلامة ابن حجر الهكي البحدث الفقيه في الخيرات الحسان في ترجمة ابي حنيفة النعمان) وهما يصلح للاستدلال به على عظيم شان ابي حنيفة ما روى عنه عليه الصلوة والسلام انه قال ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة ومن ثم قال شمس الائمة الكردي ان هذا الحديث محمول على ابي حنيفة لانه مات تلك السنة.^[۲]

((مشہور محدث، فقیہ علامہ ابن حجر مکی الخیرات الحسان فی ترجمة ابي حنيفة النعمان میں) فرماتے ہیں: اور امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے علو شان

کے لیے اس حدیث سے بھی استدلال ہو سکتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”۱۵۰ھ میں دنیا کی زینت اٹھ جائے گی۔“ اسی وجہ سے امام شمس الائمہ کر دی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے مراد امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کا وصال اسی سن میں ہوا۔

[۱] حدائق الحنفیة، ص ۵۲۔

[۲] الخیرات الحسان، ص ۲۸، مطبوعہ ترکی۔ ردّ البحتار، ج ۱، ص ۱۳۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

آنکاں (امام اعظم) بہ روضہ سید المرسلین رفت صلوات اللہ وسلامہ علیہ
گفت السلام علیک یا سید المرسلین جواب آمد وعلیک السلام یا امام المسلمین۔^[۱]
(حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:
”السلام علیک یا سید المرسلین“ تو جواب ملا ”وعلیک السلام یا
امام المسلمین“۔)

بیان مناقب کی دوسری نوعیت وہ اس طرح کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی
فقاہت، علم فقہ ایسے مسلمات سے ہے کہ اس کا انکار دوپہر کے بے ابر و غبار
سورج کا انکار ہے بحديث رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت کہکشاں تک سے ایمان، دین،
علم حاصل کر سکتا ہو اور بقول امام شافعی الناس فی الفقہ عیال لابی حنیفہ۔
اتنادور رس آخذ مطلب امام فقہ کا شہنشاہ اور تفقہ کا نیر اعظم ہوا۔

[۱] تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۳۹، مطبوعہ شمع بک ایجنسی لاہور۔

اب سَنُوفَةَ اور صاحبِ فقہ کی فضیلت

امام خوارزمی (متوفی ۶۶۵ھ) نے متعدد سندوں سے درج ذیل احادیث کا اخراج کیا ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة ہو سراج امتی یوم القیامة. [۱]
(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک مرد پیدا ہوگا، جس کا نام ابو حنیفہ ہو گا وہ قیامت کے دن میری امت کا چراغ ہوگا۔)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ان فی امتی رجلا (وفی حدیث القصری: یكون فی امتی رجل) اسمہ النعمان وکنیتہ ابو حنیفة ہو سراج امتی ہو سراج امتی. [۲]
(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک شخص ہوگا اس کا نام نعمان اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔)

[۱] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۳، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

[۲] جامع مسانید امام اعظم، ص ۱۵، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

عن انس ابن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سيأتي من بعدى رجل يقال له النعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة ليحييني دين الله وسنتى على يديه. [1]

(حضرت انس بن مالك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا اس کا نام نعمان بن ثابت ہو گا اور کنیت ابو حنیفہ اس کے ہاتھوں اللہ کا دین اور میری سنت زندہ ہو گی۔)

قال الامام الخوارزمي قد اخرج هذين الحديثين جماعته من الحفاظ الثقات يطول ذكر طرقهما. [2]

(امام خوارزمی فرماتے ہیں: ان دونوں حدیثوں کو ثقہ حفاظ سے روایت کیا ہے۔ ان دونوں کے طرق کا ذکر طویل ہے۔)

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابي حنيفة يحيي الله سنتى على يديه. [3]

(حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک شخص ظاہر ہو گا اس کی پہچان ابو حنیفہ ہو گی؛ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر میری سنت کو زندہ فرمائے گا۔)

[1] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۶، مطبوعہ دائرة المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

[2] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۶، مطبوعہ دائرة المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

[3] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۶، مطبوعہ دائرة المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

﴿مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی﴾

عن ابن لہیعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في كل قرن من امتي سابقون و ابوحنيفة سابق هذه الامة۔^[۱]

(حضرت ابن لہیعة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر زمانے میں میری امت کے سابق ہوتے ہیں اور ابوحنیفہ اس امت کے سابق ہیں۔)

رای ابوحنيفة في المنام كأنه نبش قبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و جمع عظامه الى صدره فهاله ذلك ارتحل الى البصرة فسأل محمد بن سيرين عن هذه الرؤيا وقيل نفذ رجلا فقال له محمد بن سيرين لست بصاحب هذه الرؤيا صاحب هذه الرؤيا ابوحنيفة فحضر ابوحنيفة فقال انا ابوحنيفة فقال اكشف عن ظهرك ويسارك فكشف فرأى بين كتفيه او عضد يساره خالا فقال له ابن سيرين صدقت انت ابوحنيفة الذي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في حقّه يخرج من امتي رجل يقال له ابوحنيفة وبين كتفيه (وفي رواية) على يساره خال يحيى الله تعالى على يديه سنتي۔^[۲]

(امام اعظم نے ایک رات خواب دیکھا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کھود کر آپ کے جسم مقدّس کی ہڈیاں جدا جدا کر کے ان کو اپنے سینے سے

[۱] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۸، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

[۲] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۸، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

لگا رہے ہیں۔ بیدار ہوئے تو آپ خوف زدہ تھے اسی حالت میں بصرہ پہنچے اور امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے خواب کی تعبیر دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی پشت سے قمیص اٹھائیں امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک تل کا نشان پایا آپ نے دیکھ کر نہایت مسرت میں فرمایا آپ ہی وہ ابو حنیفہ ہیں جن کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتیں دی تھیں اور اس خواب کی روشنی میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کریں گے۔

اشعارِ صدرِ الائمۃ ابوالمؤید موفق بن احمد المکی:

رسول اللہ قال سراج دینی و امتی الهداة ابوحنيفة
 غدا بعد الصحابة في الفتاوى لاحمد في شريعته خليفة
 سدا ديباج فتياہ اجتہاد و لحيته من الرحمن خيفة
 مقدم متن ساع كل علم له وعدا ماويه رديفه
 صحارى الفقه قد قحطت و نادت ببشرى الحصب اذ سمعت وصيفه ^[1]

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو حنیفہ میرے دین اور امت کے چراغ ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۲۰، مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن۔ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، للامام صدر الائمۃ موفق بن احمد المکی، ج ۱، ص ۲۲، طبع مطبوعۃ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن، ہند۔

کے نائب ہیں۔ شریعت میں فتاویٰ دینا آپ کا حق ہے آپ دین میں آہنی دیوار کی طرح مضبوط ہیں اور علم کے ہر شعبے میں مشتاق ہیں مگر اس علم و فضل کی فراوانی کے باوجود آپ مشکلات کو لپیک کہتے رہیں گے جب فقہ کے ملک میں قحط پڑ گیا تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی بارانِ رحمت نے اسے سرسبز و خوشحال بنا دیا۔

وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعبان وكنية ابو حنيفة هو سراج امتي. [1]

(حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام مجھ پر فخر فرماتے اور میں اپنے ایک ایسے امتی پر فخر کرتا ہوں جس کا نام نعبان ہے اور کنیت ابو حنیفہ وہ میری امت کا چراغ ہے۔)

وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني. [2]

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ پر فخر کرتا ہوں۔ جو اس سے محبت کرتا ہے تو گویا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو اس سے بغض رکھتا ہے تو گویا وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔)

[1] در مختار مع رد المحتار، ج ۱، ص ۱۳۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[2] کذا فی التقدمة شرح مقدمة ابی الیث در مختار علی هامش رد المحتار، ج ۱،

ص ۱۳۵، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

محقق شامی در مختار کی ان دو روایتوں کے ماتحت لکھتے ہیں:

(متعصب) خطیب بغدادی اور اُس سے ابن جوزی (متشدد) ناقل، حافظ ذہبی (متشدد)، حافظ سیوطی (منصف)، حافظ ابن حجر عسقلانی (متشدد)، حافظ شیخ قاسم حنفی نے ان کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔^[۱] علامہ محمد طاہر فتنی المحدث الحنفی (المتوفی ۹۸۶ھ) فرماتے ہیں: الصفانی سراج امتی ابوحنيفة "موضوع" عالم قریش یملاً طباق الارض علیها موضوع^[۲]۔ محدث علی قاری حنفی فرماتے ہیں: حدیث ابوحنيفة سراج امتی موضوع باتفاق المحدثین^[۳]۔

[۱] رد المحتار، ج ۱، ص ۱۳۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[۲] تذکرة الموضوعات، ص ۱۱۱۔

[۳] موضوعات علی قاری، ص ۱۴۔

تصویر کا دوسرا رخ

(قال فی الضیاء المعنوی) هو شرح مقدمة الغزنوی للقاضی ابی البقاء بن الضیاء المکی (وقول ابن الجوزی) ای ناقلا عن الخطیب البغدادی. (انه موضوع تعصب لانه روی بطرق مختلفة) [۱] بسطها العلامة طاش کبری فی شعر بان له اصلا فلا اقل من ان يكون ضعيفا فيقبل اذ لم يترتب عليه اثبات حكم شرعي ولا شك في تحقيق معناه في الامام فانه سراج يستضاء بنور عليه ويهتدى بشاغب فيه. [۲]

(علامہ قاضی ابوالبقاء بن ضیاء المکی نے الضیاء المعنوی شرح مقدمہ غزنوی میں فرمایا: ابن جوزی نے جو خطیب بغدادی سے نقل کرتے ہوئے اس حدیث پر موضوع کا حکم لگایا ہے تو یہ تعصب کی بنا پر کیا، کیوں کہ یہ حدیث مختلف اسناد کے ساتھ ثابت ہے۔ علامہ طاش کبری نے اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی کوئی اصل ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ضعیف ہوگی تو وہ قبول ہے، کیوں کہ اس حدیث کی وجہ سے کوئی حکم شرعی کا اثبات نہیں ہو رہا اور معنوی طور پر اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سراج (چراغ) ہیں، اپنے نورِ علم سے روشنی پہنچا رہے ہیں اور اپنی فہم ثاقب سے ہدایت دے رہے ہیں۔

[۱] در مختار، ج ۱، ص ۱۲۶۔

[۲] رد المحتار مع در مختار، ج ۱، ص ۱۲۶، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

چند ضروری گزارشات

موضوعیت کیوں کر ثابت ہوتی ہے اس کی پندرہ وجہوں کا ملخص و مہذب بیان دیکھنا ہو تو سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مبارکہ ”منیر العین“ کا افادہ دہم ص ۲۸ تا ص ۳۳ ملاحظہ ہو۔

سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ثم اقول (پھر میں کہتا ہوں) رہا یہ کہ جو حدیث ان سب سے خالی ہو اُس پر حکم و وضع کی رخصت کس حال میں ہے۔ اس باب میں کلمات علمائے کرام تین طرز پر ہیں:

انکار محض یعنی بے امور مذکورہ کے اصلاً حکم و وضع کی راہ نہیں۔ اگرچہ راوی وضاع، کذاب ہی پر اس کا مدار ہو۔ امام سخاوی نے فتح البغیث شرح الفیۃ الحدیث میں اسی پر جزم فرمایا، فرماتے ہیں:

مجرد تفرد الكذاب بل الوضاع ولو كان بعد الاستقصاء في التفتيش من حافظ متبحر تام الاستقراء غير مستلزم لذلك بل لا بد معه من انضمام شيء مما سياتي.

یعنی اگر کوئی حافظ جلیل القدر کہ علم حدیث میں دریا اور اس کی تلاش کامل و محیط ہو، تفتیش حدیث میں استقصائے تام کرے اور بائیں ہمہ حدیث کا پتا

ایک راوی کذاب، بلکہ وضاع کی روایت سے جدا کہیں نہ ملے تاہم اس سے حدیث کی موضوعیت لازم نہیں آتی جب تک امور مذکورہ سے کوئی امر اس میں موجود نہ ہو۔^[۱]

مولانا علی قاری نے موضوعاتِ کبیر میں حدیثِ ابن ماجہ دربارہ اتخاذِ وجاہ کی نسبت نقل کیا کہ اس کی سند میں علی بن عروہ و مشقی ہے۔ ابن حبان نے کہا: وہ حدیثیں وضع کرتا تھا؛ پھر فرمایا:

والظاهر ان الحدیث ضعیف لا موضوع.^[۲]
(ظاہر یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے، موضوع نہیں)۔

حدیثِ فضیلتِ عسقلان کا راوی ابو عقال ہلال بن زید ہے، ابن حبان نے کہا وہ انس رضی اللہ عنہ سے موضوعاتِ روایت کرتا تھا و لہذا، ابن الجوزی نے اس پر حکم وضع کیا۔ امام الشان حافظ ابن حجر نے قولِ مسدود، پھر خاتم الحفظ نے لآلی میں فرمایا:

هذا الحدیث فی فضائل الاعمال والتحریر علی الرباط و لیس فیہ ما یحیل الشروع ولا العقل فالحکم علیہ بالبطلان بمجرد کونہ

[۱] فتح البغیث شرح الفیة الحدیث الموضوع، ج ۱، ص ۲۹۷، مطبوعہ دار الامام الطبری، بیروت۔

[۲] الاسرار المرفوعة فی اخبار الموضوع، حدیث ۱۲۸۲، ص ۲۲۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

من رواية ابي عقال لا يتجه وطريقة الامام احمد معروفة في التسامح في احاديث الفضائل دون احاديث الاحكام. [1]

(یہ حدیث فضائل اعمال کی ہے اس میں سرحد دارالحرب پر گھوڑے باندھنے کی ترغیب ہے اور ایسا کوئی امر نہیں جسے شرع یا عقل محال مانے تو صرف اس بنا پر کہ اس کا راوی ابو عقال ہے باطل کہہ دینا نہیں بنتا۔ امام احمد کی روش معلوم ہے کہ احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں، نہ احادیث احکام میں (یعنی تو اُسے درج مسند فرمانا کچھ معیوب نہ ہوا)۔)

کذاب وضاع جس سے عمداً نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر معاذ اللہ بہتان و افترا کرنا ثابت ہو، صرف ایسے کی حدیث کو موضوع کہیں گے وہ بھی بطریق ظن نہ بروجہ یقین کہ بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے اور اگر قصداً افترا اس سے ثابت نہیں تو اس کی حدیث موضوع نہیں، اگرچہ متہم بکذب و وضع ہو، یہ مسلک امام الثمان (ابن حبر) وغیرہ علما کا ہے۔ نخبہ و نزهہ میں فرماتے ہیں:

الطعن اما ان يكون لكذب الراوي بان يروي عنه ما لم يقله صلي الله تعالى عليه وسلم متعبداً لذلك او تهمة بذلك الاول هو الموضوع والحكم عليه بالوضع انما هو بطريق الظن الغالب لا بالقطع اذ قد يصدق الكذوب والثاني هو المتروك اهمل تقطاً الخ [2]

[1] القول المسدد، الحديث الثامن، ص ۳۲، ج ۱، مطبوعه مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدرآباد دکن، ہند۔

[2] منير العين، ص ۲۰، ۲۱۔

(طعن یا تو کذب راوی کی وجہ سے ہوگا، مثلاً اس نے عمداً اپنی بات روایت کی جو نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمائی تھی یا اس پر ایسی تہمت ہو۔ پہلی صورت میں روایت کو موضوع کہیں گے اور اس پر وضع کا حکم یقینی نہیں، بلکہ بطور ظن غالب ہے؛ کیوں کہ بعض اوقات بڑا جھوٹا بھی سچ بولتا ہے اور دوسری صورت میں روایت کو متروک کہتے ہیں)۔^[۱]

اگر اس پر محدث حکم وضع کرے تو اس سے نفس حدیث پر حکم لازم نہیں، بلکہ صرف اس سند پر جو اس وقت اس کے پیش نظر ہے، بلکہ بارہا اسانید عدیدہ حاضرہ سے فقط ایک سند پر حکم مراد ہوتا ہے یعنی حدیث اگرچہ فی نفسہ ثابت ہے، مگر اس سند سے موضوع و باطل اور نہ صرف موضوع بلکہ انصافاً ضعیف کہنے میں بھی یہ حاصل حاصل ائمہ حدیث نے ان مطالب کی تصریحیں فرمائیں تو کسی عالم کا حکم وضع یا ضعف دیکھ کر خواہی نخواہی یہ سمجھ لینا کہ اصل حدیث باطل یا ضعیف ہے، ناواقفوں کی فہم سخیف ہے۔ میزان الاعتدال امام ذہبی میں ہے:

ابراہیم بن موسیٰ الہروزی عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث طلب العلم فریضة قال احمد بن حنبل هذا کذب یعنی بهذا الاسناد والافالہتن له طرق ضعیفة.

[۱] شرح فحیبة الفکر مع نزہة النظر، بحث الطعن، ص ۵۳ تا ۵۹، مطبوعہ مطبع علیہ، لاہور۔

فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۳۶۲ تا ۳۶۳، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور۔

﴿ متقا امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

(ابراہیم بن موسیٰ المروزی مالک سے نافع سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ امام احمد رضی اللہ عنہ نے جو حدیث طلب العلم فریضة کو کذب فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ خاص اس سند سے کذب ہے ورنہ اصل حدیث تو کئی ضعیف سندوں سے وارد ہے)۔

مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس کی شرح حرز ثمین میں لکھتے ہیں:
 صرح ابن الجوزی بان هذا الحدیث موضوع قلت یمکن ان
 یکون بالسنة الی اسنادہ البذکور عندہ موضوعا الخ^[۱] ذکر البجد
 البریلوی عدة نقول۔

اب غور طلب یہ امر ہے کہ حدیث ”سراج امتی“ پہ محدثین کا حکم
 وضع ایک متن کی ایک سند پر ہے یا تمام متون کی جمیع اسناد پر، نیز حکم وضع کس
 سبب سے ہے۔

آمنا بكل ما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم و نعوذ
 بالله تعالى ان نفتري عليه الصلوة والسلام. والله تعالى ورسوله اعلم
 بحقيقة الحال والبقام۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی جمیع احادیث پر ہمارا ایمان
 ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 حوالے سے کوئی من گھڑت حدیث بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہی حقیقت کو بہتر جانتے ہیں)۔

[۱] حرز ثمین مع حصن حصین تعزیه اهل رسول الله ﷺ عند وفاة، ص ۴۱۰، مطبوعہ
 نوکسور لکھنؤ، منیر العین، ص ۳۳، فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۴۶۹ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور۔

مُشَاهَدَات

امام العلماء المحققین المحدثین المفسرین و سید الاولیاء اکاملین الراسخین
الربانیین سیدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۵ھ)
جن کے مزار پر سلطان الہند حضرت سیدنا خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے چلہ کشی کی ہے
اور یہ شعر پڑھا:

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کمالاں را راہ نما

(آپ گنج بخش فیضِ عالم اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

مظہر ہیں ناقصوں کے لیے پیرِ کامل اور کاملین کے راہ نما ہیں)

نیز حضرت سیدنا بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کے مزار پر چلہ کشی

کی اور حضرت سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر بیان کیا جاتا ہے:

در زمانہ گر ہی بودم علی ہجویر را

تازہ بیعت کردمی بردستِ آن ماہِ لقا

(اگر میں علی ہجویری کا زمانہ پاتا تو ان کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کرتا)

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

امام اعظم کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے ان کی عزت بیان کرتے ہیں:
 امام اماماں و مقتدائے سنیاں شرف فقہاء عز علماء ابو حنیفہ نعمان بن
 ثابت الخراز رضی اللہ عنہ.... و اندر ابتداءے حال قصد عزت کرد.... الی ان
 قال.... و دیگر بار پیغمبر را صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخواب دید کہ اورا گفت یا ابا
 حنیفہ ترا سبب زندہ گردانیدن سنت من گردانیده اند قصد عزت ممکن۔^[۱]

(انہیں میں سے امام اماماں مقتدائے سنیاں شرف فقہاء عز علماء حضرت
 امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الخراز رضی اللہ عنہ ہیں ابتداءے زمانہ میں آپ نے عزم
 عزت نشینی فرمایا تھا اور مخلوقات سے تبری فرمائی تھی.... دوسری بار خواب میں
 حضور سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور فرما رہے ہیں ابو حنیفہ
 تجھے اللہ نے میری سنت زندہ کرنے کے لیے بنایا ہے، گوشہ نشینی کا عزم نہ کرو۔
 نیز حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
 کر کے عرض کی:

این اطلبک قال علیہ الصلوٰۃ والسلام عند علم ابی حنیفہ.
 (یعنی آپ کو کہاں پاؤں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا: ابو حنیفہ کے علم

میں)۔^[۲]

[۱] کشف المحجوب، فارسی، ص ۱۱۷، ۱۱۸، باب ۱۱؛ حدائق الحنفیة، ص ۲۲۔

[۲] کشف المحجوب، فارسی، ص ۱۲۰، باب ۱۱۔

تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۳۳ للشیخ العطار۔

نیز ار قام فرماتے ہیں:

منکہ علی بن عثمان الجلابی ام بشام بودم بر سر روضہ بلال مؤذن پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم خفتہ بودم خود را بمکہ دیدم اندر خواب کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم از باب بنی شیبہ اندر آمد و پیر را در کنار گرفته چنانکہ اطفال را گیرند ^{بشفقتی من پیش وے} و دیدم و بر پشت پائش بوسہ دادم و اندر تعجب آں بودم تا آں پیر کہسیت وے بحکم اعجاز بر باطن و اندیشہ من مشرف شد مرا گفت این امام تست و اہل دیار تو یعنی ابو حنیفہ و مرا ازیں خواب امید بزرگ ست و باہل شہر خود ہم و درست شد ازیں خواب مرا کہ وے یکی از آناں بودہ است کہ از اوصاف طبع فانی بودہ اند و با حکام شرع باقی دید و قائم چنان کہ برندہ وے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم بودہ است و اگر دے خود رفتی باقی الصفت بودے و باقی الصفت یا مخظلی بودیا مصیب چوں برندہ وے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فانی الصفت باشد بقاء صفت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم و چوں بر پیغامبر خطا صورت نگیرد بر آنکہ بد قائم بود ہم نگیرد و ایں رمز لطف ست۔^[۱]

(میں علی بن عثمان جلابی ایک بار شام میں تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن حضور اکرم ﷺ کے مزار کے سرہانے سو رہا تھا کہ اپنے کو مکہ معظمہ میں دیکھا اور اسی خواب میں دیکھا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ باب بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں اور ایک بزرگ معمر کو اپنے پہلو میں اس طرح لے رکھا ہے جیسے بچوں کو شفقت سے لیتے ہیں، میں فرطِ محبت سے دوڑا اور حضور کے پائے اقدس کو چومنے لگا اور میں اس تعجب میں تھا کہ یہ معمر حضور کے اتنے محبوب کون ہیں۔

[۱] کشف المحجوب، فارسی، باب ۱۱، ص ۱۲۱۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

حضور ﷺ میرے تعجب کو نورِ نبوت سے سمجھ گئے، مجھے فرمانے لگے یہ تیرا امام ہے اور تیرے شہر کے لوگوں کا امام ہے یعنی ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔ مجھے اس خواب کے بعد اس ہستی پاک کے ساتھ امید قوی ہے اور میرے اہل شہر بھی بالخصوص امیدوار ہیں اور اس خواب سے میرا یہ خیال بھی صحیح ہو گیا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ انہی پاک ہستیوں میں سے تھے جو اوصافِ طبع سے فانی اور احکامِ شرع کے ساتھ باقی و قائم ہیں اس لیے ان کے چلانے والے حضور سید یوم النشور ﷺ ہیں۔ اگر آپ خود چلتے تو باقی الصفت ہوتے اور باقی الصفت یا مخطی ہوتا ہے (یعنی ارادہ صواب کرے مگر بلا ارادہ خطا ظاہر ہو جائے) یا مصیب ہوتا ہے (یعنی حقیقتِ معاملہ کو اچھی طرح پہنچنے والا) اور جب ان کے قائد خود حضور ﷺ ہیں تو فانی الصفت ہوئے اور نبی کی صفت بقا سے قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر سے صدورِ خطانا ممکن ہے جو اس ذات کے ساتھ قائم ہے اس سے بھی خطا نہیں ہو سکتی۔ یہ در حقیقت ایک نہایت لطیف رمز ہے۔^[۱]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

عرفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان فی المذہب الحنفی
طریقة انیقة ہی اوفق الطرق بالسنة المعروفة التي جمعت ونقحت فی
زمن البخاری واصحابہ.^[۲]

[۱] کشف المحجوب، ص ۲۱۶، ۲۱۷، مطبوعہ اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور۔

[۲] فیوض الحرمین، ص ۲۸، مطبوعہ رحیمیہ، دہلی۔

(یعنی مجھے حضور نے یہ معرفت کرائی کہ امام بخاری اور ان کے اصحاب کے زمانے میں جس قدر طرق و مذاہب تھے ان سب سے زیادہ سنت سے موافق مذہب حنفی ہے۔)

اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو خواب کی باتیں ہیں ان کا کیا اعتبار؟ جو ابا عرض ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ صحاح کی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ حضور ﷺ کا دیکھنا حق ہے اس میں شیطان کا ہرگز دخل نہیں ہوتا پھر ایسے جلیل القدر علما و اولیاء رحمہم اللہ ان مشاہدات سے استدلال فرما رہے ہیں۔ ان میں تو حضور کا مشاہدہ ہے اور اگر یہ نہ ہو صرف نیک خواب ہو، اچھا خواب ہو وہ بھی قابلِ اعتبار ہے۔

سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے الفاظِ پاک اصلاح کے لیے کافی سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

احادیث صحیحہ سے ثابت کہ حضورِ اقدس سید عالم ﷺ اسے (خواب کو) امرِ عظیم جانتے اور اُس کے سننے پوچھنے بتانے بیان فرمانے میں نہایت درجے کا اہتمام فرماتے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ نمازِ صبح پڑھ کر حاضرین سے دریافت فرماتے: هل رای احد اللیلة رؤیاً^[۱] آج کی شب کسی نے کوئی خواب دیکھا جس نے دیکھا ہوتا عرض کر دیتا، حضور ﷺ تعبیر فرماتے۔ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و طبرانی و حکیم ترمذی و ابن جریر و ابن عبد البر و ابن النجار و غیر ہم محدثین کبار کے

[۱] ترمذی، ج ۲، ص ۵۲، ابوداؤد، ج ۲، ص ۲۲۸، بخاری، ج ۲، ص ۱۰۲۲۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

یہاں احادیث انس و ابو ہریرہ و عبادہ بن صامت و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن عمرو عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و عوف بن مالک و ابورزین عقیلی و عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے (حدیثیں اس بارے میں مختلف آئیں۔ چوبیسواں، پچیسواں، چھبیسواں، چالیسواں، چوالیسواں، پینتالیسواں، چھیالیسواں، پچاسواں، ستر ہواں، چھہترہواں ٹکڑا سب وارد ہے لہذا فقیر نے مطلق ایک ٹکڑا کہا اور اکثر احادیث میں چھیالیسواں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ) [۱]۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ اور صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن عباس اور۔۔۔ و ابنائے ماجہ و خزیمہ و حبان کے یہاں بسند صحیح ام کرز کعبیہ اور مسند احمد میں ام المومنین حضرت صدیقہ اور معجم کبیر طبرانی میں بسند صحیح حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی و هذا لفظ الطبرانی حضور لامح النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ذهب النبوة فلا نبوة بعدى الا البشارات قيل وما البشرات
قال الرؤيا الصالحة يراها الرجل او ترى له.
(نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی، مگر بشارتیں۔ پوچھا گیا وہ کیا
ہیں؟ فرمایا: نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اُس کے لیے دیکھی جائے)۔ [۲]

[۱] بخاری، ج ۲، ص ۱۰۳۲، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی، ابو داؤد، ج ۲، ص ۲۲۹۔
[۲] معجم کبیر طبرانی، ج ۲، ص ۱۷۹ رقم الحدیث: ۳۰۵۱، مطبوعہ مکتبہ فصلیہ، بیروت۔

اسی طرح احادیث اس بارے میں متواتر اور اُس کا امر عظیم مہتمم بالشان ہونا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے متواتر ان کی تفصیل موجب تطویل اور احمد بخاری و ترمذی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا رای احدکم الرؤیا یحبہا فانما ہی من اللہ تعالیٰ فلیحمد اللہ تعالیٰ علیہا ولیحدث بہا غیرہ۔

(جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اُسے پیارا معلوم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چاہیے کہ اُس پر اللہ ﷻ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے)۔^[۱]

[۱] صحیح بخاری، ج ۲، ص ۱۰۳۳، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین، سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، ص ۳۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۲۷۰، طبع رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

شأنِ امامِ ابوحنیفہ از اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

فرمانِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱) عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلدتكم هذه او من كوفتكم هذه يكنى بابي حنيفة قد ملئ قلبه علما و حكما وسيهلك به قوم في آخر الزمان الغالب عليهم التنازع يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابي بكر و عمر رضي الله عنهما. [۱]

(حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں ایسے کوئی آدمی کی خبر نہ دوں جو تمہارے شہر سے ہو گا یا فرمایا تمہارے اس کوفے سے ہو گا۔ اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی؛ اس کا دل علم و حکمت سے بھرا ہوگا اور عنقریب آخر زمانے میں ایک قوم اس کی وجہ سے ہلاک ہوگی اور اس پر بر القب دینا غالب ہوگا اس کو بنانہ کہا جائے گا جیسا کہ روافض شیخین رضی اللہ عنہما کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔)

[۱] جامع مسانید امام اعظم، ج ۱، ص ۱۴، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف حیدرآباد، دکن۔

دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۲) اخرج الخطيب في تاريخه عن اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة ان ثابت بن النعمان بن الهرزبان من ابناء فارس الاحراء والله ما وقع علينا رق قط ولد جدى في سنة ثمانين وذهب ثابت الى علي بن ابي طالب رضي الله عنه وهو صغير فدعاه بالبركة فيه وفي ذريته ونحن نرجوا من الله ان يكون قد استجاب الله تعالى ذلك لعلي بن ابي طالب فينا والنعمان بن الهرزبان ابو ثابت هو الذي اهدى لعلي بن ابي طالب الفالوذج في يوم النيروز نور ذو الناكل يوم. [۱]

(خطیب تاریخ میں امام اعظم ابو حنیفہ کے پوتے حضرت اسماعیل سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے پردادا حضرت ثابت بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو آپ نے ان کے واسطے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول فرمایا۔

نعمان بن مرزبان ابو ثابت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نوروز کے دن فالودہ بھیجا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے لیے تو ہر دن نوروز ہے۔)

[۱] تبیض الصحیفة بمناقب الامام ابی حنیفة لامام السیوطی، ص ۲۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت وملخصه فی الاکیال فی اسماء الرجال لصاحب البشکوۃ، الملحق بالبشکوۃ، ص ۶۲۲۔ مرقاۃ، ج ۱ ص ۲۵ و رد المحتار، ج ۱، ص ۱۳۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال یطلع بعد النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر علی جمیع خراسان یکنی بابی حنیفة. [۱]

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل خراسان پر ایک چاند طلوع ہو گا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ

ہوگی۔)

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان الراى الحسن یغنی

صاحبه وانه سیکون من بعدنا رأی حنیف تجری به الاحکام ما بقی

الاسلام وانه کرأینا واحکامنا یقوم به رجل یقال له النعبان بن

ثابت ویکنی بابی حنیفة وهو من اهل الکوفة جہذ فی العلم والفقہ

یصرف الاحکام علی وجوہها حنیفی الدین والراى الحسن. [۲]

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اچھی رائے اپنے

صاحب کو بے پرواہ کر دیتی ہے اور تحقیق قریب ہے ہمارے بعد ابو حنیفہ کی رائے

ہو جس کے ساتھ بقائے اسلام تک احکام جاری ہوں اور ضرور وہ رائے ہماری رائے

کی طرح ہوگی؛ ایک شخص جس کا نام نعمان بن ثابت ہو گا اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی

اور وہ کوفے سے ہو گا، وہ دین کو قائم رکھے گا، علم و فقہ میں کوشش کر کے احکام کو

ان کی اصل پر لائے گا، حنیفی الدین ہو گا اور رائے حسن رکھے گا۔)

[۱] جامع مسانید، ص ۱۷، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن۔

[۲] جامع مسانید ج ۱ ص ۱۹، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن۔

انام اعظم اور تابعین و سلف صالحین و معاصرین

۱۔ عن كعب الاحبار (التابعي ادرك زمن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يره واسلم في زمن عمر بن الخطاب روى عن عمرو صهيب و عائشة ومات بحمص ۵۳۲ في خلافة عثمان الاكمال لصاحب المشكوة ص ۶۱۵) قال اني لاجد اسامي العلباء و اهل العلم مكتوبة بصفاتهم و انسا بهم..... و اني لاجد اسم رجل يقال له النعبان بن ثابت يكنى بابي حنيفة و اجد له شانا عظيما في العلم و الفقه و الحكمة و العبادة و الزهادة. [۱]

(حضرت كعب احبار رضي الله عنه (تابعي، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک پایا، لیکن زیارت نہ ہو سکی۔ حضرت عمر بن خطاب رضي الله عنه کے زمانہ خلافت میں اسلام لائے۔ حضرت عمر رضي الله عنه، حضرت صہیب رضي الله عنه، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضي الله عنها سے حدیث سنی اور حضرت عثمان رضي الله عنه کے زمانہ خلافت میں ۳۲ھ میں حمص کے مقام پر وفات پائی۔ ”الاکمال“ از صاحب مشکوٰۃ۔) سے روایت ہے کہ میں نے اہل علم حضرات کے اسمائے جو ان کی صفات اور نسب کے ساتھ تحریر کیے ہوئے تھے..... ان میں سے ایک ایسے مرد کا نام بھی تھا جسے نعمان بن ثابت کہا جائے گا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اور وہ فقہ و علم و حکمت اور عبادت و زہد میں بڑا مقام پائے گا۔)

[۱] جامع مسانید، ج ۱، ص ۱۸، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد دکن۔

۲۔ عن ابی البحتری قال دخل ابو حنیفة علی جعفر بن محمد الصادق (هو جعفر بن محمد بن علی بن الحسين بن علی بن ابی طالب التابعی کان من سادات اهل البيت سمع منه الاثمة الاعلام نحو یحیی بن سعید و ابن جریج و مالک بن انس والثوری و ابن عیینة و ابو حنیفة ولد ۸۰ھ مات ۱۴۸ھ) (الا کمال لصاحب مشکوٰۃ ص ۵۸۹) رضی اللہ عنہا فلما نظر الیہ جعفر قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما اندرست و تكون مفرعا لكل ملهوف و غیاثا لكل مهوم بك یسلك المتحیرون اذا وقفوا و تهدیہم الی الواضح من الطريق اذا تحيروا فلك من اللہ العون و التوفیق حتی یسلك بك الربانیون الطريق. [۱]

(حضرت ابو البحتری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ (امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم تابعی، سادات اہل بیت میں سے تھے۔ ان سے بہت سے ائمہ کرام مثلاً یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، ثوری، ابن عیینہ اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم نے حدیث سنی، ۸۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ ”الاکمال“ از صاحب مشکوٰۃ۔) کی خدمت میں حاضر ہوئے جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی نگاہ امام اعظم پر پڑی تو آپ نے فرمایا گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے نانا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زندہ کرو گے، جب کہ گم ہو گئی ہوگی؛ ہر

[۱] جامع مسانید، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد دکن۔

ایک مغموم و مہوم کے مددگار ہو گے؛ متحیر لوگ جب ٹھہریں گے تو تمہارے ساتھ چلیں گے اور جب وہ حیران ہوں گے تو تم ان کو واضح راستہ دکھاؤ گے، پس تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق ہوگی، یہاں تک کہ علمائے ربانی تمہارے سبب سے سیدھے راستے پر چلیں گے۔)

۳۔ عن ابی عبدالرحمن الہزہاز قال شہدت حمادا و جاءہ ابو حنیفۃ فقال لہ حماد یا ابا حنیفۃ انت النعبان الذی ذکر لنا ابراہیم (النخعی فقیہ البتوفی ۹۶ھ تقریب ص ۴۶ فیہ قال الاعمش کان خیر فی الحدیث وقال الشعبی ما ترک احدا اعلم منہ وقال ابو حاتم لم یلق من الصحابة الا عائشة و ادرك انس و لادته ۵۵۵ التعلیق البہجد علی البوطا لامام مہد ص ۵۴ حاشیہ ۱۴۔) قال سقی اللہ زمانا یكون فیہ رجل یقال لہ النعبان یکنی بأبی حنیفۃ یحیی احکام اللہ تعالیٰ و رسولہ و تجری بعدہ ابدا ما بقی الاسلام و لا یہلک من اتخذها و عمل بہا فان انت لقیته فاقرأہ منی السلام۔^[۱]

(امام ابو عبدالرحمن الہزہاز سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت حماد کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام ابو حنیفہ تشریف لائے، حضرت حماد نے فرمایا: اے ابو حنیفہ! تم نعمان ہو جس کے بارے میں ہم سے ابراہیم (نخعی فقیہ ۹۶ھ میں وفات ہوئی، امام اعمش نے ان کے بارے میں کہا: خیر فی الحدیث؛ شعبی نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد خود سے زیادہ علم والا نہیں چھوڑا؛ ابو حاتم نے

[۱] جامع البسائید، ج ۱، ص ۱۷، مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن۔

فرمایا: ان کی صحابہ میں سے سوائے اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی اور حضرت انس کا زمانہ پایا۔ ان کی ولادت ۵۵ھ میں ہوئی۔
 ”التعلیق المہجد علی الموطأ“ از امام محمد، ص ۵۴، حاشیہ ۱۴۔) نے ذکر کیا، اللہ تعالیٰ اہل زمانہ کو سیراب فرمائے ان میں سے ایک مرد ہوگا، جس کا نام نعمان اور کنیت ابو حنیفہ ہوگی؛ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کو زندہ کرے گا؛ اس کے بعد جب تک اسلام باقی رہے گا (قیامت تک)، احکامات جاری رہیں گے؛ جس نے ان احکامات پر عمل کیا، وہ ہلاک نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو تو اس سے میرا سلام کہنا۔

۴۔ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایۃ فی البنام کانی انبش قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن سیرین (التابعی المتوفی ۱۱۰ھ اکمال ص ۲۱۸) [۱] ہذا رجل ینبش اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ [۲]
 (حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے خواب دیکھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو کھود رہا ہوں امام ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی کہ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو تحقیق کے ساتھ بیان کرے گا۔)

[۱] اکمال، ص ۲۱۸۔

[۲] جامع مسانید، ج ۱، ص ۱۹، مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن۔
 مرقات، ج ۱، ص ۲۶۔ تذکرۃ الاولیاء للشیخ العطار، ص ۱۲۹۔ کشف المحجوب، فارسی، داتا گنج بخش لاہوری، ص ۱۱۴۔ تبیض الصحیفۃ للسیوطی، ص ۱۵۔

۵۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے تھے:

لولا ان الله عزوجل اعانني بآبي حنيفة وسفيان كنت كسائر الناس. [۱]

(اگر اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے میری مدد نہ فرماتا تو میں بھی ایک عام آدمی ہوتا۔)

۶۔ ابن جریج نے امام کی خبر وفات سن کے فرمایا: ای علم ذهب [۲] (کتنا بڑا علم رخصت ہو گیا۔)

۷۔ سئل یزید بن ہارون ایما افقه ابوحنيفة او سفيان قال سفيان احفظ للحديث وابوحنيفة افقه. [۳]

(حضرت یزید بن ہارون سے سوال ہوا: امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان میں سے کون بڑا فقیہ ہے؟ فرمایا: سفیان زیادہ احادیث حفظ کرنے والا اور ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں۔)

۸۔ قال عبدالله بن المبارك اذا اجتمع سفيان و ابوحنيفة فمن يقوم لها على فتيا. [۴]

(امام عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کسی مسئلے میں امام ابو حنیفہ اور حضرت سفیان جمع ہو جائیں تو پھر ان سے بڑھ کر کس کا فتویٰ ہو سکتا ہے!)

[۱] تبیض، ص ۱۶۔

[۲] تبیض الصحیفة، ص ۱۶، بغدادی، ج ۱۳، ص ۲۲۸۔

[۳] تبیض الصحیفة بمناقب ابی حنیفة، ص ۱۰۲، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت۔

[۴] تبیض الصحیفة، ص ۱۶۔

۹۔ کان عبد اللہ ابن المبارک يقول اذا اجتمع هذان على شئ فذاك
قولى۔ يعنى الثورى و ابا حنيفة. [۱]

(حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے تھے: جب امام ابو حنیفہ اور
حضرت سفیان ثوری کسی مسئلے میں جمع ہو جائیں، پس وہی میرا فتویٰ ہے۔)

۱۰۔ (عن) عبد اللہ بن داؤد الخریبی يقول يجب على اهل الاسلام ان
يدعوا الله لابي حنيفة في صلاتهم. [۲]

(حضرت عبد اللہ بن داؤد خریبی فرماتے تھے: مسلمانوں پر واجب ہے
کہ اپنی نمازوں میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کریں۔)

۱۱۔ عن شداد بن حکیم يقول ما رايت اعلم من ابي حنيفة. [۳]
(حضرت شداد بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔)

۱۲۔ عن مکی بن ابراہیم (هو من كبار شیوخ البخاری روی اکثر
ثلاثياته عنه) ذکر ابا حنيفة فقال كان اعلم زمانه. [۴]
(حضرت مکی بن ابراہیم (یہ امام بخاری کے بڑے مشائخ میں سے ہیں اور
ان سے ثلاثیات بھی روایت کی ہیں) فرماتے تھے: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے
کے سب سے بڑے عالم تھے۔)

[۱] تبیض الصحیفة، ص ۱۷۔

[۲] تبیض الصحیفة، ص ۶۷۔

[۳] تبیض الصحیفة، ص ۱۸۔

[۴] تبیض الصحیفة، ص ۱۸۔

اکثر ثلاثہ کی زبان اور امام ابو حنیفہؒ کی شان

عن الامام مالك انه كان يقول لو ناظرني ابو حنيفة في ان نصف هذه الاسطوانة ذهب او فضة لقام بحجته. ^[۱]

(حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے اگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مجھ سے نصف ستون کے سونے یا چاندی کے ہونے پر بحث کریں تو وہ اس کو ثابت کر دیں گے۔)

روی الخطيب عن احمد بن الصباغ قال سمعت الشافعي محمد بن ادريس قال قيل لبالك بن انس هل رايت ابا حنيفة قال نعم رايت رجلا لو كلبك في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته. ^[۲]

(احمد بن صباغ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن ادريس شافعی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں وہ ایسے شخص تھے کہ اگر تم ان سے اس پیالے کے بارے میں کلام کرو کہ یہ سونے کا ہے تو وہ اس کو دلائل سے سونے کا ثابت کر دیں گے۔)

[۱] کتاب الميزان للعارف الشعرائی، ج ۱، ص ۵۵، مطبوعہ مصر۔

[۲] تبیيض الصحیفة للسیوطی، ص ۱۶۔ بغدادی، ج ۱۲، ص ۲۳۸۔ اکبال ۶۲۵۔ مرقات، ج ۱، ص ۲۷۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

ابن مبارک کا بیان ہے کہ میں امام مالک کی خدمت میں حاضر تھا ایک بزرگ آئے اور جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو امام موصوف نے فرمایا: جانتے ہو یہ کون تھے، حاضرین نے عرض کیا: نہیں (اور میں ان کو پہچان چکا تھا) فرمانے لگے:

هذا ابو حنيفة النعمان لو قال هذا الاسطوانة من ذهب لخرجت
كما قال لقدر قوله الفقه حتى ما عليه فيه كثير مؤمنة. [۱]

(یہ ابو حنیفہ نعمان ہیں جو اگر یہ کہیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو ویسا ہی نکل آئے ان کو فقہ میں ایسی توفیق دی گئی ہے کہ اس فن میں انہیں ذرا مشقت نہیں ہوتی۔) [۲]

عن الامام الشافعي انه كان يقول الناس كلهم في الفقه عيال
على الامام ابي حنيفة رضي الله عنه. [۳]

(امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے تھے: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کی اولاد ہیں۔)

[۱] مناقب ابي حنيفة از محدث صیہری بحوالہ مقدمہ کتاب الآثار، ص ۱۲۔

[۲] مناقب ابي حنيفة از محدث صیہری بحوالہ مقدمہ کتاب الآثار ص ۱۲۔

[۳] میزان الشعرانی، ج ۱، ص ۵۸، ۵۹ واللفظ له تبیض الصحیفہ للسیوطی، ص ۱۰۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ الانتقاء، ص ۱۳۶ لابن عبدالبر، مناقب ابي حنيفة حافظ ذہبی ص ۱۹، طبع مصر۔ مرقات لعلی القاری ج ۱، ص ۲۲ و ص ۲۶۔ ص ۳۔ رد المحتار، ج ۱، ص ۲۴ و ص ۲۴ زاد کان ابوحنيفة لمن وفق له الفقه، طبقات کبریٰ للشعرانی، ج ۱، ص ۵۲، ومقدمه التعليق المہجد، ص ۳۲۔

نیز امام شافعی فرماتے ہیں:

كان ابو حنيفة وقوله في الفقه مسلماً له فيه. [1]
(امام ابو حنیفہ کا قول فقہ میں مسلم ہے۔)

امام شافعی نے فرمایا:

من لم ينظر في كتب ابي حنيفة لم يتبحر في الفقه. [2]
(جو شخص امام ابو حنیفہ کی تصانیف کو نہیں دیکھے گا فقہ میں تبحر نہیں ہوگا۔)

نیز امام شافعی نے فرمایا:

من اراد ان يتبحر في الفقه فليزم ابا حنيفة واصحابه. [3] هكذا
في الدرر وزاد..... والله ما صرت فقيها الا بكتب محمد بن الحسن. [4]
(جو یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ فقہ میں ماہر ہو اسے چاہیے کہ امام ابو حنیفہ
اور ان کے شاگردوں سے رجوع کرے۔ اسی طرح درر میں ہے اور اس میں یہ
الفاظ زیادہ ہیں کہ اللہ کی قسم میں امام محمد بن حسن کی کتب سے ہی فقیہ بنا ہوں۔)
ولها دخل الشافعي بغداد زار قبره وصلى عنده ركعتين فلم
يرفع يديه في التكبير وفي رواية ان الركعتين كانتا الصبح وانه لم

[1] الانتقاء، ص ۱۳۵۔

[2] مناقب ابي حنيفة از صمیری۔ مقدمہ کتاب الآثار، ص ۱۹۔

[3] مرقات لعلی قاری ناقل عن ابن حجر، ج ۱، ص ۲۶، مثلہ فی اکمال، ص ۶۲۵۔

[4] رد المحتار، ج ۱، ص ۲۸۔

﴿مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی﴾

يقنت فقيلا له في ذلك فقال ادبنا مع هذا الامام اكثر من ان نظهر
خلافه بحضرتہ۔^[۱]

(اور جب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لے گئے تو امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی زیارت کی اور وہاں پر دو رکعت نماز ادا فرمائی
اور اس میں رفع یدین نہیں کیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ دو رکعت فجر کی
نماز کی تھیں اور اس میں بھی آپ نے دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ جب امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے ادب کی وجہ سے ایسا کیا، آپ کے سامنے آپ کے مذہب کے خلاف نہ
کیا جائے۔)

قال (الشافعی) انی لاتبرک بابی حنیفة واجیء الی قبرہ فاذا
عرضت لی حاجة صلیت رکعتین وسالت اللہ تعالیٰ عند قبرہ فتقضى
سریعاً واذکر بعض من کتب علی المنہاج ان الشافعی صلی الصبح عندہ
قبرہ فلم یقنت فقیلا له لم قال تادبا مع صاحب هذا القبر و زاد غیرہ انه
لم یجهر بالبسلة۔^[۲]

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے برکت حاصل
کرتا ہوں اور آپ کی قبر کے پاس جاتا ہوں اور جب مجھ کو کوئی ضرورت پیش آتی

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۲۷۔

[۲] رد المحتار، ج ۱، ص ۴۱۔ میزان، ج ۱، ص ۵۷۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

ہے میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور آپ کی قبر کے پاس جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں، بہت جلد میری وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

کتاب ”منہاج“ کے حاشیے پر ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فجر کی نماز امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس پڑھی اور آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔ اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے اس صاحبِ قبر کے ادب کی وجہ سے نہیں پڑھی۔ یہ بات ایک لکھنے والے نے تحریر کی ہے۔ ایک اور صاحب نے لکھا ہے کہ آپ نے بلند آواز سے بسم اللہ بھی نہیں پڑھی۔

ابو بکر مروزی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے سنا کہ

لم یصح عندنا ان ابا حنیفة قال القرآن مخلوق.

(ہمارے نزدیک یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ ابو حنیفہ نے قرآن

کو مخلوق کہا ہے۔)

میں نے عرض کیا کہ ”الحمد لله“ اے ابو عبد اللہ (یہ امام احمد کی کنیت

ہے) ان کا تو علم میں بڑا مقام ہے۔ فرمانے لگے:

سبحان الله هو من العلم والورع وايشار الدار الآخرة بمحل

لا یدرکہ احد۔^[۱]

(سبحان اللہ! وہ تو علم، ورع، زہد اور عالمِ آخرت کو اختیار کرنے میں اس

مقام پر ہیں کہ جہاں کسی کی رسائی نہیں۔)

[۱] مناقب ابی حنیفہ، از ذہبی، ص ۲۷، بحوالہ مقدمہ کتاب الآثار، ص ۱۲۔

محدث علی قاری حنفی اپنے استاذِ مکرم علامہ ابن حجر شافعی سے ناقل
 وکان الامام احمد اذا ذکر ضربہ علی القضاء وامتناعہ منہ بکی وترحم
 علیہ قلت وکانہ اقتدی بہ فی تحمل ضربہ فی مسئلۃ خلق القرآن۔^[۱]
 (اور امام احمد جب امام ابو حنیفہ کی ضرب علی القضاء اور ان کا اس سے باز
 رہنا ذکر کرتے تو روتے اور آپ پہ رحم کرتے یعنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے۔ میں (ابن
 حجر) کہتا ہوں کہ وہ گویا کہ مسئلہ خلق قرآن کی آزمائشوں میں امام ابو حنیفہ کے
 مقتدی تھے۔)

شامی میں ابن حجر سے نقل کر کے لکھا کہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ
 ابو حنیفہ علم اور تقویٰ اور زہد اور اختیارِ آخرت میں ایسی جگہ تھے کہ کوئی ان کو
 نہیں پہنچا۔^[۲]

فقد نقل العلماء ثناء الائمة الثلاثة علی ابی حنیفة وتادبہم
 معہ ولا سیبا الامام الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔^[۳]
 (علماء کرام نے امام مالک، امام شافعی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کا امام
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان کرنا اور ان کے ساتھ ادب کرنا نقل فرمایا ہے،
 بالخصوص امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا۔)

[۱] طبقات کبریٰ للشعرانی، ج ۱، ص ۵۲۔ مرقات، ج ۱، ص ۲۵۔ بغدادی، ج ۱۳، ص ۲۲۷۔

ابن خلکان، ج ۲، ص ۱۶۲۔ مناقب موفق، ج ۲، ص ۱۶۹۔ الخیرات الحسان، ص ۵۹۔

[۲] حدائق الحنفیة، ۷۵۔

[۳] رد المحتار، ج ۱، ص ۲۱۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

قيل احمد من اين لك هذه المسائل الدقيقة قال من كتب

محمد. [۱]

(امام احمد رضي الله عنه سے پوچھا گیا ایسے دقیق مسائل آپ نے کہاں سے اخذ

فرمائے؟ فرمایا: امام محمد رضي الله عنه کی کتب سے۔)

قال احمد بن حنبل في حقه (في حق ابي حنيفة) انه كان من

العلم والورع والزهد وايتار الآخرة بمحل لا يدركه احد ولقد ضرب

بالسياط ليلي القضاء فلم يفعل. [۲]

(امام احمد بن حنبل رضي الله عنه نے امام اعظم ابو حنیفہ رضي الله عنه کے لیے فرمایا: وہ

صاحب علم وورع اور زہد و ایتارِ آخرت میں اپنی مثال آپ تھے۔ کوئی ان کے

مقام تک نہیں پہنچ سکتا ان کو کوڑوں سے مارا گیا مگر انہوں نے قضا کا عہدہ قبول نہ

فرمایا۔)

[۱] فوائد بہیہ، ص ۱۶۳۔

[۲] رد المحتار، ج ۱، ص ۲۵۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ اکثر ائمہ مجتہدین و محدثین خصوصاً ائمہ
ثلاثہ اور اصحاب صحاح ستہ کے اُستاد اور مشائخ سے ہیں

امام مالک امام ابو حنیفہ کے شاگرد:

فخر المحدثین ملا علی قاری فرماتے ہیں:

قال ابن حجر و تلمذ له كبار من الائمة المجتهدين والعلماء
الراسخين عبدالله بن المبارك والليث بن سعد والامام مالك بن انس
اه ومنهم داؤد الطائى و ابراهيم بن ادھم و فضيل بن عياض وغيرهم
من اكابر الصوفية رضى الله عنهم اجمعين. [۱]

(امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ائمہ مجتہدین اور علماءِ راسخین کی ایک
جماعت نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی، جن میں سے عبد اللہ بن
مبارک، لیث بن سعد، امام مالک بن انس اور اکابر صوفیہ کی ایک جماعت داؤد
طائی، ابراہیم بن ادھم، فضیل بن عیاض وغیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
شامل ہیں۔)

[۱] مرقات شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۱۷۔

مولوی عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

ان من اشتهرت مذاہبہم ودوفت مشاربہم وحققت مسالکہم
ووضحت دلائلہم وحصل لہم القبول من ارباب العقول فی اطراف
الارضین مع مرور الشہور و کرور السنین ہم اربعة ابوحنيفة الكوفي
ومالك و احمد والشافعي واولہم الاول وبعاصرة الثاني وقيل قد روى
الاول شيئاً عن الثاني وقيل بل الثاني تلميذ للاول والثالث تلميذ
للرابع والرابع تلميذ للثاني ولبعض تلامذة الاول (كالامام محمد).^[۱]

(وہ مذاہب جو مشہور ہوئے اور ان کے مشارب کی تدوین کی گئی اور ان
کے مسالک میں تحقیق کی گئی اور ان کے دلائل کی وضاحت کی گئی اور ان کے
مذہب کو دنیا کے مختلف علاقوں میں بسنے والے اہل علم و دانش نے قبول کیا اور
تقلید اختیار کی اور زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ سلسلہ جاری ہے اور وہ
چار امام ہیں: ۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ ۲۔ امام مالک رضی اللہ عنہ ۳۔ امام احمد رضی اللہ عنہ
۴۔ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ، ان میں سے سب سے مقدم اول (امام اعظم) ہیں، پھر
ان کے بعد دوسرے ان کے ہم عصر امام مالک ہیں اور کہا گیا ہے کہ پہلے نے
دوسرے سے روایت لی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے پہلے امام کے شاگرد
ہیں اور تیسرے امام (امام احمد) چوتھے امام (امام شافعی) کے شاگرد ہیں اور
چوتھے امام (امام شافعی) دوسرے امام (امام مالک) کے شاگرد ہیں اور اسی طرح
پہلے امام (امام اعظم) کے شاگردوں کے شاگرد ہیں، جیسے امام محمد کے۔)

[۱] الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة، ص ۶۔

﴿مرقاۃ امام اعظم اور فقہ حنفی﴾

ان دو عبارتوں سے ثابت ہوا کہ امام مالک امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں۔ اور امام شافعی (امام محمد و) امام مالک کے شاگرد ہیں اور یہ دونوں امام اعظم ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں امام احمد امام شافعی کے شاگرد اور وہ امام محمد کے اور وہ امام اعظم کے ائمہ ثلاثہ سے ایک امام بھی امام اعظم کے شاگردی سے ماہر نہیں۔ اب آگے چلیے!

محدث علی قاری فرماتے ہیں:

ثم يدل على علو سنده (اے الامام الاعظم) انه روى الشافعي في مسنده عن محمد بن الحسن عن ابي يوسف عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه وذكر الامام النووي في تهذيب الاسماء نقلاً عن الخطيب البغدادي ان الامام الشافعي روى عن محمد بن الحسن وقال الفاضل تلميذ الامام ابن الهمام في شرح التحرير ذكر اصحاب الشافعي وغيرهم انه قال الشافعي حملت عن محمد بن الحسن وقرى بحثي كتباً^[۱] وقال ابو اسحق في الطبقات روى الربيع قال كتب الشافعي الى محمد بن الحسن وقد طلب منه كتباً بنسخها..... وفي الحقائق شرح المنظومة قال الشافعي الحمد لله الذي اعانني على الفقه بمحمد بن الحسن انتهى محمد له الرواية عن ابي حنيفة ومالك كما يدل عليه موطا الامام محمد.^[۲]

[۱] رد المحتار، ج ۱، ص ۲۸۔ فوائد بہیہ، ص ۱۶۳۔

[۲] مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۱، ص ۷۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

پھر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی علو سند پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ امام شافعی، امام محمد بن حسن اور امام ابو یوسف کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (کہ یہ دونوں حضرات امام اعظم کے شاگرد ہیں)..... امام نووی نے تہذیب الاسماء میں خطیب بغدادی سے نقل کیا ہے شک امام شافعی نے امام محمد بن حسن سے روایت لی ہے اور امام ابن ہمام کے ایک فاضل شاگرد نے شرح تحریر میں کہا کہ امام شافعی کے اصحاب وغیرہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا میں نے امام محمد بن حسن سے ایک اونٹ کے برابر علم حاصل کیا اور امام ابواسحاق نے طبقات میں ربیع سے نقل کیا کہ امام شافعی نے امام محمد سے ان کی کتابیں منگوا کر نقل کیں اور حقائق شرح منظومہ میں ہے کہ امام شافعی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے حمد ہے جس نے فقہ میں امام محمد بن حسن کے واسطے سے میری مدد فرمائی۔ امام محمد، امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ موطا امام محمد سے واضح ہے۔

روی (ای الامام احمد) عن الشافعی..... وعنہ الشیخان. ^[۱]
 امام احمد نے امام شافعی سے روایت کیا اور بخاری و مسلم نے امام احمد سے روایت لی ہے۔

امام احمد، بخاری کے استاذ ہیں۔ ^[۲]

[۱] فیض القدیر للامام البناوی ج ۱، ص ۲۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۲] ہدی الساری للعسقلانی، ج ۱، ص ۵۰۳، مطبوعہ دار الریان للتراث، قاہرہ۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

سمع (الامام احمد) من يزيد بن هارون ويحيى بن سعيد القطان وسفيان ابن عيينة ومحمد بن ادريس الشافعي وعبدالرزاق بن همام وغيرهم وروى عنه..... محمد بن اسماعيل البخاري ومسلم بن الحجاج النيسابوري وابوزرعة وابوداؤد السجستاني. [۱]

(امام احمد نے يزيد بن ہارون اور یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ اور امام محمد بن ادریس شافعی اور امام عبدالرزاق بن ہمام سے حدیث سنی اور امام احمد سے امام محمد بن اسماعیل بخاری اور امام مسلم بن حجاج نیشاپوری اور محدث ابو زرعة اور امام ابوداؤد سجستانی نے روایت حاصل کی۔)

تفقه البخاری علی الحمیدی وغیرہ من اصحاب الشافعی..... وروى عنه (ای البخاری) مسلم. [۲]

امام بخاری نے حمیدی وغیرہ اصحاب شافعی سے علم فقہ حاصل کیا..... اور امام بخاری سے امام مسلم نے روایت حاصل کی۔

اخذ (ابوداؤد) عن احمد وعنه الترمذی. [۳] اخذ (الترمذی) عن البخاری. [۴] سمع (ابوداؤد) احمد..... وروى عنه النسائی [۵] سمع (النسائی)

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۷۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۲] فیض القدیر، ج ۱، ص ۳۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۳] فیض القدیر ج ۱، ص ۳۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۴] مرقات، ج ۱، ص ۷۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۵] مرقات، ج ۱، ص ۷۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

من سليمان بن اشعث ابى داؤد واخذ عنه خلق كثيرون كالطبراني والطحاوى وابن السنى^[۱] سمع (ابن ماجه) اصحاب مالك^[۲].

(امام ابو داؤد نے امام احمد سے روایت لی، جب کہ امام ابو داؤد سے امام ترمذی نے روایت لی۔ امام ترمذی نے امام بخاری سے بھی روایت لی اور امام ابو داؤد نے امام احمد سے اور ابو داؤد سے نسائی نے اخذ کیا؛ نسائی نے امام ابو داؤد سے روایت لی اور نسائی سے خلقِ کثیر مثل امام طبرانی و امام طحاوی اور ابن سنی نے روایت سنی۔ امام ابن ماجہ نے امام مالک کے شاگردوں سے روایت سنی۔)

امام اعظم کے شاگرد سفیان بن عیینہ صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔^[۳]

امام اعظم کے ایک اور شاگرد سفیان ثوری صحاحِ ستہ کے راوی ہیں۔^[۴]

اسی طرح شاگرد امام ملاحظہ ہوں:

ومن تلامذته (ای تلامذة محمد) الشافعى وتزوج بامر الشافعى

وفوض اليه كتبه وماله فبسببه صار الشافعى فقيها.^[۵]

(امام محمد کے تلامذہ میں امام شافعی بھی ہیں؛ امام محمد نے امام شافعی کے

والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ سے نکاح فرمایا اور اپنی کتب اور مال امام شافعی

کے سپرد کیا اس سبب سے امام شافعی فقیہ بنے۔)

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۷۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۲] مرقات، ج ۱، ص ۷۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۳] تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۲۱۷، مطبوعہ المكتبة التجارية دارالفکر۔

[۴] تقریب التہذیب، ج ۱، ص ۲۱۶، مطبوعہ المكتبة التجارية دارالفکر۔

[۵] در مختار مع رد المحتار، ج ۱، ص ۱۲۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

وقال (الشافعي) امن الناس على في الفقه محمد بن الحسن. [1]
 (امام شافعی نے فرمایا: مجھ پر فقہ میں تمام لوگوں میں سے امام محمد بن
 حسن کا زیادہ احسان ہے۔)

نیز امام مالک کتبِ امام سے استفادہ کرتے تھے۔ چنانچہ قاضی ابوالعباس
 محمد بن عبداللہ بن ابی العوام اپنی کتاب ”اخبار ابی حنیفة“ میں بسندناقل ہیں:
 حدثني يوسف بن احمد الهبكي ثنا محمد بن حازم الفقيه ثنا محمد
 بن علي الصائغ بمكة ثنا ابراهيم بن محمد عن الشافعي عن عبد العزيز
 الدرداء قال كان مالك ابن انس ينظر في كتب ابى حنيفة وينتفع بها. [2]
 (ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن احمد مکی نے، ان کو محمد بن حازم فقیہ
 نے، ان کو محمد بن علی صائغ مکہ شریف سے بیان کی، ان کو ابراہیم بن محمد نے، وہ
 امام شافعی سے، آپ عبدالعزیز درادری سے روایت کرتے ہیں کہ امام مالک بن
 انس امام ابوحنیفہ کی کتب کا مطالعہ، نیز ان سے استفادہ اور نفع حاصل کرتے۔)
 روى عنه (ای عن الامام ابى حنيفة) عبدالله بن مبارك
 ووكيع بن الجراح ويزيد بن هارون والقاضي ابو يوسف و محمد بن
 الحسن الشيباني وغيرهم. [3]

[1] ردالمحتار مع در مختار، ج ۱، ص ۱۲۳، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[2] تعليقات الانتقاء في فضائل الثلاثة الفقهاء لمحدث كوثري، ص ۱۲، طبع مصر۔

[3] اکبال، ص ۶۲۲۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

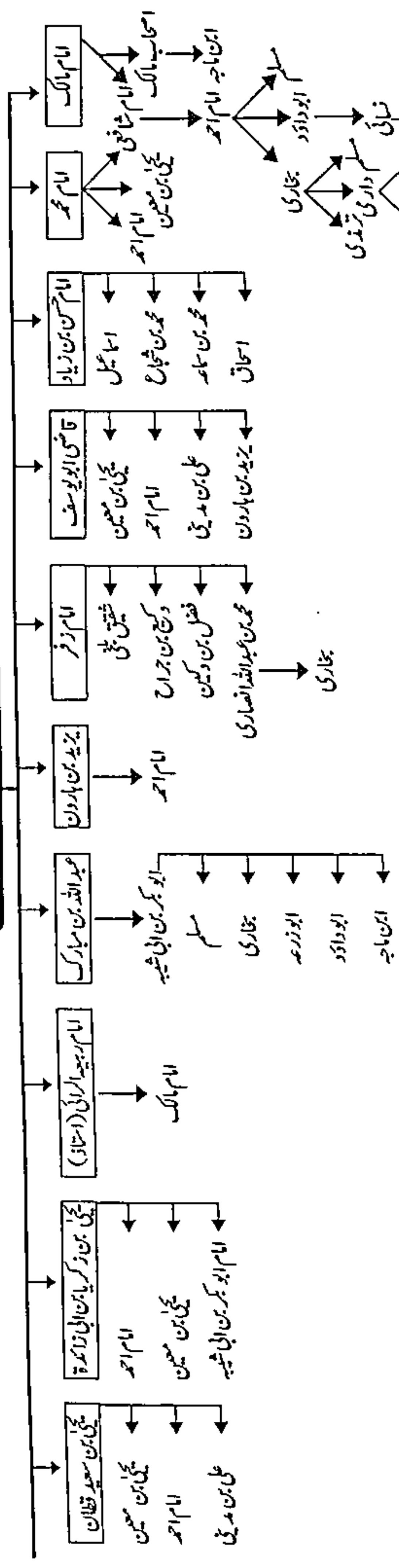
(امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابویوسف، محمد بن حسن شیبانی وغیرہم شامل ہیں۔)

اس کے علاوہ بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

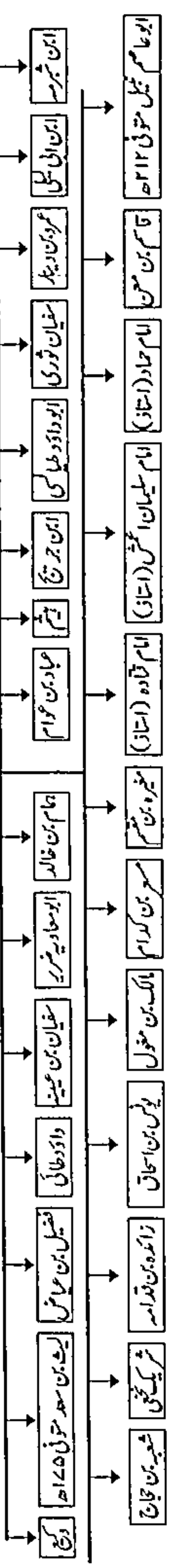
خلاصہ کلام یہ ہوا کہ سب محدثین و ائمہ مجتہدین امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ دیکھو نقشہ.....

مقالہ امام عظیم اور نقس حنفی

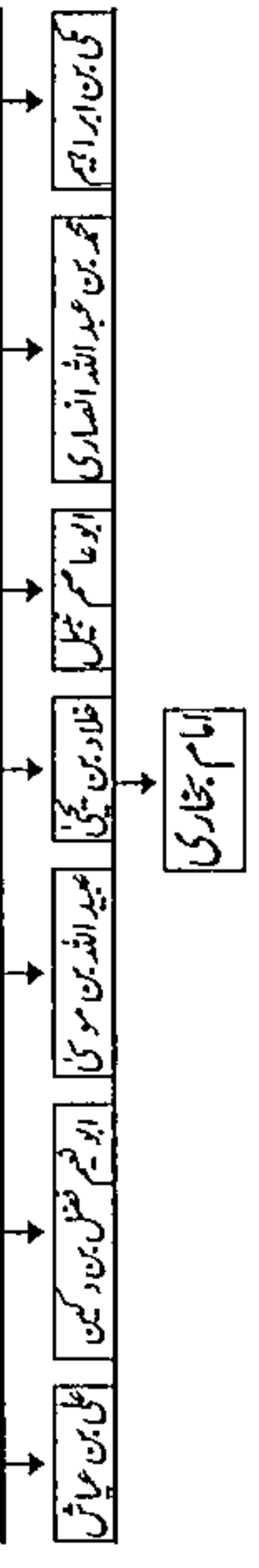
امام عظیم ابو حنیفہ



امام عظیم ابو حنیفہ



امام عظیم ابو حنیفہ



امام اعظم ابو حنیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اقدميت واقربيت بزمان نبوی بنسبت دیگر ائمہ مجتہدین و محدثین

امام اعظم ابو حنیفہ (تابعی)	متولد ۸۰ھ	متوفی ۱۵۰ھ
امام مالک (تابعی)	متولد ۹۳ / ۹۵ھ	متوفی ۱۷۹ھ
امام شافعی	متولد ۱۵۰ھ	متوفی ۲۰۴ھ
امام احمد	متولد ۱۶۲ھ	متوفی ۲۴۱ھ
امام بخاری	متولد ۱۹۲ھ	متوفی ۲۵۶ھ
امام مسلم	متولد ۲۰۶ھ	متوفی ۲۶۱ھ
ابوداؤد	متولد ۲۰۲ھ	متوفی ۲۷۵ھ
ترمذی	متولد ۲۰۹ھ	متوفی ۲۷۹ / ۲۷۵ھ
نسائی	متولد ۲۱۵ھ	متوفی ۳۰۳ھ
ابن ماجہ	متولد ۲۰۹ھ	متوفی ۲۷۳ / ۲۷۵ھ
طحاوی	متولد ۲۳۹ھ	متوفی ۳۲۱ھ
دارمی	متولد ۱۸۱ھ	متوفی ۲۵۵ھ

امامِ اعظم ابوحنیفہ تابعی ہیں بخلاف دیگر ائمہ کے

امام محمد خوارزمی (متوفی ۲۶۵ھ) فرماتے ہیں:

واما النوع الثالث من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها احد بعده انه روى عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك وان اختلفوا في عددهم فمنهم من قال انهم ستة وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من قال سبعة وامرأة. [1]
(امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کی تیسری قسم جس میں آپ کے بعد کسی امام کو یہ شرف نہیں ملا کہ اس نے بلا واسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہو اور تمام علماء کرام اس مسئلے میں متفق ہیں، اگرچہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ چھ صحابہ کرام اور ایک صحابیہ ہیں اور بعض کا قول ہے کہ پانچ صحابہ اور ایک صحابیہ، اور بعض کے مطابق سات صحابہ کرام اور ایک صحابیہ ہیں۔)

قد الف الامام ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری البقرى الشافعي جزءً فيما رواه الامام ابوحنيفة عن الصحابة ذكر فيه قال ابوحنيفة لقيت من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة

[1] جامع مسانيد، ج ۱، ص ۲۲، مطبوعه مجلس دائرة المعارف حيدرآباد دکن۔ ذکر من ادركه من الصحابة۔

وہم (۱) انس بن مالک (۲) و عبد اللہ بن جزء الزبیدی (۳) و جابر بن عبد اللہ (۴) و معقل بن یسار (۵) و وائلہ بن الاسقع (۶) و عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہم ثم روى له عن انس ثلاث احاديث وعن ابن جزء حديثًا وعن وائلہ حديثين وعن جابر حديثًا وعن عبد اللہ بن انس حديثًا وعن عائشہ بنت عجرد حديثًا و روى له ايضًا عن عبد اللہ بن ابى اوفى حديثًا والاحاديث التي اوردها كلها وارده من غير هذا الطريق. [۱]

(امام ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد طبری مقرئ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ تحریر کیا، جس میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کو جمع کیا ہے اس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے جن میں (۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عبد اللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ (۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ (۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ (۵) حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ (۶) حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا پھر انہوں نے تین احادیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بواسطہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کیں اور حضرت ابن جزء رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث، حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اور حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اور حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جتنی احادیث ذکر کی ہیں سب اس طریق کے علاوہ دوسرے طرق سے بھی مروی ہیں۔)

[۱] تبیض الصحیفة للسیوطی، ص ۵۔

امام ابوحنیفہ کی روایات از صحابہ

۱- عن ابی یوسف یعقوب بن ابراہیم القاضی اخبرنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم. [۱] (وبہ عن انس) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یحب اغاثة اللہفان (وبہ عن انس) سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الدال علی الخیر کفاعلہ. [۲]

(امام قاضی ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد رسی کو پسند فرماتا ہے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

[۱] جامع مسانید امام اعظم، ج، ص ۲۳، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد

دکن۔ اخرجہ الخوارزمی۔ تبییض الصحیفة، ص ۷، للسیوطی۔

[۲] تبییض الصحیفة للسیوطی، ص ۷۔

فرماتے ہوئے سنا بھلائی کی طرف رہ نمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔)

۲۔ حدثنا ابو داؤد الطيالسی عن ابی حنیفة رضی اللہ عنہ قال ولدت سنة ثمانین و قد مر عبد اللہ بن انیس صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکوفة سنة اربع وتسعين ورايته وسمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعته يقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول حبك الشی یعمی ویصم. [۱]

(امام ابو داؤد طيالسی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ۹۲ھ میں کوفہ تشریف لائے۔ میں نے ان کی زیارت کی اور ان سے حدیث سنی میں چودہ سال کا تھا جب ان کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہیں کسی کی محبت اندھا و بہرہ کر دیتی ہے۔)

۳۔ عن ابی حنیفة عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال جاء رجل من الانصار الى النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما رزقت ولدا قط ولا ولدا لی قال فابین انت من كثرة الاستغفار و كثرة

[۱] جامع مسانید، ج ۱، ص ۲۳، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد دکن۔

تبیض الصغیفة، ص ۸۔

الصدقة ترزق بهما الولد قال فكان الرجل يكثر الصدقة ويكثر الاستغفار قال جابر فولد له تسعة ذكور. [۱]

(امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے کبھی اولاد نہیں ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم استغفار کی کثرت اور زیادہ صدقہ و خیرات نہیں کرتے کہ ان کی برکت سے تمہیں اولاد ہو پھر وہ شخص زیادہ خیرات اور زیادہ استغفار کرنے لگا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کے نو (۹) لڑکے پیدا ہوئے۔)

۴۔ عن ابی حنیفة قال سمعت عبد اللہ ابن ابی اوفی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی لہ مسجدا ولو کبفحص قطاة بنی اللہ تعالیٰ لہ بیتا فی الجنة. [۲]

(امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اگرچہ سخت پتھر ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔)

[۱] جامع مسانید، ج ۱، ص ۲۲، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن۔

[۲] جامع مسانید، ج ۱، ص ۲۲، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن۔

تبیض الصحیفة، ص ۹۔

۵۔ عن ابی حنیفة قال سمعت واثلة بن الاسقع رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تظهر شماتة لایخیک فی عافیہ اللہ ویبتلیک۔^[۱]

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے سنا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اپنے بھائی کی مصیبت کو ظاہر نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے گا اور تم کو مصیبت میں مبتلا فرمادے گا۔

۶۔ حدثنا یحییٰ ابن معین ان ابا حنیفة صاحب الراى سمع عائشة ابنة عجرد تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جند اللہ فی الارض الجراد لا آكله ولا احرمه۔^[۲]

(امام یحییٰ بن معین حدیث بیان فرماتے ہیں کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین میں اللہ کا بڑا لشکر ٹڈیاں ہیں، نہ میں کھاتا ہوں نہ ان کو حرام قرار دیتا ہوں۔)

[۱] جامع مسانید، ج ۱، ص ۲۵، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد دکن۔
تبیض الصحیفة، ص ۸۔

[۲] جامع مسانید، ج ۱، ص ۲۵، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف، حیدرآباد دکن۔
تبیض الصحیفة، ص ۹۔

وصح ان ابا حنیفة سمع الحدیث من سبعة من الصحابة كما
 بسط في اواخر منية المفتی وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط
 في اوائل الضیاء وقد ذكر العلامة شمس الدین محمد ابو النصر بن عرب
 شاه الانصاری الحنفی..... ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام
 الاعظم ابو حنیفة وما وقع للعینی انه اثبت سماعه لجماعة من
 الصحابة..... يؤيد ما قال العینی قاعدة المحدثین ان راوی الاتصال
 مقدم على راوی الارسال او الانقطاع لان معه زيادة علم فاحفظ ذلك
 فانه مهم كذا في عقد الالهی والبرجان للشيخ اسماعیل العجلونی
 الجراحی وعلى كل فهو من التابعین ومن جزم بذلك الحافظ الذهبی
 والحافظ العسقلانی وغيرهما. [۱] قد روى (الامام) عن انس..... مات
 (هو) بالبصرة سنة اثنين وقيل ثلاث وتسعين ورجحه النووی وغيره
 وقد جاوز المائة قال ابن حجر قد صح كما قال الذهبی انه رااه وهو صغير
 وفي رواية قال رايته مرارًا وكان يخضب بالحبرة وقد اطال العلامة
 طاش كبرى في سرد النقول الصحيحة في اثبات سماعه منه والثبت
 مقدم على النافی..... قال ابن حجر روى عنه الامام هذا الحديث
 المتواتر من بنی لله الخ. [۲]

[۱] رد المحتار مع در مختار، ج ۱، ص ۱۳۹، مطبوعه دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[۲] رد المحتار، ج ۱، ص ۲۸۔

(اور یہ بات صحیح ہے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے سات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے حدیث شریف سنی جیسا کہ نئیہ المفتی کے آخر میں اس بات کی وضاحت ہے اور سن کے لحاظ سے تقریباً ۲۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا جیسا کہ اوائل ضیا میں وضاحت ہے اور علامہ شمس الدین محمد ابو النصر بن عرب شاہ انصاری حنفی نے اس بات کو بیان کیا کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور امام عینی نے بھی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث ثابت کیا اس بات کی تائید محدثین کے اس اصول سے بھی ہوتی ہے جسے علامہ عینی نے ذکر کیا کہ راوی اتصال، راوی ارسال و انقطاع پر مقدم ہے اس لیے کہ اس کے ساتھ علم کی زیادتی ہے؛ پس اس اہم اصول کو یاد رکھو جیسا کہ عقد اللالی والہرجان للشیخ اسماعیل عجلونی جراحی میں ہے اور ہر تابعی کے لیے یہ اصول یاد رکھو اور اس بات کی تائید حافظ ذہبی اور حافظ عسقلانی وغیرہا نے بھی کی؛ اور امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ۹۲ یا ۹۳ھ میں بصرہ کے مقام پر وصال فرمایا۔ امام نووی وغیرہ نے اسی کو ترجیح دی اور ان کی عمر سو سے تجاوز کر گئی تھی۔ امام ابن حجر نے فرمایا: یہ بات درست ہے جیسا کہ ذہبی نے بھی کہا کہ امامِ اعظم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ایک اور روایت میں ہے کہ کئی مرتبہ ان کی زیارت کی اور وہ سرخ مہندی سے داڑھی رنگتے تھے۔ اور علامہ طاش کبریٰ نے سرد النقول الصحیحة میں اس بات کو طبعاً انت سے ثابت کیا کہ امامِ اعظم نے

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت حاصل کی، اور مثبت، نافی پر مقدم ہوتا ہے۔ ابنِ حجر نے فرمایا امامِ اعظم نے ان سے یہ حدیث متواتر من بنی للہ مسجدًا (روایت کی۔)

اور اگر اس سے زائد سماع از صحابہ دیکھنا ہو تو ”جامع مسانید الامام الاعظم“ اور ”تبیض الصحیفة“ کا مطالعہ کریں۔
محدث علی قاری فرماتے ہیں:

واما تقدم قدرة (اے قدر الامام مالک) علی ابی حنیفة فمردود
لانه من اتباع التابعین واما منا من التابعین کما ذکره السیوطی
وغیره۔^[۱]

(اور بہر حال امام مالک رضی اللہ عنہ کو امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینا درست نہیں، اس لیے کہ امام مالک کا شمار اتباع تابعین میں ہوتا ہے، جب کہ ہمارے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ تابعین میں سے ہیں، جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔)

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ شرح مشکوٰۃ میں ائمہ ثلاثہ کے حالات میں لکھتے ہیں:
تعین علینا اذ ذکرنا تراجم هؤلاء الائمة الثلاثة ان نختم
برابعهم المقدم علیهم تبرکاً به لعلو مرتبته ووفور علمہ وورعہ
وزہدہ وتحلیتہ بالعلوم الباطنة فضلا عن الظاهرة بما فاق فیہ اهل

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۷۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

﴿مقالہ امام اعظم اور فقہ حنفی﴾

عصرہ..... وهو الامام الاعظم فقيه اهل العراق ومن اكابر التابعين ابو حنيفة النعمان بن ثابت. [۱]

(جب ہم ان ائمہ ثلاثہ کے حالات ذکر کر چکے تو ہم نے یہ متعین کیا کہ اس کا اختتام چوتھے امام جو حقیقتاً ان سب پر مقدم ہیں کے علو مرتبہ، وفور علم، تقویٰ و طہارت، زہد و عبادت سے برکت حاصل کرتے ہوئے ان کے ذکر کے ساتھ کریں جو ظاہری علوم کے علاوہ علوم باطنیہ کا وافر حصہ رکھنے، نیز اپنے ہم عصر علما پر فوقیت رکھنے میں اپنی مثال آپ ہیں..... وہ امام اعظم اہل عراق کے فقیہ اور جو اکابر تابعین سے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (رضی اللہ عنہ)۔)

محمد بن اسحاق بن ندیم (متوفی ۳۸۵ھ) لکھتے ہیں:

وكان من التابعين ولقى عدة من الصحابة وكان من الورعين الزاهدين. [۲]

(اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعین میں سے تھے اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی اور آپ صاحب زہد و ورع تھے۔)

امام قسطلانی شافعی شارح بخاری ارشاد الساری باب وجوب الصلوٰۃ فی الثیاب میں زیر حدیث سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد کے امام ابو حنیفہ کو تابعین کے زمرے میں شمار کیا۔ [۳]

[۱] نقلہ الامام علی القاری مرقات، ج ۱، ص ۷۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

[۲] کتاب الفہرست لابن ندیم، الفن الثانی، ج ۱، ص ۲۵۵-۲۸۲ (اردو) مطبوعہ

ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔

[۳] ارشاد الساری، ج ۱، ص ۳۹۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ حدائق

الحنفیہ، ص ۲۲۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

كذلك من مفاخرة (ای الامام) التي امتاز بها بين الائمة المشهورين كونه من التابعين. [۱]

(اور اسی طرح امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مفاخر میں سے یہ بات بھی دیگر تمام ائمہ کرام رضی اللہ عنہم میں ممتاز کرتی ہے کہ آپ تابعین میں سے ہیں۔) انہ منہم (ای من التابعین) کہا فی مناقب الکردری وصرح بہ فی العنایة. [۲]

(بے شک وہ تابعین میں سے ہیں جیسا کہ مناقب کردری میں ہے اور عنایہ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔)

الصحيح البرج هو كونه من التابعين فانه راى انسا رضى الله عنه بناء على ان مجرد روية الصحابة كاف للتابعية كما حققه الحافظ ابن حجر في غير التقريب والذهبي والسيوطي وابن حجر البكي وابن الجوزي والدارقطني و ابن سعد والخطيب والولى العراقى وعلى القارى واكرم السندى وابو معشر و حمزة السهبي والبيافعي والجزري والتوربشتى (فی تحفة المسترشدين اور صاحب كشف الكشاف نے سورہ مؤمنین میں اور صاحب مرآة الجنان نے) والسراج وغيرهم من البحدثين والبؤرخين البعتبرين ومن انكرة فهو محجوج عليه باقوالهم وقد ذكرت تصریحاتهم

[۱] مقدمة التعليق البجد لعبدالحى اللكنوى، ج ۱، ص ۲۶۔

[۲] التعليق البجد، ص ۲۱۔

وعباراتهم في رسالتي اقامة الحجّة على ان الاكثار في التعبد ليس
ببدعة. [۱]

(صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعین میں سے
ہیں بے شک انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اسی بنا پر کہ
تابعیت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت ہی کافی ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر
عسقلانی، حافظ ذہبی، امام سیوطی، امام ابن حجر مکی، محدث ابن جوزی، امام
دارقطنی، ابن سعد، خطیب، حافظ عراقی، محدث علی قاری، اکرم سندھی،
ابو معشر، حمزہ سہمی، امام یافعی، علامہ جزری، علامہ تورپشتی، سراج رضی اللہ عنہم وغیرہ
محدثین، مؤرخین معتبرین نے اس بات کی تحقیق کی ہے۔)

قال الذهبي في تذكرة الحفاظ (ج ۱، ص ۱۶۸) - رای (الامام
الاعظم) انس بن مالك غير مرة لما قدم عليهم الكوفة رواه ابن سعد
عن سيف بن جابر عن ابي حنيفة انه كان يقوله. [۲]

(حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ (ج ۱، ص ۱۶۸) میں لکھتے ہیں کہ امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کئی بار زیارت کی جب وہ کوفہ
تشریف لائے تھے اس بات کو ابن سعد، سیف سے، وہ جابر سے، وہ امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔)

[۱] مقدمة التعليق الممجّد، ص ۲۱ و ص ۲۲۔

[۲] مقدمة التعليق الممجّد، ص ۲۲ و ص ۲۳۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۱۶۸۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

تاریخ ابن خلکان میں خطیب بغداد کی تاریخ سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس کو دیکھا۔^[۱]

بقول ابن مبارک امام ابو حنیفہ نے صحابہ کو دیکھا۔^[۲] کذا فی تصحیح العلامة قاسم؛ (اسی طرح تصحیح علامہ محمد قاسم میں بھی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو امام ابو حنیفہ نے دیکھا۔ قسطلانی شرح بخاری باب من لم یرد الوضوء۔^[۳]

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں: قلائد عقود الدرر والعقبان فی مناقب ابی حنیفۃ النعبان میں لکھا ہے صحیح یہ ہے کہ امام نے بعض اصحاب کو دیکھا ہے۔^[۴]

و حقق تابعیتہ و رویتہ لبعض الصحابة بطریق القرائن.^[۵]
(اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کا تابعی ہونا، نیز بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کرنا قرائن سے متحقق ہو گیا۔)

عمدة القاری باب من لم یری الوضوء میں امام کے لیے رویت و روایت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ ثابت کی ہے اور فرمایا: قول منکر متعصب کی طرف ہرگز خیال نہ کرو۔^[۶]

[۱] حدائق الحنفیة، ص ۲۳۔

[۲] حدائق الحنفیة، ص ۲۳۔

[۳] حدائق الحنفیة، ص ۲۳۔ ارشاد الساری، ج ۱، ص ۲۵۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

[۴] حدائق الحنفیة، ص ۲۳۔

[۵] حدائق الحنفیة، ص ۲۳، ۲۵۔

[۶] حدائق الحنفیة، ص ۲۵۔ عمدة القاری، ج ۲، ص ۵۰۵، مطبوعة دار الفکر، بیروت۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

امام کے لیے روایت بعض صحابہ بالتحقیق ثابت ہے اور معتبر یہ ہے کہ روایت بھی۔^[۱]

ثم اقول على سبيل التنزل، بالفرض والمحال اگر کسی محدث کے پاس ایسی نص ہے کہ جس سے وہ استاذ المحدثین و امام المجتہدین امام اعظم رضی اللہ عنہ کی اس بات کو ٹھکراتا ہے کہ ان کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت باطل ہے (نعوذ باللہ تعالیٰ) تو اتنا قدر تو امر متحقق و اظہر من الشمس ہے کہ امام صاحب کے زمانے میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے اور امام صاحب کی ان سے ملاقات، روایت ثابت ہے اور تابعی ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صحابی سے ملاقات، روایت ثابت ہو۔

ملاحظہ ہو: التابعی مسلم لقی الصحابی عند الجہور^[۲] وهو الہستفاد من حدیث طوبیٰ لمن رانی ولمن رانی من رانی۔
(جہور کے نزدیک تابعی کی تعریف یہ ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں صحابی سے ملاقات کی ہو اور یہ حدیث طوبیٰ لمن رانی ولمن رانی من رانی (مبارک ہو اُس کو جس نے مجھے دیکھا اور میرے دیکھنے والے کو دیکھا) سے مستفاد ہے۔)

امام سیوطی امام دارقطنی کا قول نقل کرتے ہیں:
انہ رای انسابعینہ۔^[۳]

[۱] طبقات حنفیہ للقاری۔ حقائق الحنفیہ، ص ۲۶۔

[۲] کوثر النبی للعلامة الفهامة الشيخ عبد العزيز الفرہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ، ص ۸۰۔

[۳] تبیض الصحیفة، ص ۲۳، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ حقائق الحنفیہ، ص ۲۳۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

(بے شک امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا۔)

ملا علی قاری، امام ابن حجر مکی سے ناقل:

وادرك اربعة من الصحابة بل ثمانية منهم انس و عبد الله بن ابى اوفى وسهل بن سعد و ابو الطفيل قيل ولم يلق احدا منهم قلت لكن من حفظ حجة على من لم يحفظ والبشيت مقدم على النافى. [۱]

(اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے چار، بلکہ آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا جن میں سے حضرت انس اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی اور حضرت سہل بن سعد اور حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہم شامل ہیں اور یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کسی صحابی سے ملاقات نہیں کی، میں کہتا ہوں لیکن جس نے یاد رکھا وہ حجت ہے اس پر جس نے یاد نہیں رکھا اور مثبت ہمیشہ نافی پر مقدم ہوتا ہے۔)

امام سیوطی شیخ ولی الدین عراقی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں:

وقد رای انس بن مالک فمن یکتف فی التابعی بمجرد روية الصحابی یجعله تابعیا. [۲]

(اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، لہذا جو تابعیت کے لیے مجرد روایت صحابی کو کافی سمجھتے ہیں ان کے نزدیک امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں۔)

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۷۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

[۲] تبیض الصحیفة، ص ۲۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

علامہ ابن حجر مکی اور امام سیوطی حافظ ابن حجر عسقلانی کا فتویٰ نقل کرتے ہیں۔ واللفظ للسیوطی:

ادرك الامام ابوحنيفة جماعة من الصحابة لانه ولد بمكة سنة ثمانين من الهجرة و بها يومئذ من الصحابة عبد الله بن ابي اوفى فانه مات بعد ذلك بالاتفاق. وبالْبصرة يومئذ انس بن مالك ومات سنة تسعين او بعدها وقد اورد ابن سعد بسند لا بأس به ان ابا حنيفة راى انسا..... والبعثيد على ادراكه ما تقدم على رواية لبعض الصحابة ما اورد ابن سعد (البتوفى ٥٢٣٠هـ) فى الطبقات فهو بهذا الاعتبار من طبقة التابعين ولم يثبت ذلك لاحد من ائمة الامصار المعاصرين له كالاوزاعي بالشام والحماديين بالبصرة والثورى بالكوفة ومالك بالهدينة ومسلم بن خالد الزنجي بمكة والليث بن سعد بمصر. [1]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو پایا ہے اس لیے کہ آپ کی کوفہ میں ۸۰ھ میں ولادت ہوئی ہے اور اس وقت وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ موجود تھے، اس لیے بالاتفاق ان کی وفات ۸۰ھ کے بعد ہوئی ہے اور ان دنوں بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موجود تھے اس لیے کہ ان کی وفات ۹۰ھ میں یا اس کے بعد ہوئی ہے اور ابن سعد نے ایسی سند سے جس میں کوئی کلام نہیں یہ بات بیان کی ہے امام

[1] تبیيض الصحیفة للسیوطی، ص ۲۳، مطبوعة دارالکتب العلمیة، بیروت۔

مقدمة التعليق المہجد، ص ۲۳۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے..... اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو پانے میں معتمد امر وہ ہے جو گزر چکا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایت کے بارے میں قابلِ اعتماد وہ روایت ہے جسے ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے۔ اس اعتبار سے امام اعظم تابعین کے طبقے سے ہیں اور یہ مرتبہ آپ کے ہم عصر ائمہ جو دیگر شہروں میں بسے ہوئے تھے کسی کو بھی حاصل نہیں ہو سکا، جیسے شام سے امام اوزاعی، بصرہ سے حماد بن (امام حماد بن سلم و امام حماد بن زید) کوفے سے امام ثوری مدینہ شریف سے امام مالک اور مکہ شریف سے امام مسلم بن خالد زنجی اور مصر سے امام لیث بن سعد۔

مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے:

وتابعیہم ومنہم امامنا الاعظم ومقلدنا المقدم ابوحنیفۃ
النعمان بن ثابت علی ماہو الاصح الثابت. [۱]

(اور ان کے تابعین اور ان میں سے ہمارے امام اعظم اور سب سے پہلے جن کی تقلید کی گئی ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی جو اصح ثابت شدہ قول کے مطابق اس میں شامل ہیں۔)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ار قام فرماتے ہیں:

اقدم واسبق ایثاں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ست.....
اصحاب وے می گویند کہ وے جماعہ از صحابہ را دریافت واز ایثاں روایت کردہ

[۱] کتاب الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ، ص ۵، طبع بمطبعة السعادة، مصر۔

است انتہی ما قال صاحب جامع الاصول ویرا مندی است کہ احادیث رادر وے از صحابہ مذکورین روایت کردہ است گفت بندہ مسکین عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید العلم والیقین و در واقع از حساب عقل بے دور نماید کہ صحابہ رسول در روز گاروی باشند وی قصد ملاقات ایشان نکلند و ایشان رادر نیابد بآنکہ وجود قدوم او دریں بلاد کہ ایشان بودہ اند ثابت شدہ و مدت بیست سال زندگانی کردہ چہ وجود صحابہ تا آخر مایہ بصحت رسیدہ است مانا کہ حق باصحاب اوست کہ گویند جماعہ صحابہ رادر یافتہ است۔ واللہ اعلم^[۱]

(ائمہ کرام میں سب سے مقدم اور پہلے امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کو فی رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو پایا ہے اور ان سے روایت بھی حاصل کی ہے جیسا کہ صاحب جامع الاصول نے کہا ہے اور ان کی سند ہے جس میں ان کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کردہ احادیث مذکور ہیں۔ بندہ مسکین عبدالحق بن سیف الدین خصہ اللہ بمزید العلم والیقین کہتا ہے کہ یہ بات بعید از عقل ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہو اور ان سے ملاقات نہ کی ہو، جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے شہر میں موجود ہوں)۔

امام جزری امام توربشتی امام یافعی کے نزدیک امام اعظم تابعی ہیں وھو الصحیح^[۲] (اور یہی صحیح ہے)۔

[۱] شرح سفر السعادت، ص ۲۰۔

[۲] کوثر النبی، ص ۸۱۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ذکرِ امام میں فرماتے ہیں:

و بسیار صحابہ مشائخ را دیدہ بود چوں انس بن مالک و جابر بن عبد اللہ و

عبد اللہ بن ابی اوفی و واثلہ بن الاسقع و عبد اللہ الزبیری رضی اللہ عنہم۔^[۱]

(اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

زیارت کی؛ جن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ،

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ

زبیری رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔)

ان کے پیشوا شبلی نعمانی نے لکھا ہے: یہ شرف ان کی (امام ابو حنیفہ کی)

قسمت میں تھا کہ جن آنکھوں نے پیغمبر کا جمال دیکھا تھا ان کے دیدار سے

عقیدت کی آنکھیں روشن کیں۔ یہ واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہے، لیکن چوں کہ

اس سے تابعیت کا رتبہ حاصل ہوتا ہے، اس لیے یہ مسئلہ مذہبی پیرائے میں آگیا

ہے اور اس پر بڑی بحثیں قائم ہو گئی ہیں۔ بے شبہ امام ابو حنیفہ کو اس پر ناز تھا اور

بجا تھا کہ انہوں نے حضرت انس صحابی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

محدثین نے، جن کو اس قسم کی بحثوں کے طے کرنے کا سب سے زیادہ

حق حاصل ہے، امام کے موافق فیصلہ کیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سے، کہ فن

حدیث کے ایک عنصر ہیں، فتویٰ لیا گیا تھا، انہوں نے یہ جواب لکھا امام ابو حنیفہ

کے زمانے میں کئی صحابی موجود تھے اس لیے کہ امام ۸۰ھ میں بمقامِ کوفہ پیدا

[۱] تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۲۹۔

ہوئے اور اس وقت وہاں صحابہ میں سے عبداللہ بن ابی اوفی موجود تھے کیوں کہ وہ ۸۱ھ یا اس کے بعد مرے اور ابنِ سعد نے روایت کی ہے جس کی سند میں کچھ نقصان نہیں کہ امام ابو حنیفہ نے انس بن مالک کو دیکھا تھا، ان دو صحابہ کے سوا اور اصحاب بھی مختلف شہروں میں موجود تھے۔ صحیح یہی ہے کہ امام ان کے ہم زمان تھے اور بعض صحابہ کو دیکھا تھا، جیسا کہ ابنِ سعد نے روایت کی ہے؛ پس اس لحاظ سے امام ابو حنیفہ تابعین کے طبقے میں ہیں اور یہ امر اور اماموں کی نسبت؛ جو ان کے ہم عصر تھے، مثلاً اوزاعی شام میں، حماد بصرہ میں، ثوری کوفہ میں، مالک مدینہ شریف میں، لیث مصر میں؛ ثابت نہیں ہوا۔ واللہ اعلم (اس فتویٰ کو حافظ ابوالمحسن نے ”عقود الجہان“ میں بعبارتہا نقل کیا ہے اور میں نے اسی کا لفظی ترجمہ کیا ہے)۔ ابنِ سعد کی جس روایت کا حافظ ابنِ حجر نے حوالہ دیا ہے وہ صرف ایک واسطے یعنی سیف بن جابر کے ذریعے سے امام ابو حنیفہ تک پہنچتی ہے یعنی ابنِ سعد نے سیف بن جابر سے سنا اور سیف نے خود امام ابو حنیفہ سے۔ ابنِ سعد وہ شخص ہیں جن کی نسبت علامہ نووی نے ”تہذیب الاسماء“ میں لکھا ہے اگرچہ ان کا شیخ واقدی ثقہ نہیں، مگر وہ خود نہایت ثقہ ہیں۔ سیف بن جابر بصرہ کے قاضی اور صحیح الروایۃ تھے اس لحاظ سے یہ روایت اس قدر صحیح اور مستند ہے کہ قوی سے قوی حدیث بھی اس سے زیادہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ اس بنا پر تمام بڑے محدثین مثلاً خطیب بغدادی علامہ شمعانی مصنف کتاب الانساب، علامہ نووی شارح صحیح مسلم، علامہ ذہبی، حافظ ابنِ حجر عسقلانی، زین الدین عراقی سخاوی، ابوالمحسن دمشقی

نے، جن پر اب حدیث و روایت کا مدار ہے، قطعاً فیصلہ کر دیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس کو دیکھا تھا (مختصر تاریخ خطیب بغداد و کتاب الانساب و تہذیب الاسماء واللغات و تذکرۃ الحفاظ و عبر فی اخبار من غیر للذہبی و تہذیب التہذیب میں امام ابو حنیفہ کا ترجمہ دیکھو)۔۔۔۔۔ اصول روایت میں یہ مسئلہ طے ہو چکا ہے کہ اگر کسی واقعے کے اثبات و نفی میں برابر درجے کی شہادتیں موجود ہوں تو اثبات کا اعتبار ہوگا۔ یہاں نفی کی شہادت ثبوت کے مقابل میں بالکل کم رتبہ ہے۔^[۱]

علامہ عینی شارح ہدایہ (و شارح بخاری) روایت سے بڑھ کر روایت امام کے حامی ہیں۔^[۲]

امام اعظم ابو حنیفہ کی تابعیت کا ثبوت نصف النہار کی طرح روشن ہوا
عام ازیں کہ روایت ہو روایت ہو۔

[۱] سیرت نعمان، ج ۱، ص ۲۱، ۲۲، مطبع مفید عام، آگرہ، ۱۸۹۲ء۔

[۲] سیرت نعمان، ج ۱، ص ۲۲، مطبع مفید عام، آگرہ، ۱۸۹۲ء۔

شانِ تابعیتِ بقرمانِ خدا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ
بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ [۱]

ترجمہ کنز الایمان: ”اور سب میں اگلے پہلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔“

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بسببِ تابعیتِ اس آیت کا مصداق ہوئے۔

[۱] سورة التوبة، الآية ۱۰۰۔

شانِ تابعیتِ بفرمانِ رسالت

۱۔ فی الحدیث النبوی خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔^[۱]

(اور حدیث شریف میں ہے کہ بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر وہ زمانہ جو اس کے قریب ہے، پھر وہ زمانہ جو اس کے قریب ہے۔)

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم۔

(بہترین لوگ میرے زمانے میں ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہوں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہوں۔)

رواہ احمد فی مسندہ والشیخان (ای البخاری و مسلم) والترمذی^[۲] رواہ عنہ النسائی فی الشروط و ابن ماجة فی الاحکام۔ قال البصنف (السیوطی) یشبه ان الحدیث متواتر۔^[۳]

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۲۳۔ مسند البزار، رقم الحدیث: ۴۵۰۸، ج ۲، ص ۱۴۹۔ التلخیص

الحبیر، رقم الحدیث: ۲۱۳۰، ج ۴، ص ۴۹۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۲] جامع صغیر، ج ۲، ص ۹۔ بخاری، رقم الحدیث: ۲۶۵۲، ج ۳، ص ۱۷۱، مطبوعہ دار طوق

النجاة۔ مسلم، رقم الحدیث: ۶۶۳۵، ج ۷، ص ۱۸۵، مطبوعہ دار الجیل، بیروت و

دار الآفاق الجدیدة، بیروت۔ جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۲۲۲۱، ج ۴، ص ۵۰۰،

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

(امام سیوطی نے فرمایا: یہ حدیث متواتر کے مشابہ ہے۔)

۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

خیر الناس قرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث (رواہ مسلم)۔^[۱]
(بہترین لوگ وہ ہیں جس زمانے میں میں ہوں، پھر دوسرے زمانے کے، پھر تیسرے زمانے کے۔)

۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث (رواہ الطبرانی فی الکبیر)۔^[۲]
(بہترین لوگ میرے زمانے میں ہیں، پھر دوسرے زمانے کے، پھر تیسرے زمانے کے۔)

= مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۵۹۳، ۲۹۶۳، ۲۱۲۰، ۲۲۱۷، ج ۷، مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بیروت۔ مستدرک حاکم رقم الحدیث: ۲۸۷۱۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۶۷۲۷۔ سنن کبریٰ بیہقی، رقم الحدیث ۲۰۱۷۴۔ مسند البزار، رقم الحدیث: ۱۹۸۲۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۲۱۸۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۲۳۰۷۵۔ شرح معانی الآثار، رقم الحدیث: ۵۶۷۳۔
[۳] فیض القدیر، ج ۲، ص ۲۷۸۔

[۱] جامع صغیر، ج ۲، ص ۹۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۸۳۲۸، ج ۲، ص ۲۷۶، مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بیروت۔

[۲] جامع صغیر، ج ۲، ص ۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۱۰۰۵۸، ج ۱۰، ص ۹۲، مطبوعہ مکتبة العلوم والحکم البوصالی۔

۵۔ حضرت جعدہ بن ہبیرہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

خیر الناس قرنی الذین انا فیہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم والآخرین اراخل (رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی مستدرکہ)۔^[۱]

(بہترین لوگ میرے زمانے میں ہیں جس میں میں ہوں پھر جو ان کے قریب ہیں، پھر جو ان کے قریب ہوں گے اور آخر میں خراب لوگ ہوں گے۔)
۶۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم (رواہ الترمذی والحاکم فی مستدرکہ)۔^[۲]

(بہترین لوگ میرے زمانے میں ہوں گے، پھر جو ان کے قریب ہوں گے، پھر جو ان کے قریب کے لوگ ہوں گے۔)

۷۔ حضرت علی، حضرت واثلہ، حضرت انس، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی۔^[۳]

[۱] مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۲۱۷۲۸۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۲، ص ۲۸۵، رقم الحدیث: ۲۱۲۲، ۲۱۸۷ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل۔ مستدرک حاکم، رقم الحدیث: ۲۸۷۱، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل۔

[۲] جامع ترمذی، رقم الحدیث ۲۳۰۲، ۲۲۲۱، ج ۲، ص ۵۲۸، ۵۰۰، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

[۳] مسند عبد بن حمید، ص ۲۰۸، رقم الحدیث ۱۰۰۰۔ ابن عساکر، ج ۲، ص ۵۶۶۔ خطیب، ج ۳، ص ۴۹، ج ۳، ص ۲۰۶۔ طبرانی ۲۲/۲۰، رقم الحدیث: ۲۹۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۰ جامع الاحادیث للسیوطی، ج ۱۳، ص ۱۳۱، رقم الحدیث: ۱۳۹۷۰، ۱۳۹۷۱۔

(مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا اور اس کو بھی مبارک ہو جس نے
میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔)
امام عبدالرؤف مناوی ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز
ہیں:

(خیر الناس) اهل (قرنی)..... یعنی اصحابی او من رانی او من
کان حیا فی عہدی ومدتہم من البعث نحو مائة وعشرين سنة..... (ثم
الذین یلونہم) ای یقربون منهم وهم التابعون وهم من مائة الی نحو
تسعين (ثم الذین یلونہم) اتباع التابعین وهم الی حدود العشرین
ومأتین الی ان قال..... قال بعض الشراح وقضیتہ ان الصحابة افضل
من التابعین وان التابعین افضل من اتباعہم وهکذا..... الی ان
قال..... قال الخواص کان لاهل القرن الاول کمال الايمان ولاهل
الثانی کمال العلم ولاهل الثالث کمال العہل ثم تغیرت الاحوال
والہواسم فی اکثر الناس..... الی ان قال..... قال ابن حجر واستدل بہذہ
الاحادیث علی تعدیل اهل القرون الثلاثة وان تفاوتت منازلہم فی
الفضل. [۱]

(بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں..... یعنی میرے اصحاب یا
جس نے مجھے دیکھا یا میرے عہد میں زندہ رہا اور اس زمانے کی مدت بعثت سے

[۱] فیض القدیر، ج ۴، ص ۲۷۸ و ص ۲۸۹ و ص ۲۸۰، طبع دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

ایک سو بیس سال ہیں..... پھر ان کے قریب کے زمانے کے لوگ یعنی جو میرے صحابہ سے قریب ہیں اور تابعین کی جماعت ہے اور وہ سو سے ۹۰ کے قریب ہیں پھر ان کے بعد جو ان تابعین کے زمانے کے قریب ہیں یعنی اتباع تابعین اور وہ دو سو بیس تک کی حد تک..... بعض شارحین نے فرمایا: اس امر سے یہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین سے افضل ہیں اور اسی طرح تابعین، تبع تابعین سے افضل ہیں..... خواص نے فرمایا کہ پہلے اہل زمانہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے لیے کامل ایمان، دوسرے اہل زمانہ (تابعین) کے لیے کامل علم اور تیسرے اہل زمانہ (تبع تابعین) کے لیے کامل عمل تھا پھر احوال اور مواسم اکثر لوگوں میں تبدیل ہو گئے..... ابن حجر نے فرمایا: ان احادیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ تینوں اہل زمانہ برابر ہیں، اگرچہ فضل کی منزلوں میں تفاوت ہے۔

اب ان احادیث سے شانِ امامِ اعظم کا اندازہ لگائیں جو تابعی ہیں قرنِ ثانی سے ہیں بخلاف ائمہ ثلاثہ و اصحاب صحاح ستہ کے جو تابعی نہیں۔ گذشتہ اوراق میں مرقومہ سنین ملاحظہ ہوں:

والفضل للمتقدم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وارضاهم
عنا وحشرنا معهم علی محبتہم۔

(اور پہلے کے لیے فضیلت ہے اللہ تعالیٰ ان تمام ائمہ سے راضی ہو اور ان کو ہم سے راضی رکھے اور ہمارا حشر ان کے ساتھ ان کی محبت پر کرے۔)

ضربِ کاری

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اتباع حنفیوں پہ ترکِ حدیث کی تہمت لگانے والے اور افترا کرنے والے، بہتان تراشنے والے گوش ہوش سے سنیں۔ یہ ثابت ہو چکا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں اور تابعی کا قول، فعل، تقریر، خود حدیث ہے۔ غیر نبی و غیر صحابی و غیر تابعی تو اپنے اقوال و مسائل کے لیے ضرور حدیث پیش کرے اور اگر سب حدیثیں بمع قرآن و اجماع اس کے خلاف ہوں تو وہ تو تارکِ حدیث ہو گا اور جس کا قول، فعل، تقریر، خود حدیث ہو اس کا قول کیسے مخالفِ حدیث ہو گا! ملاحظہ ہو۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ مقدمہ میں فرماتے ہیں:

اعلم ان الحدیث فی اصطلاح جمہور المحدثین یطلق علی قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وفعله و تقریرہ و كذلك یطلق علی قول الصحابی وفعله و تقریرہ و علی قول التابعی وفعله و تقریرہ.

(جان لو جمہور محدثین کی اصطلاح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی

اور تابعی کے قول، فعل، تقریر کو حدیث کہتے ہیں)..... مزید فرماتے ہیں:

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

خصوصاً الحدیث بما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
والصحابۃ والتابعین۔^[۱]

(حضور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم سے جو
مروی ہو اسے حدیث کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔)

ثابت ہوا کہ فقہِ حنفی تو سب کی سب حدیث ہے۔ فللہ الحمد۔

[۱] مقدمہ للشیخ المحقق المحدث الدہلوی رضی اللہ عنہ ص ۳، مع مشکوٰۃ
المصابیح، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ اور علمِ حدیث

۱۔ شیخ الاسلام سیدنا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ار قام فرماتے ہیں:

اجل ائمہ مجتہدین فی المذہب قاضی الشرق والغرب سیدنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ جن کے مدارجِ رفیعہ حدیث کو موافقین و مخالفین مانے ہوئے ہیں۔ امام مزنی تلمیذِ جلیل امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: هو اتباع القوم للحدیث^[۱] (وہ سب قوم سے بڑھ کر حدیث کے پیروکار ہیں۔ ت)۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: منصف فی الحدیث^[۲] (وہ حدیث میں منصف ہیں۔ ت)۔ امام یحییٰ بن معین نے بآں تشدد شدید فرمایا: لیس فی اصحاب الرای اکثر حدیثاً ولا اثبت من ابی یوسف^[۳] (اصحاب رائے میں امام ابو یوسف سے بڑھ کر کوئی محدث نہیں اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی مستحکم ہے۔ ت)۔ نیز فرمایا: صاحب حدیث و صاحب سنة^[۴] (صاحب حدیث و

[۱] تذکرۃ الحفاظ، الطبقة السادسة، ترجمہ ۲۷۳، ۶/۲۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۲۱۴۔

میزان الاعتدال ترجمہ یعقوب بن ابراہیم ۹۷۹۴، دارالمعرفة، بیروت، ۲/۴۴۷۔

[۲] تذکرۃ الحفاظ، الطبقة السادسة، ترجمہ ۲۷۳، ۶/۲۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۲۱۴۔

[۳] میزان الاعتدال، ترجمہ یعقوب بن ابراہیم ۹۷۹۴، دارالمعرفة، بیروت، ۲/۴۴۷۔

تذکرۃ الحفاظ، الطبقة السادسة، ترجمہ ۲۷۳، ۶/۲۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۲۱۴۔

[۴] تذکرۃ الحفاظ، الطبقة السادسة، ترجمہ ۲۷۳، ۶/۲۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۲۱۴۔

صاحب سنت ہیں۔ ت۔) امام ابن عدی نے کامل میں کہا: لیس فی اصحاب
الرای اکثر حدیثاً منہ^[۱] (اصحاب رائے میں امام ابو یوسف سے زیادہ بڑا کوئی
محدث نہیں۔ ت۔) امام عبداللہ ذہبی شافعی نے اس جناب کو حفاظِ حدیث میں
شمار اور کتاب تذکرۃ الحفاظ میں بعنوان الامام العلامة فقیہ العراقین^[۲]
(امام بہت علم والا عراقیوں کا فقیہ ہے۔ ت) ذکر کیا۔ یہ امام ابو یوسف بایں
جلالتِ شان حضور سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں: ما خالفتہ فی
شیء قط فتدبرته الارایت مذہبہ الذی ذہب الیہ انجی فی الآخرة
و کنت ربما ملت الی الحدیث فکان ہو ابصر بالحدیث الصحیح منی^[۳]
(کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی مسئلے میں امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا خلاف کر کے غور کیا
ہو، مگر یہ کہ انہیں کے مذہب کو آخرت میں زیادہ وجہ نجات پایا اور بارہا ہوتا کہ
میں حدیث کی طرف جھکتا پھر تحقیق کرتا، تو امام مجھ سے زیادہ حدیثِ صحیح کی نگاہ
رکھتے تھے۔ ت)

نیز فرمایا: امام جب کسی قول پر جزم فرماتے، میں کوفہ کے محدثین پر
دورہ کرتا کہ دیکھوں ان کی تقویتِ قول میں کوئی حدیث یا اثر پاتا ہوں، بارہا دو
تین حدیثیں میں امام کے پاس لے کر حاضر ہوتا ان میں سے کسی کو فرماتے صحیح
نہیں، کسی کو فرماتے معروف نہیں، میں عرض کرتا: حضور کو اس کی کیا خبر حالاں

[۱] میزان الاعتدال ترجمہ یعقوب بن ابراہیم ۹۷۹۳، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۲۲۷۔

[۲] تذکرۃ الحفاظ، الطبقة السادسة، ترجمہ ۲۷۲، ۶/۲۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۲۱۴۔

[۳] الخیرات الحسان، الفصل الثلاثون، ص ۱۴۳، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی۔

کہ یہ تو قولِ حضور کے موافق ہیں۔ فرماتے: میں اہلِ کوفہ کا عالم ہوں۔ ذکرِ کلمہ الامام ابن حجر فی الخیرات الحسان^[۱] (یہ سب کچھ امام ابن حجر نے الخیرات الحسان میں ذکر فرمایا ہے۔ ت)^[۲]

۲۔ شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا اعلیٰ حضرت مجددِ ملتِ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

امام ابن حجر مکی شافعی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں امام محدثین سلیمان اعمش تابعی جلیل القدر سے، کہ اجلہ ائمہ تابعین و شاگردانِ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہیں، کسی نے کچھ مسائل پوچھے اس وقت ہمارے امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بھی حاضرِ مجلس تھے۔ امام اعمش رضی اللہ عنہ نے وہ مسائل ہمارے امام سے پوچھے۔ امام نے فوراً جواب دیے، امام اعمش نے کہا: یہ جواب آپ نے کہاں سے پیدا کیے؟ فرمایا: اُن حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش رضی اللہ عنہ نے کہا:

حسبك ما حدثك به في مائة يوم تحدثني به في ساعة واحدة
ما علمت انك تعمل بهذه الاحاديث يا معشر الفقهاء انتم الاطباء
ونحن الصيادلة وانت ايها الرجل اخذت بكل الطرفين.^[۳]

بس کیجیے جو حدیثیں میں نے سو دن میں آپ کو سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل

[۱] الفضل البوهبی، ص ۱۲، ۱۳ و فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۸۹۔

فتاویٰ رضویہ، ج ۲۷، ص ۷۶، ۷۷، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

[۲] الخیرات الحسان، الفصل الثلاثون، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۴۲۔

[۳] الخیرات الحسان، الفصل الثلاثون، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۴۲۔

کر دیتے ہیں اے فقہ والو! تم طیب ہو اور محدث لوگ عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر ان کا طریق استعمال تم مجتہدین جانتے ہو اور اے ابو حنیفہ! تم نے توفیق و حدیث دونوں کنارے لیے۔^[۱]

وقد نقل القاری مثله عن الاوزاعی.^[۲]

۳۔ عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: (جو فن رجال کے مشہور امام ہیں) کنت نقالا للحدیث فرایت سفیان الثوری امیر المؤمنین فی العلباء و سفیان بن عیینة امیر العلباء و شعبة عیار الحدیث و عبد اللہ بن المبارک صراف الحدیث و یحییٰ بن سعید قاضی العلباء و ابا حنیفة قاضی قضاة العلباء و من قال لك سوئی هذا فارمه فی کناسة بنی سلیم.^[۳]

(میں حدیث کا بڑا ناقل تھا سو میں نے دیکھا کہ سفیان ثوری تو علما میں امیر المؤمنین ہیں اور سفیان بن عیینة امیر العلماء اور شعبہ حدیث کی کسوٹی ہیں اور عبد اللہ بن مبارک اس کے صراف اور یحییٰ بن سعید قاضی العلماء ہیں اور ابو حنیفہ قاضی قضاة العلماء اور جو شخص تمہیں اس کے سوا کچھ اور بتائے تو اس کی بات کو بنی سلیم کے گھوڑے پر پھینک دو (یعنی کوڑے کرکٹ میں پھینک دو)۔)

[۱] فتاویٰ رضویہ، ج ۲۷، ص ۷۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور، فضل موہبی، ص ۱۰، ۱۱۔ و فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۸۹۔ مرقات، ج ۱، ص ۷۶، ۷۷، مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۲] مرقات، ج ۱، ص ۲۳۔

[۳] مناقب الامام الاعظم لصدرا لائمہ مکی، ج ۲، ص ۲۵، طبع دکن۔

۴۔ امام الجرح والتعديل یحییٰ بن سعید القطان (متوفی ۱۹۸ھ) لکھتے ہیں کہ (وہ قطان جن کے بارے میں ابن المدینی کا قول ہے کہ ان سے بڑھ کر رجال کا عالم میری نظر سے نہیں گذرا):

انه والله لا علم هذه الامة بما جاء عن الله وعن رسوله. [۱]
(اللہ کی قسم بے شک ابوحنیفہ اس امت میں اللہ اور اس کے رسول سے جو کچھ وارد ہوا اُس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔)

۵۔ امام یحییٰ بن معین سے ان کے شاگرد احمد بن محمد بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے متعلق ان کی رائے دریافت کی، فرمانے لگے:

عدل ثقة ما ظنك بمن عدله ابن المبارك وو كيع. [۲]
(سراپا عدالت ہیں، ثقہ ہیں ایسے شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جس کی ابن مبارک اور وکیع نے توثیق کی ہے۔)

۶۔ شیخ الاسلام ابو عبد الرحمن مقرئ: امام ابوحنیفہ سے حدیث روایت کرتے تو ان الفاظ میں کیا کرتے:

حدثنا ابوحنيفة شاهان شاه، شاه مردان [۳] ورواه الخطيب مع التعصب الشديد.

(اور اس کو خطیب بغدادی نے شدید تعصب کے ساتھ روایت کیا۔)

[۱] "مقدمہ کتاب التعلیم" لمسعود بن شیبہ تاریخ امام طحاوی بحوالہ ابن ماجہ اور علم حدیث عبدالرشید نعمانی، ص ۱۶۷۔

[۲] مناقب الامام الاعظم للکردی، ج ۱، ص ۹۱، طبع حیدرآباد، دکن۔

[۳] تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۳۵۔ مناقب الامام الاعظم للکردی، ج ۲، ص ۳۲، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

۷۔ امام اہل بلخ خلف بن ایوب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ

صار العلم من الله تعالى الى محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
ثم صار الى اصحابه ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابى حنيفة واصحابه
فمن شاء افليرض ومن شاء فليسخط. [۱]

(اللہ تعالیٰ سے علم حضور ﷺ کو پہنچا، آپ کے بعد آپ کے صحابہ کو
صحابہ کے بعد تابعین کو پھر تابعین سے امام ابو حنیفہ کو اور ان کے اصحاب کو ملا۔
اس پر چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض ہو۔)

۸۔ شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں:

كان اعلم اهل عصره بالحديث. [۲]

(وہ اپنے معاصرین میں حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔)

جامع مسانید امام اعظم، اور موطاء امام محمد جس میں بہت سی روایات امام
ابو حنیفہ کے واسطے سے مرقوم ہیں اور کتاب الآثار شریف امام ابو حنیفہ کے
محدث جلیل و سید المحدثین و امام المحدثین ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ خصوصاً کتاب
الآثار شریف دنیائے اسلام اور کتب احادیث و آثار میں وہ اقدم اور پہلی صحیح
ترین کتاب ہے جس کو قاضی قضاة المحدثین امام ائمۃ المجتہدین فخر التابعین امام
اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی نظر انتخاب نے چالیس ہزار احادیث کے مجموعے سے صحیح
ترین احادیث و آثار چن کر ابواب فقہ پر مرتب کیا ہے۔

[۱] تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ج ۱۲، ص ۲۳۶، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۲] اصول الفقہ للامام سرخسی، ج ۱، ص ۳۵۰، طبع مصر۔

۹۔ چنانچہ صدر الائمہ موفق بن احمد مکی امام الائمہ بکر بن محمد زنجری (المتوفی ۵۱۲ھ) کے حوالے سے، جو بڑے پائے کے محدث گذرے ہیں، ناقل ہیں۔

وانتخب ابوحنيفة رحمه الله تعالى الآثار من اربعين الف حديث. [۱]
(امام ابوحنيفہ نے کتاب الآثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔)

۱۰۔ امام عبد اللہ بن مبارک جن کی مدح و جلالتِ شان میں سارے محدثین متفق ہیں وہ امام صاحب کی کتاب الآثار شریف کے متعلق یہ مدحیہ اشعار کہتے ہیں:

روى آثاره فاجاب فيها
كطيران الصغور من المنيفة
فلم يك بالعراق له نظير
ولا بالمشرقين ولا بكوفة

(انہوں نے آثار کو روایت کیا تو اس تیزی سے رواں ہوئے جیسے بلندی پر شکاری پرندے اڑتے ہوں۔ سونہ تو عراق میں ان کی نظیر تھی، نہ مشرق و مغرب میں اور نہ کوفہ میں۔) [۲]

[۱] مناقب الامام الاعظم، ج ۱، ص ۹۵، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

[۲] مناقب الامام الاعظم لصدرا الائمة، ج ۲، ص ۱۹۰، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

۱۱۔ اسی طرح امام اہل سمرقند ابو مقاتل سمرقندی ایک نظم میں، جو مدحِ امام میں ہے، یوں فرماتے ہیں:

روی الآثار عن نبل ثقات
غزار العلم مشيخة حصيفة

(انہوں نے آثار کو ان نبلاء ثقات سے روایت کیا ہے جو بڑے وسیع العلم اور بکے مشائخ تھے) [۱]

اب خود اندازہ لگائیے کہ روایاتِ کتاب الآثار کی صحت کا کتنا اعلیٰ معیار ہے۔

۱۲۔ امام ابو بکر کاسانی بدائع، ج ۱، ص ۲۲۰، پہ اس کتاب شریف کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں: ”آثار ابی حنیفة“۔ [۲]

۱۳۔ روی (یوسف بن ابی یوسف) کتاب الآثار عن ابیہ عن ابی حنیفة وهو مجلد ضخیم۔ [۳]

(شیخ یوسف نے کتاب الآثار اپنے والد امام ابو یوسف سے روایت کی، انہوں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ ضخیم جلد میں ہے۔)

[۱] مناقب الامام الاعظم لصدر الائمة، ج ۲، ص ۱۹۱، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

[۲] بدائع الصنائع، ج ۱، ص ۲۲۰، ج ۲، ص ۱۲۸، ج ۲، ص ۲۶۲۔

[۳] الجواهر البضیة للجافظ عبدالقادر القرشی، ج ۲، ص ۲۳۵، مطبوعہ میر محمد، کراچی۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

۱۴۔ والوجود من حدیث ابی حنیفة مفردا انما هو کتاب الآثار
التي رواها محمد بن الحسن عنه ويوجد في تصانيف محمد بن الحسن وابي
يوسف قبله من حدیث ابی حنیفة اشياء اخرى. [۱]

(اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث کتاب الآثار میں موجود
ہیں، جن کو امام محمد بن حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام
ابو یوسف اور امام محمد کی تصانیف میں بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی احادیث سے پہلے
دوسری چیزیں موجود ہیں۔)

کتاب الآثار سے پہلے اگرچہ کچھ صحیفے حدیث کے لکھے گئے تھے، لیکن
صحت کا التزام کر کے ابواب پر مرتب کوئی صحیفہ نہ تھا، یہ شرف امام اعظم رضی اللہ عنہ
کو حاصل ہے باقی سب آپ کے مقتدی ہیں، حتیٰ کہ امام مالک رضی اللہ عنہ اور شیخین بھی
آپ کے مقتدی ہیں، ملاحظہ ہو:

۱۵۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

من مناقب ابی حنیفة التي انفراد بها انه اول من دون علم
الشریعة ورتبه ابوابا ثم تبعه مالك بن انس في ترتيب الموطأ ولم
يسبق ابا حنیفة احد. [۲]

[۱] تعجیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة، ج ۱، ص ۲۳۹، مطبوعة دارالبشائر
الاسلامیة، بیروت، لبنان۔

[۲] تبیيض الصحیفة بمناقب ابی حنیفة، ص ۳۶، طبع دائرة المعارف، حیدرآباد
دکن، ص ۱۱۹، طبع دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے اور اس کام میں وہ منفرد ہیں کہ آپ ہی کی ذات ہے جس نے علمِ شریعت کی تدوین کی اور ان کو ابواب پر مرتب فرمایا، پھر امام مالک رضی اللہ عنہ نے آپ کی پیروی کرتے ہوئے موطا کو مرتب کیا، تبویب و تدوین کتب میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر کوئی سبقت نہیں لے سکا۔)

۱۶۔ امام ابو بکر عتیق بن داؤد یمانی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فرماتے ہیں:

فاذا كان الله تعالى قد ضمن لنبيه صلى الله عليه وسلم حفظ الشريعة وكان ابو حنيفة اول من دونها فيبعد ان يكون الله تعالى قد ضمنها ثم يكون اول من دونها على خطأ. [۱]

(جب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت کی حفاظت کی ضمانت دی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اس کی تدوین، کی تو یہ بات بعید از قیاس ہے کہ جس چیز کی حفاظت کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے دی اس کا مدون اول خطا پر ہو۔)

جو طرز امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا کتاب الآثار شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری افعال و ہدایات کو غبارِ اول اور آثارِ صحابہ و تابعین کو غبارِ ثانی قرار دیا ہے۔ غور کیجیے یہی طرز امام صاحب کے تتبع میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں اختیار کیا ہے جو بقول شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اصل وام صحیحین است“ (موطا صحیحین بخاری و مسلم کی اصل اور ماں ہے)۔ [۲]

[۱] مناقب امام صدر الائمة، ج ۲، ص ۱۲۷، طبع حیدرآباد دکن۔

[۲] عجالہ نافعہ، بحوالہ حدائق الحنفیة، ص ۸۶، مطبوعہ الہیزان ناشران و تاجران کتب لاہور۔

اس اعتبار سے کتاب الآثار صحیحین کی ام الام (موطابخاری و مسلم کی اصل ہے) ہوئی۔ نیز فرمایا:

صحیح بخاری و صحیح مسلم ہر چند در ربط و کثرت احادیث وہ چند موطا باشد لیکن طریق روایت احادیث و تمیز رجال و رواۃ اعتبار و استنباط از موطا آموختہ اند^[۱] (صحیح بخاری و مسلم اگرچہ ربط اور کثرت حدیث کے اعتبار سے موطا سے زیادہ وزن رکھتی ہیں، لیکن احادیث کی روایت کا طریقہ، رجال کی تمیز اور راویوں کی چھان بین اور مسائل کا استنباط موطا سے سیکھا ہے۔)

ادھر فقہاء و محدثین نے اپنی تصانیف کا نام تجویز کرنے میں بھی کتاب الآثار شریف کو مشعلِ راہ بنایا اور اسی کو قد وہ بنایا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قرۃ العینین میں کتاب الآثار کو احناف کی امہات کتب میں شمار کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ مسند ابی حنیفہ و آثار محمد بنائے فقہ حنیفہ است (مسند امام اعظم اور کتاب الآثار فقہ حنفی کی بنیادی کتب ہیں)^[۲]

امام محمد بن شجاع ابن تلحی نے اپنی کتاب کا نام ”تصحیح الآثار“ امام طحاوی نے ”شرح معانی الآثار“ اور ”مشکل الآثار“ امام طبری نے ”تہذیب الآثار“

[۱] عجالہ نافعہ ص ۵، بحوالہ حدائق الحنفیۃ، ص ۸۶، مطبوعہ البیزان ناشران و تاجران

کتب لاہور۔

[۲] قرۃ العینین ص ۱۸۵۔

رکھا۔ الفضل للبتقدم من سن فی الاسلام سنة حسنة الحديث ^[۱]
فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جس طرح موطا، صحیح بخاری وغیرہا کتب حدیث کے کئی نسخے ہیں اسی
طرح کتاب الآثار شریف کے کئی نسخے ہیں کہا مر اشعة منه۔

اسی وجہ تعداد روایات اور ابواب کا فرق ہے محدثین نے درج ذیل نسخ
کا ذکر کیا ہے (۱) کتاب الآثار شریف بروایت امام زفر بن الھذیل متوفی ۱۵۸ھ
(۲) کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ (۳) کتاب الآثار بروایت
امام محمد متوفی ۱۸۹ھ ہمارے ہاں یہی نسخہ ہے جس میں نو سو (۹۰۰) آثار کا گراں
قدر ذخیرہ ہے۔ (۴) کتاب الآثار بروایت امام حسن بن زیاد لؤلؤی متوفی ۲۰۴ھ
وغیرہم وہم کثیر خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک جلیل القدر تابعی کی تصنیف دربارہ
احادیث و آثار بشرط صحت سوائے کتاب الآثار ہمارے ہاتھوں میں کوئی نہیں اس

[۱] صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۳۹۸، ج ۲، ص ۸۶، مطبوعہ دار الجیل بیروت، سنن
نسائی، رقم الحدیث: ۲۵۵۴، ج ۵، ص ۷۵، مطبوعہ مکتب المطبوعات الاسلامیة
حلب، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۲۳۰۸، ج ۸، ص ۱۰۱، مطبوعہ مؤسسة الرسالة
بیروت، مسند احمد، رقم الحدیث: ۱۹۱۵۶، ج ۳۱، ص ۴۹۴، مطبوعہ مؤسسة الرسالة،
بیروت، مسند البزار، رقم الحدیث: ۲۹۶۲، ج ۷، ص ۳۶۶، مکتبۃ العلوم والحکم
المدينة المنورة۔ مسند ابوداؤد طیالسی، رقم الحدیث: ۷۰۵، ج ۲، ص ۵۵، مطبوعہ
ہجر للطباعة والنشر۔ المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحدیث: ۲۳۷۲، ج ۲، ص ۲۲۸،
مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم الموصل۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۹۸۹۶،
ج ۶، ص ۲۵۶، مطبوعہ دار القبلة۔ شعب الایمان، رقم الحدیث: ۲۰۲۸، ج ۵، ص ۲۶،
مطبوعہ مکتبۃ الرشدا لریاض۔

پر جتنا فخر ہو کم ہے واما بنعبه ربك فحدث^[۱]؛ ترجمہ کنز الایمان؛ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

۱۷۔ حافظ ابو نعیم اصفہانی نے مسندِ ابی حنیفہ میں بہ سند متصل یحییٰ بن نصر بن حاجب کی زبانی نقل کیا ہے کہ

دخلت علی ابی حنیفۃ فی بیت حملوء کتبا فقلت ما ہذا قال

ہذا احادیث کلہا وما حدثت بہ الا الیسیر الذی ینتفع بہ۔^[۲]

(میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا وہ ایک ایسے گھر میں بیٹھے

ہوئے تھے جو کتابوں سے بھرا ہوا تھا، میں نے عرض کی: یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ

ساری کتابیں احادیث کا ذخیرہ ہے اور میں اس میں سے آسان احادیث بیان کرتا

ہوں جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔)

عن یحییٰ بن نصر بن حاجب قال سمعت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ یقول

عندی صنایق من الحدیث ما اخرجت منها الا الیسیر الذی ینتفع بہ۔^[۳]

(امام یحییٰ بن نصر بن حاجب سے مروی ہے کہ میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

کو فرماتے ہوئے سنا میرے پاس احادیث سے بھری صندوقیں ہیں میں اس میں

سے صرف آسان احادیث نکالتا ہوں جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔)

[۱] سورة الضحیٰ الآیة ۱۱۔

[۲] عقود الجواهر البنیفة ج ۱ ص ۲۲۔ مسند ابی حنیفہ لابن یعقوب رقم الحدیث: ۷۶۳۔

[۳] حدائق الحنفیة، ص ۲۷، مناقب الامام لصدرا الاثمہ، ج ۱، ص ۹۵، مطبوعہ حیدرآباد

دکن، شرح سفر السعادت للشیخ الدہلوی ص ۱۹، طبع نوریہ رضویہ لاہور۔ کشف

الاسرار للبغاری، ج ۱، ص ۱۷۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

اور بے پیداکنار سمندر احادیث سے جو کچھ روایت کیا، پھیلا یا؛ اس کا کبھی کوئی اندازہ لگا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ملاحظہ ہو:
حافظ ذہبی نے لکھا ہے:

روی عنہ من المحدثین والفقهاء عدة لا يحصون.^[۱]
(ان سے محدثین اور فقہاء کی اتنی بڑی تعداد نے حدیثیں روایت کی ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔)

نیز ملا علی قاری حافظ ابن حجر سے ناقل:

روی عنہ عبد اللہ بن المبارک و وکیع بن الجراح و خلائق لا يحصون.^[۲]
(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام عبد اللہ بن مبارک اور امام وکیع بن جراح اور ان کے علاوہ دیگر ائمہ نے بھی روایت کی، جن کا شمار کرنا ناممکن ہے۔)
۱۸۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں حمیدی شیخ بخاری کی زبانی نقل کیا ہے کہ

سمعت عبد الله بن المبارك يقول كتبت عن ابي حنيفة اربع مائة حديث.^[۳]

(میں نے امام عبد اللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے چار سو احادیث لکھیں۔)

[۱] مناقب الامام ابی حنیفہ و صاحبیہ ابی یوسف و محمد بن الحسن للذہبی ص ۲۰، طبع حیدرآباد دکن۔

[۲] مرقاة، ج ۱، ص ۷۸، طبع دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۳] تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۴۲۲، ۴۲۳۔

۱۹۔ سمع (شیخ الاسلام عبد اللہ بن یزید البقری) من الامام
تسعبائة حدیث۔^[۱]

(شیخ الاسلام عبد اللہ بن یزید مقری نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نو
سواحدیث سنیں۔)

۲۰۔ امام و کعب بن الجراح ان کے متعلق حافظ ابن عبد البر جامع بیان العلم
میں سید الحفظ یحییٰ بن معین سے ناقل ہیں کہ:

ما رایت احدا قدمه علی و کعب و کان یفتی برای ابی حنیفة و کان
یحفظ حدیثہ کلہ و کان قد سمع من ابی حنیفة حدیثا کثیرا۔^[۲]

(میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جس کو میں و کعب پر مقدم کروں اور وہ
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور وہ ساری احادیث کو حفظ کرتے
تھے اور انہوں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کثیر احادیث سماعت کیں۔)

کیا ۱۱۸، احادیث پر کہا جا رہا ہے حدیثا کثیرا افسوس متعصبین پہ صد
افسوس۔

۲۱۔ روی حماد بن زید عن ابی حنیفة احادیث کثیرة۔^[۳]
(امام حماد بن زید نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کثیر احادیث روایت کیں۔)

[۱] مناقب الامام لکردری، ج ۲، ص ۲۲۱، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

[۲] جامع بیان العلم، ج ۲، ص ۱۳۹، طبع مصر۔

[۳] الانتقاء لابن عبد البر، ص ۱۳۰، طبع مصر۔

۲۲۔ رووی عنہ (ای عن الامام) خالد الواسطی احادیث کثیرة۔^[۱]
(امام خالد واسطی نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کثیر احادیث روایت کیں۔)

۲۳۔ عن مسعر بن کدام (هذا هو الامام الحافظ احد الاعلام مرجع الائمة..... كان شعبة وسفيان اذا اختلفا قالا اذهب بنا الى البيزان مسعر۔^[۲] المحدث الفاضل للحسن بن الخلد) قال طلبت مع ابى حنيفة الحديث فغلبنا واخذنا فى الزهد فبرع علينا وطلبنا معه الفقه فجاء منه ما ترون۔^[۳]

(میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ علم حدیث حاصل کیا پس ہم غالب آگئے اور ہم نے زہد حاصل کیا تو اس میں وہ ہم پر غالب آگئے اور ہم نے ان کے ساتھ فقہ بھی حاصل کی پس اس میں ان کو ایسا کمال ہوا جو تم نے نہیں دیکھا۔)

۲۴۔ رووی الحافظ ابو احمد العسکری بسندہ الی مکى بن ابراهيم (جو امام بخاری کے استاذ ہیں اور صحیح بخاری میں ۲۲ ثلاثیات میں سے گیارہ مکى بن ابراهيم کے واسطے سے ہیں یہ شرف بخاری کو اسی مکى حنفی شاگردِ امامِ اعظم سے حاصل ہوا۔ **فیللہ الحمد!**)

[۱] الانتقاء، ص ۱۳۶، طبع مصر و مطبوعہ دارالکتب العلمیة، بیروت۔

[۲] شرح علل الترمذی لابن رجب، ص ۶۵، عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۴۴۴۔

[۳] مناقب الامام للذہبی، ص ۲۷، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

لزم (المکی بن ابراهیم) ابا حنیفة وسمع منه الحدیث والفقہ
واکثر عنه الروایة. [۱]

(مکی بن ابراہیم نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شاگردی اختیار کی اور ان سے
علم حدیث و فقہ حاصل کیا اور ان سے کثیر احادیث روایت کیں۔)

المحافظ الامام شیخ خراسان قال کان ابو حنیفة زاہدا عالما
راغباً فی الآخرة صدوق اللسان احفظ اهل زمانه. [۲]

(حافظ ابو احمد عسکری اپنی سند کے ساتھ امام مکی بن ابراہیم جو حافظ،
امام اور شیخ خراسان تھے سے راوی، انہوں نے فرمایا: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ زاہد،
عالم، آخرت کی فکر کرنے والے، سچے اور اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ
تھے۔)

۲۵۔ قال علی بن الجعد (المتوفی ۵۲۳۰ھ) ابو حنیفة اذا جاء بالحدیث
جاء به مثل الدر. [۳]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کوئی حدیث بیان فرماتے تو وہ موتی کی طرح
چمکتی تھی۔)

- [۱] مناقب الامام، ج ۱، ص ۲۰۳، لصدر الائمة، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔
[۲] مناقب الامام لصدر الائمة، ج ۱، ص ۲۱۳، ۲۱۴، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔
[۳] جامع المسانید للامام الاعظم، ج ۲، ص ۳۰۲، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف
حیدرآباد دکن۔

۲۶۔ قال ابوداؤد صاحب السنن رحمه الله ابا حنيفة كان اماما.
رواه ابن عبد البر في الانتقاء. [۱]

(امام ابوداؤد صاحب سنن ابی داؤد نے فرمایا: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے وقت کے امام تھے اس کو ابن عبد البر نے ”الانتقاء“ میں روایت کیا۔)
۲۷۔ محدث ابن عدی (متوفی ۳۶۵ھ) امام اسد بن عمرو (متوفی ۱۹۰ھ) کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ

ولیس فی اصحاب الراي بعد ابي حنيفة اكثر حديثا منه. [۲]
(اصحابِ رائے میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بعد اسد بن عمرو سے زیادہ احادیث کا ذخیرہ کسی کے پاس نہ تھا۔)

اور علامہ ابن سعد اسد بن عمرو ہی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ
وكان عنده حديث كثير وهو ثقة. [۳]

(ان کے پاس کثیر احادیث تھیں اور وہ ثقہ تھے۔)

اسد کے پاس جب حدیث کثیر تھیں تو امام صاحب کے پاس کثیر در کثیر تھیں۔

۲۸۔ امام عیسیٰ بن ماہان، ابو جعفر کے بارے میں لکھتے ہیں (جو بقول امام احمد صالح الحدیث اور بقول ابن معین، ابن مدینی، ابن عمار، ابن سعد، حاکم، ابن عبد البر ثقہ تھے۔ [۴]

[۱] الانتقاء، لابن عبد البر، ج ۱، ص ۲۲۔ مقدمة التعليق المبجد، ص ۲۲، ناقلا عن الذهبي۔

[۲] لسان الميزان، ج ۱، ص ۲۸۲، مطبوعه مؤسسة العلمي للطبوعات بيروت۔

[۳] تاريخ بغداد، ج ۷، ص ۱۶، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت۔

[۴] تهذيب التهذيب، ج ۱۲، ص ۱۵۷۔

امام اہل الری فی الحدیث والفقہ اکثر عن ابی حنیفہ روایۃ الحدیث والفقہ وكان یقول ما رايت افقه من ابی حنیفہ.^[۱] (وہ اصحاب رائے کے فقہ و حدیث میں امام تھے؛ انہوں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث و فقہ میں اخذ کیا اور کثیر روایات لیں۔ وہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے کہ میں نے ان سے بڑھ کو کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔)

۲۹۔ عبد اللہ بن یزید ہو ابو عبد الرحمن البقری من حفاظ اصحاب الحدیث و کبرائہم اکثر عن ابی حنیفہ الروایۃ فی الحدیث.^[۲] (عبد اللہ بن یزید ابو عبد الرحمن البقری جو اصحاب حدیث کے حفاظ میں سے تھے اور اکابر ائمہ میں شمار ہوتے تھے انہوں نے بھی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کثیر احادیث روایت کیں۔)

۳۰۔ محدث اسرائیل (متوفی ۱۶۲ھ)، جو الامام الحافظ تھے،^[۳] مدح امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں:

ما كان احفظه لكل حدیث فیہ فقہ واشد فحصہ عنہ واعلمہ بما فیہ من الفقہ.^[۴]

[۱] مناقب الامام لصدر الائمة، ج ۱، ص ۲۲۲، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

[۲] مناقب الامام لصدر الائمة، ج ۲، ص ۲۲۔

[۳] تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۵۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

[۴] تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۲۳۹، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت وتببیض الصحیفۃ،

(امام ابو حنیفہ نے ہر ایسی حدیث کو کیا ہی اچھی طرح یاد کیا جس سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہو سکتا ہے اور وہ حدیث کے بارے میں بڑی بحث کرنے والے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت جاننے والے تھے۔)

۳۱۔ امام عبد اللہ بن داؤد الخریزی (متوفی ۲۱۳ھ) (جو الحافظ الامام اور القدوة تھے۔) فرماتے ہیں:

يجب على اهل الاسلام ان يدعوا الله لابي حنيفة في صلاتهم
قال وذكر حفظه عليهم السنن والفقہ. [۱]

(مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نماز میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کریں۔ اور ذکر فرمایا کہ یہ اس لیے کہ انہوں نے سنت و حدیث اور فقہ کو مسلمانوں کے لیے حفاظت کی ہے۔)

۳۲۔ امام مکی امام زفر سے روایت کرتے ہیں:

قال كان كبراء المحدثين مثل زكريا بن ابي زائدة وعبد الملك
بن ابي سليمان والليث بن ابي سليم ومطرف بن طريف وحصين هو ابن
عبد الرحمن وغيرهم يختلفون الى ابي حنيفة ويسألونه عما ينوبهم من
المسائل وما يشتبه عليهم من الحديث. [۲]

[۱] تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۲۲۴، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت۔

[۲] تاريخ بغداد، ج ۱۳، ص ۲۲۲، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت۔ البداية والنهاية، ج ۱۰، ص ۱۱۲۔

[۳] مناقب الامام لصدر الائمة، ج ۲، ص ۱۲۹، مطبوعة حيدرآباد دکن۔

(بڑے بڑے محدثین مثلاً زکریا بن ابی زائدا، عبد الملک بن ابی سلیمان، لیث بن سلیم، مطرف بن طریف، حصین بن عبدالرحمن وغیر ہم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ سے دقیق مسائل پر گفتگو کرتے جو انہیں درپیش ہوتے اور جن احادیث میں ان کو اشتباہ ہوتا اس بارے سوال کرتے تھے۔)

۳۳۔ حضرت ملا علی قاری امام محمد بن سماعہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ

ان الامام ذکر فی تصانیفہ نیفاً و سبعین الف حدیث و انتخب الآثار من اربعین الف حدیث. [۱]

(امام ابو حنیفہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار سے کچھ اوپر حدیثیں بیان کی ہیں اور چالیس ہزار حدیثوں سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا ہے۔) صحیح بخاری میں کل احادیث بلا تکرار صرف چار ہزار ہیں۔ اور تصانیف امام اعظم رضی اللہ عنہ میں ستر ہزار اور صحت حدیث کے لیے امام بخاری کی شرائط صحت سے امام اعظم کی شرائط صحت بہت اہم و سخت و کڑی ہیں، جن سے بخاری کی صحیح غیر صحیح ہو جائیں گی۔ باوجود اتنا کمال ورع و احتیاط فی روایۃ الحدیث و بلفظہ روایت حدیث کے اتنی تعداد احادیث ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء حضور امام اعظم امام حفاظ الحدیث تھے۔

[۱] مناقب علی القاری بذیل الجواهر البضیة فی طبقات الحنفیة، ج ۲، ص ۲۷۲۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

۳۴۔ علامہ عبدالحکیم شہرستانی (متوفی ۷۹۷ھ) امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد بن الحسن وغیرہ نام لکھنے کے بعد رقم طراز ہیں:

وهؤلاء كلهم ائمة الحديث. [۱]

(یہ تمام ائمہ حدیث ہیں۔)

علامہ ذہبی، جنہوں نے ”تذکرۃ الحفاظ“ صرف حفاظِ حدیث کے متعلق لکھا، اسی میں بایں الفاظ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا نام درج کر کے آپ کے حافظِ حدیث ہونے کا لوہا منواتے ہیں:

ابوحنيفة الامام الاعظم فقيه العراق. [۲]

(امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فقیہ عراق ہیں۔)

۳۵۔ امام حاکم نے لکھا ہے:

هذا النوع (۴۹ نوع) من هذا العلوم معرفة الائمة الثقات المشهورين من التابعين واتباعهم ممن يجمع حديثهم للحفظ والمذاكرة والتبرك بهم وبذا كرههم من الشرق الى الغرب. [۳]

(یہ نوع (انچاسویں نوع) ان علوم سے متعلق ہے تابعین و تبع تابعین سے وہ ائمہ ثقات جو مشہور ہیں ان کی پہچان کے بارے میں ہے جن کی احادیث کو

[۱] الملل والنحل، ج ۱، ص ۱۳۰ و ۲۲۲۔

[۲] تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۲۶، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ التعلیق المہجد، ص ۲۲۔

[۳] معرفت علوم الحدیث، طبع قاہرہ، ص ۲۲۰۔

مشرق تا مغرب یاد کرنے اور مذاکرے کے لیے جمع کی جاتی ہیں اور ان نفوسِ قدسیہ سے اور ان کے ذکر سے مشرق سے مغرب تک برکت حاصل کی جاتی ہے) پھر آگے ص ۲۴۵ میں علمِ حدیث کے ان ائمہ ثقات اور مشہورین میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

۳۶۔ حافظ محمد بن یوسف الصالحی الشافعی (متوفی ۹۴۲ھ) اپنی کتاب ”عقود الجہان“ میں لکھتے ہیں کہ:

ان الامام ابا حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ من کبار حفاظ الحدیث واعیانہم ولولا کثرة اعتنائہ بالحدیث ما تمہیا لہ استنباط مسائل الفقہ الخ [۱]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اکابر حفاظِ حدیث میں سے تھے اور ان کے سردار تھے اور اگر حدیث میں ان کی گہری نگاہ نہ ہوتی تو فقہ میں مسائل اخذ کرنے میں ان کو مہارت نہ ہوتی۔)

۳۷۔ مخالفین کے معتمد ابن تیمیہ نے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کو ائمہ حدیث و فقہ میں شمار کیا ہے۔ [۲]

[۱] عقود الجہان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان، ص ۳۱۹، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ تانیب الخطیب علی ما ساقہ فی ترجمة ابی حنیفة من الاکاذیب للعلامة الشیخ محمد زاهد الکوثری، ص ۲۰۲، مطبوعہ مصر۔

[۲] تلخیص الاستغاثة المعروف بالرد علی البکری، طبع مصر، ص ۱۲-۱۳۔ منهاج السنة النبویة فی نقض قول الشیعة والقدریة، ج ۲، ص ۱۲۲، طبع بولاق۔

۳۸۔ صاحبِ مشکوٰۃ امام ولی الدین خطیب ترجمہ امام میں لکھتے ہیں:

فانه كان عالماً عاملاً ورعاً زاهداً عابداً اماماً في علوم الشريعة. [۱]
(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ عالم، عامل، پرہیزگار، زاہد، عابد اور علوم شریعت کے امام تھے۔)

۳۹۔ امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں:

احذر ان تتوهم من ذلك ان ابا حنيفة لم يكن خبرة تامة بغير
الفقه حاشا لله كان في العلوم الشرعية من التفسير والحديث والآلة
من العلوم الادبية والبقايس الحكيمة بحرا لا يجارى واماماً لا يمارى
وقول بعض اعدائه فيه خلاف ذلك منشؤه الحسد وحجته الترفع على
الاقران ورميهم بالزور والبهتان. [۲]

(اس بات سے بچنا کہ اگر تم کو یہ گمان ہو کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو فقہ کے علاوہ کسی علم میں کمال حاصل نہ تھا حاشا للہ آپ شرعی علوم مثل تفسیر و حدیث، ادبی علوم و مقایس حکمیہ وغیرہ میں بحر بے پیداکنار تھے اور ایسے امام تھے جن کا مد مقابل کوئی نہیں اور ان کے بعض دشمنوں کا ان کے بارے میں کچھ کہنا اس کا سبب صرف حسد اور ہم عصر ہونا ہے اور جھوٹ اور بہتان کی الزام تراشی ہے۔)

[۱] الاکمال، ص ۶۲۵ مع مشکوٰۃ البصایح مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی۔

[۲] الخیرات الحسان، ص ۲۵، طبع مصر۔

۲۰۔ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

ذکرہ الذہبی وغیرہ فی طبقات الحفاظ من المحدثین ومن
زعم قلتہ اعتنائہ بالحديث فهو اما لتساھله او حسداً ۱

(امام ذہبی وغیرہ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو حفاظِ حدیث کے طبقے میں لکھا ہے اور جس نے ان کے بارے میں یہ گمان کیا کہ وہ حدیث میں کمزور تھے تو اس کا یہ خیال یا تو ساہل پر مبنی ہے یا حسد پر۔)

۲۱۔ ابنِ خلدون معتمدِ فریقِ مخالف نے لکھا ہے:

ویدل علی انہ من کبار المجتہدین فی علم الحدیث اعتماد مذہبہ
بینہم والتعول علیہ واعتبارہ رد او قبولاً ۲

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اکابر مجتہدین فی الحدیث ہونے پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ان کے مذہب پر اعتماد کیا گیا ہے اس کو رداً و قبولاً تعبیر کیا گیا۔)

۲۲۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اپنے زمانے میں سب سے اعلم تھے۔ ۳

۱ الخیرات الحسان، ص ۶۰، طبع مصر۔

۲ مقدمة ابن خلدون، ص ۴۴۵، طبع مصر۔

۳ عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید، فصل فی المتبحر فی المذہب، ص ۲۰،

مطبوعۃ لاہور۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

ایسے جلیل القدر امام کے متعلق ایسے روشن الفاظ: من ائمة الحديث، من حفاظ الحديث، من ائمة الثقات المشهورين، اعلم اهل عصره بالحديث کے بعد بھی بے وقوف لوگ توثیقِ امام مانگیں تو یہ لیں:

قال ابن المبارك ابو حنيفة افقه الناس. [۱]

(امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔)

امام ابو حنیفہ کے متعلق ابن مدینی نے کہا: هو ثقة. [۲]
ابن معین سے سوال ہوا:

ابو حنيفة كان يصدق في الحديث قال نعم صدوق. [۳]
(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث میں سچے تھے؟ فرمایا: جی ہاں وہ سچے تھے۔)
نیز ابن معین نے فرمایا:

عدل ثقة ما ظنك بمن عدله ابن المبارك و و كيع. [۴]
(تو فرمایا: ہاں وہ عادل اور ثقہ تھے جن کو ثقہ قرار دینے والوں میں امام عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح شامل ہوں تم ان کے بارے میں کیا گمان رکھتے ہو۔)

[۱] تذكرة الحفاظ للذهبي، ج ۱، ص ۱۲۷، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت۔ مقدمة التعليق المبعود، ص ۲۲۔

[۲] جامع بيان العلم، ج ۲، ص ۱۳۹، التعليق المبعود، ج ۱، ص ۱۲۳۔

[۳] جامع بيان العلم، ج ۲، ص ۱۳۹۔

[۴] مناقب كردري، ج ۱، ص ۹۱ مطبوعة مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدرآباد دکن۔

نیز انہوں نے فرمایا:

ثقة ثقة كان والله اور ع من ان يكذب وهو رجل قدر امن ذلك. [1]
(وہ ثقہ ثقہ تھے اللہ کی قسم ان کا مقام اس سے بھی بلند تھا کہ وہ

جھوٹ بولتے۔)

خطیب ابن معین سے راوی:

كان ابو حنيفة ثقة لا يحدث بالحديث الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا

يحفظ. [2]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ثقہ تھے، صرف وہی حدیث بیان فرماتے جو ان کو

یاد ہوتی تھی اور جو حدیث ان کو یاد نہیں ہوتی تھی وہ بیان نہیں فرماتے تھے۔)

حافظ عسقلانی ابن معین سے ناقل:

كان ابو حنيفة ثقة في الحديث. [3]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث میں ثقہ تھے۔)

علامہ ابن حجر مکی، ابن معین سے ناقل كان ثقة صدوقا في الفقه

والحديث مامونا على دين الله. [4]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فقہ و حدیث میں ثقہ تھے اور دین الہی میں مامون تھے۔)

[1] مناقب الامام لصدرا الائمة، ج ۱، ص ۹۲۔ مناقب کردری، ج ۱، ص ۲۲۰، مطبوعة
حیدرآباد دکن۔

[2] تاریخ خطیب بغدادی، ج ۱۲، ص ۲۱۹؛ مقدمة تحفة الاحوذی، ص ۸۱۔

[3] تهذيب التهذيب، ج ۱۰، ص ۲۵۰۔ مقدمة تحفة الاحوذی، ص ۸۱۔

[4] الخيرات الحسان، ص ۲۱۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

اس موضوع پر بہت کچھ پیش ہو سکتا ہے۔ اب صرف دو اہم حوالے دیکھو۔
ابن عبد البر مالکی بطریق امام عبد اللہ بن احمد الدورقی روایت کرتے ہیں کہ:
سئل یحییٰ بن معین وانا اسمع عن ابی حنیفہ فقال ثقہ ما
سمعت احدا ضعفہ هذا شعبۃ بن الحجاج یکتب الیہ ان یحدث ویامرہ
وشعبۃ شعبۃ۔^[۱]

(امام یحییٰ بن معین سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا اور
میں سن رہا تھا، انہوں نے جواب دیا کہ وہ ثقہ تھے میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی
نے انہیں ضعیف قرار دیا ہو اور یہ شعبہ بن حجاج جو ان کی طرف لکھ رہے ہیں کہ
وہ حدیث بیان کریں اور حکم دے رہے ہیں اور شعبہ تو شعبہ ہیں۔)
امام ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

سئل یحییٰ بن معین عنہ فقال ثقہ ما سمعت احداً ضعفہ۔^[۲]
(امام یحییٰ بن معین سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو
انہوں نے جواب دیا میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی نے ضعیف کہا ہو۔)
امام فقہت میں معروف، مشہور، بے نظیر اور بے پیدا کنار سمندر
ہوئے ہیں۔ باقی سب آپ کے مقتدی و تابع، اپنے بے گانے سب اس کے مقرر ہیں۔
اطمینان کے لیے..... انہیں اوراق میں جو کچھ ہے منصف کے لیے بس
ہے۔ کثرتِ مصروفیات اور قلتِ وقت علیحدہ عنوان کی اجازت نہیں دیتا۔

[۱] الانتقاء لابن عبد البر، ص ۱۲۷، مطبوعہ مصر۔

[۲] الخیرات الحسان، ص ۳۲، مطبوعہ مصر۔

ابستونفقه کی مدرج بطور اجمال اور عدم تفقہ کی منزلت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ^[۱]

(ترجمہ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک

جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔)

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ^[۲]

(ترجمہ کنزالایمان: اس لیے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔)

فَمَا لِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ^[۳]

(ترجمہ کنزالایمان: تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی

نہیں ہوتے۔)

[۱] پ ۱۱، سورۃ توبہ، الآیۃ: ۱۲۲۔

[۲] پ ۱۰، سورۃ انفال، الآیۃ: ۶۵۔

[۳] پ ۵، سورۃ نساء، الآیۃ: ۷۸۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

رب حامل فقه الى من هو افقه منه. [۱]

(بہت سے حاملینِ فقہ بھی فقیہ ہوتے ہیں مگر، خود سے بڑھ کر فقیہ تک وہ

بات پہنچاتے ہیں۔)

من یرد اللہ بہ خیر یفقہہ فی الدین. [۲]

(اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کی سمجھ عطا

فرمادیتا ہے۔)

خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقهوا. [۳]

(ان میں سے جو جاہلیت میں نیک تھے وہ اسلام میں بھی نیک ہوں گے

جب کہ وہ دین کا علم سیکھیں اور اس میں علمِ فقہ حاصل کریں۔)

[۱] مسند امام ابوحنیفہ، ج ۲، ص ۷۳۔ سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۲۶۶۲، ج ۲، ص ۲۶۰
 طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔ جامع ترمذی، رقم الحدیث: ۲۶۵۶، ج ۵، ص ۲۳،
 طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت۔ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۲۰، ج ۱،
 ص ۸۳، طبع دارالفکر، بیروت۔ صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۶۷، ج ۱، ص ۲۷۰، طبع
 مؤسسة الرسالة، بیروت۔ سنن دارمی، ج ۱، ص ۲۵، طبع دارالکتاب العربی،
 بیروت۔ مسند احمد، ج ۲، ص ۲۰۱، ۲۱۸، طبع مؤسسة الرسالة بیروت۔ معجم
 کبیر، رقم الحدیث: ۱۲۲۲، ج ۲، ص ۴۱، طبع مکتبۃ العلوم والحکم، موصل۔

[۲] بخاری، ج ۱، ص ۱۶ واللفظ له ومسلم، ج ۲، ص ۱۲۲، الدارمی، ج ۱، ص ۷۳، ج ۲، ص ۲۹۷۔

[۳] بخاری، ج ۱، ص ۲۷۹ واللفظ له ومسلم، ج ۲، ص ۲۰۷۔ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۲۱۷۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

فذلك مثل من فقه في دين الله. ^[۱]

(یہ مثال اس شخص کی ہے جو دین کی فہم حاصل کرے۔)

نفعه بما بعثني الله به فعلم و علم. ^[۲]

(اللہ تعالیٰ نے مجھے جو علم اور ہدایت دے کر بھیجا ہے وہ اس کو نفع دے

پس وہ علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔)

خير الناس اقرؤهم للقرآن وافقهم في دين الله - الحديث -

رواه احمد والطبرانی في الكبير عن درة بنت ابي لهب. ^[۳]

(لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید زیادہ پڑھنے والا اور اللہ تعالیٰ

کے دین کو زیادہ سمجھنے والا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی اور احمد نے حضرت درہ بنت

ابی لہب سے روایت کیا۔)

[۱] بخاری، رقم الحدیث: ۷۹، ج ۱، ص ۲۷۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۲۸۲، ج ۲،

ص ۱۷۸۷۔ صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۲، ج ۱، ص ۱۷۷۔ مسند احمد، رقم الحدیث:

۱۹۵۷۲، ج ۲۲، ص ۲۲۲، طبع مؤسسة الرسالة بیروت۔ مسند ابو یعلیٰ، رقم الحدیث:

۷۲۱۱، ج ۱۳، ص ۲۳۹، دار البامون للتراث، دمشق۔

[۲] صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۷۹، ج ۱، ص ۲۷، مطبوعہ دار طوق النجاة، بیروت۔ صحیح

مسلم، رقم الحدیث: ۶۰۹۳، ج ۷، ص ۶۲، مطبوعہ دار الجیل بیروت۔ مسند ابو یعلیٰ،

رقم الحدیث: ۷۲۱۱، ج ۱۳، ص ۲۳۹، مطبوعہ دار البامون للتراث، دمشق۔ مسند احمد،

رقم الحدیث: ۱۹۵۷۲، ج ۲۲، ص ۲۲۲، مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بیروت۔ صحیح ابن

حبان، رقم الحدیث: ۲، ج ۱، ص ۱۷۷۔

[۳] حدیث صحیح جامع صغیر، ج ۲، ص ۹۔ مسند احمد، رقم الحدیث: ۲۷۲۲۲، ج ۲۵،

ص ۲۲۱، مطبوعہ مؤسسة الرسالة، بیروت۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ (المتوفی ۲۳ھ) فرماتے ہیں:

تفقہوا قبل ان تسودوا قال ابو عبد اللہ (البخاری) وبعد ان

تسودوا. [۱]

(منصب کے حصول سے پہلے فقہ حاصل کرو اور امام بخاری نے فرمایا کہ

منصب کے حاصل ہونے کے بعد بھی۔)

اگر درخانہ کس است یک حرف بس است

[۱] بخاری، ج ۱، ص ۲۵، مطبوعہ دار طوق النجاة، بیروت۔ سنن دارمی، ج ۱، ص ۴۶،

مطبوعہ دارالکتب العربی، بیروت۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۳، ص ۲۳۶، رقم

الحديث: ۲۶۶۳۰، مطبوعہ دارالقبلة۔ شعب الایمان، رقم الحدیث: ۱۵۴۹، ج ۲،

ص ۲۰۶، مطبوعہ مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع، ریاض۔

مدح علماء و درشان سیدالانقیاء

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد قال الامام الاجل سفیان الثوری لامامنا رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه لیکشف لك من العلم من شیء کلنا عنہ غافلون. ^[۱]
حضرت امام سفیان ثوری نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ایسی معلومات بہم پہنچاتے ہیں کہ ہم سب کے سب ان سے غافل ہیں۔

وقال ایضا ان الذی یخالف ابا حنیفہ یمتاج الی ان یکون اعلیٰ منه قدرًا و او فر علیہا و بعید ما یوجد ذلک. ^[۲]
نیز فرمایا کہ ابو حنیفہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جو قدر و منزلت میں ان سے بلند تر ہو، اور ایسا شخص ملنا مشکل ہے۔

وقال له ابن شبرمہ عجزت النساء ان یلدن مثلك ما علیک فی العلم کلفة. ^[۳]

ابن شبرمہ نے فرمایا: اے ابو حنیفہ! عورتیں تم جیسے شخص کو جننے سے عاجز ہو گئیں، آپ کے لیے علم میں کسی قسم کا تکلف نہیں۔

[۱] الخیرات الحسان، ص ۱۱۲، طبع ایچ ایم سعید کمپنی۔

[۲] الخیرات الحسان، ص ۱۶۰، طبع ترکی۔

[۳] الخیرات الحسان، فصل ۲۲، ص ۱۱۱، مطبع استنبول، ترکیہ۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

وقال ابو سليمان كان ابو حنيفة رضى الله تعالى عنه عجباً من العجب وانما يرغب من كلامه من لم يقو عليه. ^[۱]

ابو سليمان نے فرمایا: ابو حنیفہ عجائب روزگار میں سے ایک تھے، اُن کے کلام سے وہی شخص اعراض کرے گا جو اس کو سمجھ نہ سکے۔

وعن علي بن عاصم قال لو وزن عقل ابي حنيفة بعقل نصف اهل الارض لرجح بهم. ^[۲]

علی بن عاصم سے منقول ہے کہ اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ ابو حنیفہ کی عقل کو تولا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

وقال الشافعي رضى الله تعالى عنه ما قامت النساء عن رجل اعقل من ابي حنيفة. ^[۳]

امام شافعی نے فرمایا: عورتوں نے ابو حنیفہ جیسا کوئی اور نہ جتا۔

وقال بكر بن حبيش لو جمع عقله وعقل اهل زمنه لرجح عقله على عقولهم. ^[۴] الكل من الخيرات الحسان.

بکر بن حبیش نے فرمایا: اگر ابو حنیفہ اور ان کے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔ یہ سب 'خیرات الحسان' سے منقول ہے۔

[۱] الخیرات الحسان، ص ۱۰۹، طبع ایچ ایم سعید کمپنی۔

[۲] الخیرات الحسان، ص ۱۰۲، طبع ترکی۔

[۳] الخیرات الحسان، ص ۱۰۲، طبع ترکی۔

[۴] الخیرات الحسان، ص ۱۰۲، طبع ترکی۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

وعن محمد بن رافع عن يحيى بن آدم قال ما كان شريك و داؤد الا اصغر غلبان ابي حنيفة وليتهم كانوا يفتقون ما يقول. ^[۱]
 محمد بن رافع یحییٰ بن آدم سے روایت کرتے ہیں کہ شریک اور ابو داؤد تو ابو حنیفہ کے سامنے طفلِ مکتب تھے، کاش! وہ ابو حنیفہ کی بات کو سمجھ سکتے۔

وعن سهل بن مزاحم وكان من ائمة مرو انما خالفه لانه لم يفهم قوله هذان عن مناقب الامام الكردي. ^[۲]
 سهل بن مزاحم سے منقول ہے (یہ مرو کے امام تھے) کہ جس نے بھی ابو حنیفہ کی مخالفت کی اس کا سبب یہ تھا کہ وہ ابو حنیفہ کی بات کو نہ سمجھ سکا (مناقب کروری)۔

وفي ميزان الشريعة الكبرى لسیدی العارف الامام الشعراني سمعت سيدى علياً الخواص رضى الله تعالى عنه يقول مدارك الامام ابي حنيفة دقيقة لا يكاد يطلع عليها الا اهل الكشف من اكابر الاولياء. ^[۳]
 امام شعرانی نے ”میزان الشریعة الكبرى“ میں کہا کہ میں نے سیدی علی خواص کو فرماتے سنا کہ ابو حنیفہ کے علوم انتہائی دقیق ہیں ان کو صرف بلند مرتبہ اہل کشف اولیاء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ^[۴]

[۱] مناقب امام اعظم للامام کروری، ج ۱، ص ۹۸، طبع مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ۔

[۲] مناقب امام اعظم للامام کروری، ج ۱، ص ۱۰۸، طبع مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ۔

[۳] المیزان الكبرى قبیل فصول فی بعض الاجوبة عن الامام، ج ۱، ص ۶۲، البابی، مصر۔

[۴] فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۲ تا ۱۲۳، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روى الامام ابو جعفر الشيرازى عن شقيق البلخى انه كان يقول كان الامام ابو حنيفة من اورع الناس واعلم الناس واعبد الناس واكرم الناس واكثرهم احتياطا في الدين وابعدهم عن القول بالرأى في دين الله عزوجل وكان لا يضع مسألة في العلم حتى يجتمع اصحابه عليها ويعقد عليها مجلسا فاذا اتفق اصحابه كلهم على موافقتها للشريعة قال لابي يوسف او غيره ضعها في الباب الفلانى. [1]

(امام ابو جعفر شیرامازی امام شقیق بلخی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار، عبادت گزار مکرم، محتاط اور دین میں بالرائی فتویٰ دینے سے دور تھے اور کسی اہم مسئلے پر جب اپنے اصحاب کی رائے معلوم کرتے اور اس بارے میں مجلس منعقد کرتے پس جب ان کے تمام اصحاب کی رائے شریعت کے موافق ہوتی تو امام ابو یوسف یا ان کے علاوہ دیگر تلامذہ میں سے کسی کو فرماتے اس کو فلاں باب میں رکھ دو۔)

عارفِ صمدانی سیدی امام شعرانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں:

وروى ايضا بسنده الى ابراهيم بن عكرمة البخزومي رحمه الله تعالى انه كان يقول ما رايت في عصرى كله عالما اورع ولا ازهد ولا اعبد ولا اعلم من الامام ابى حنيفة رضى الله عنه وروى الشيرازى ايضا عن عبد الله بن المبارك قال دخلت الكوفة فسألت علماءها

[1] رد المحتار مع در مختار، ج 1، ص 153، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

وقلت من اعلم الناس في بلادكم هذه فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة
فقلت لهم من اروع الناس فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة فقلت لهم
من ازهد الناس فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة فقلت لهم من اعبد
الناس واكثرهم اشتغالا للعلم فقالوا كلهم الامام ابو حنيفة فما
سالتهم عن خلق من الاخلاق الحسنة الا وقالوا كلهم لا نعلم احدا
تخلق بذلك غير الامام ابى حنيفة. [1]

(امام ابراہیم بن عکرمہ مخزومی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے میں
نے اپنے زمانے میں کوئی ایسا عالم نہیں دیکھا جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی،
زاہد، عبادت گزار، اہل علم ہو۔ امام ابو جعفر شیر امازی امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب میں کوفہ گیا تو وہاں کے علما سے پوچھا
تمہارے علاقوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو سب نے جواب دیا امام
ابو حنیفہ، میں نے پھر پوچھا سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ تو سب نے جواب دیا
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، میں نے پھر سوال کیا سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ تو سب نے
جواب دیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، میں نے پھر سوال کیا سب سے بڑا عبادت گزار اور
سب سے زیادہ علم میں مشغول شخص کون ہے؟ تو سب نے جواب دیا امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پھر میں نے مخلوق میں اخلاقِ حسنہ سے ہر چیز کے بارے میں سوال
کیا تو سب نے یہی جواب دیا کہ ہم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی ایک شخص کے
بارے میں بھی نہیں جانتے وہ اس صفت سے متصف ہے۔)

[1] میزان الشریعة الکبزی، ج ۱، ص ۶۷، مطبوعہ مصطفی البابی مصر۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

امام ابنِ عیینہ نے فرمایا:

ما مقلت عینی مثل ابی حنیفة. ^[۱]

(میری آنکھ نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسا نہیں دیکھا۔)

نیز فرماتے تھے:

العلباء ابن عباس فی زمانہ والشعبی فی زمانہ و ابو حنیفة فی

زمانہ. ^[۲]

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ امام شعبی رضی اللہ عنہ، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنے

اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔)

یزید بن ہارون (متوفی ۲۰۶ھ) (ممدوح ابن مدینی) نے فرمایا:

کان ابو حنیفة تقیا نقیاً زاہداً عالماً صدوق اللسان احفظ

اہل زمانہ سمعت کل من ادر کتہ من اہل زمانہ یقول انہ مارای افقہ

منہ. ^[۳]

(امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تقی و نقی زاہد، عالم، سچے اور اپنے زمانے میں سب

سے بڑے حافظ تھے۔ میں نے ان کے ہم زمان لوگوں کو کہتے سنا کہ ہم نے امام

ابو حنیفہ سے بڑھ کر فقیہ نہیں دیکھا۔)

[۱] مناقب امام للذہبی، ص ۱۹، طبع قدیم و ص ۲۰ طبع جدید حیدرآباد دکن۔

[۲] تاریخ دمشق لابن عساکر، رقم الحدیث: ۲۵۲۸۵، ج ۲۵، ص ۲۵۲۔

[۳] مناقب صیبری، ص ۱۰۱، طبع قدیم و ص ۲۸، طبع جدید، عالم الکتب، بیروت۔

نیز انہوں نے لکھا:

لم ار اعقل ولا افضل ولا اورع من ابی حنیفة. [۱]
 (میں نے امام ابو حنیفہ سے بڑا عقل مند، افضل اور متقی نہیں دیکھا۔)
 ابو مسلم مستملى نے شیخ الاسلام یزید بن ہارون سے سوال کیا:
 یا ابا خالد مات قول فی ابی حنیفة والنظر فی کتبه فرمایا: انظروا
 فیہا ان کنتم تریدون ان تفقہوا. [۲]

(اے ابو خالد! آپ امام ابو حنیفہ اور ان کی کتب کے مطالعہ کرنے کے
 بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم علم فقہ حاصل کرنا چاہتے
 ہو تو ان کی کتب کا مطالعہ کرو۔)

نیز یزید بن ہارون نے بوقتِ درسِ حدیث طلباء سے فرمایا:

هبتکم السباع والجمع لو کان هبتکم العلم لطلبتم تفسیر
 الحدیث ومعانیہ ونظرتم فی کتب ابی حنیفة واقوالہ فیفسر لکم الحدیث. [۳]
 (تم لوگوں کا مقصد صرف حدیث کا سماع اور جمع کرنا ہے۔ اگر تمہارا
 مقصود علم حاصل کرنا ہوتا تو تم حدیث کی تفسیر اور اس کے معانی بھی طلب کرتے
 اور تم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتب اور ان کے اقوال کو دیکھتے تو تمہارے سامنے
 حدیث کی تفسیر ظاہر ہو جاتی۔)

[۱] مناقب امام للذہبی، ص ۲۶، طبع قدیم و ص ۲۲، طبع جدید، حیدرآباد دکن۔
 [۲] تاریخ بغداد، خطیب بغدادی، ج ۱۲، ص ۲۲۲، مطبوعۃ دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔
 [۳] مناقب صدر الائمة، ج ۲، ص ۳۸، طبع حیدرآباد دکن۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

حافظ عبد اللہ بن داؤد خریبی فرماتے ہیں:

من اراد ان يخرج من ذل العبی والجهل ويجاد لذة الفقه فلينظر
فی کتب ابی حنیفة. [۱]

(جو شخص یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ اندھے پن اور جہالت کی ذلت سے
چھٹکارہ حاصل کرے اور فقہ کی چاشنی حاصل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتب کا مطالعہ کرے۔)

محمد بن احمد شروطی نے امام طحاوی سے پوچھا:

لم خالفت خالك (المزنی) واخترت مذهب ابی حنیفة؟ فرمایا:
لانی كنت اری خالی یدیم النظر فی کتب ابی حنیفة فلذلك انتقلت
الیہ. [۲]

(آپ نے اپنے ماموں کی مخالفت کر کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب
کیوں اختیار کیا؟ امام طحاوی نے فرمایا: اس وجہ سے کہ میں نے دیکھا کہ میرے
ماموں ہمیشہ امام ابو حنیفہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اس لیے میں نے بھی امام
اعظم کا مذہب اختیار کر لیا۔)

[۱] اخبار ابی حنیفة للصبیری، ص ۸۵، طبع عالم الکتب، بیروت۔

[۲] الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة، ج ۱، ص ۱۳۷۔ مسالك الابصار فی ممالك الامصار،

ج ۵، ص ۷۹۔ مرآة الجنان و عبرة اليقظان فی معرفة حوادث الزمان للیافی، ج ۲،

ص ۲۸۱، طبع دار الکتب الاسلامی، قاہرہ، مصر۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

النعمان بن ثابت الكوفي ابو حنيفة الامام فقيه مشهور. ^[۱]
 (ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی مشہور امام اور نامور فقیہ تھے۔) ترمذی
 اور نسائی میں آپ کی روایت موجود ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روی انه كان يحیی نصف الليل فمريوما في طريق فاشار اليه
 انسان وهو يمشى فقال لاخر هذا هو الذي يحیی كل الليل فلم يزل بعد
 ذلك يحیی الليل كله وقال انا استحيي من الله سبحانه ان اوصف بماليس
 في من عبادته. ^[۲]

(امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات مروی ہے کہ آپ نصف
 شب تک عبادت میں مصروف رہتے ایک دن آپ کسی مقام پر جا رہے تھے راستے
 میں ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ساری رات
 عبادت میں گزارتے ہیں اس دن کے بعد سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ساری رات
 عبادتِ الہی میں گزارتے اور فرماتے: مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ لوگ
 میرے بارے میں یہ گمان کریں کہ بڑا عبادت گزار ہے اور میں عبادت نہ
 کروں۔)

[۱] تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۶۲۳، مطبوعۃ دار الفکر، بیروت۔

[۲] احیاء علوم الدین، ج ۱، ص ۲۸، طبع دار المعرفۃ، بیروت۔ الاکمال لصاحب

البشکوۃ، ص ۶۲۵، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

وقال شريك النخعي كان ابو حنيفة طويل الصبوت دائم الفكر قليل البحادثة للناس فهذا من اوضح الامارات على العلم الباطني والاشتغال بمهبات الدين فمن اوتي الصبوت والزهد فقد اوتي العلم كله. [1] انتهى كلام الامام الغزالي.

(اور شريك نخعی نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ خاموش طبع، دائم الفكر قليل المحادثة تھے ان تمام نشانیوں سے ان کا باطنی علم اور دین کے امور کے ساتھ مشغولیت واضح ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو چپ رہنے کی عادت اور زہد دیا گیا تو گویا کہ اسے تمام علوم عطا کر دیے گئے۔ امام غزالی کا کلام ختم ہوا۔)

علامہ ولی الدین خطیب صاحب مشکوٰۃ، اکمال میں فرماتے ہیں:

ولو ذهبنا الى شرح مناقبه وفضائله لاطلنا الخطب ولم نصل الى الغرض فانه كان عالما عاملا ورعا زاهدا عابدا اما ما في علوم الشريعة والغرض بايراد ذكره في هذا الكتاب وان لم نرد عنه حديثا في المشكوة للتبرك به لعلوم مرتبته ووفور عليه. [2]

(اگرچہ ہم نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بیان کیے اور ہمارا کلام طویل ہو گیا، مگر کما حقہ ان کے فضائل بیان نہیں ہو سکے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ عالم، عامل متقی، عابد و زاہد، علوم شریعت کے امام تھے۔ ہم نے مشکوٰۃ میں امام

[1] احياء علوم الدين، ج 1، ص 28، طبع دارالمعرفة، بيروت۔ الاكمال لصاحب المشكوة ص 625، طبع قديمي كتب خانہ، كراچی۔

[2] الاكمال لصاحب المشكوة، ص 625، طبع قديمي كتب خانہ، كراچی۔

﴿ مقام امام اعظم اور فقہ حنفی ﴾

ابو حنیفہ سے مروی کوئی حدیث وارد نہیں کی اس کتاب میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب ذکر کرنے کا مقصد آپ کا عظیم الشان اور عالی مرتبت ہونا، نیز حصولِ برکت ہے۔

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

وبهذا (ای بالاولیة) فاق (الامام) علی اقرانه من البحدثین وغیرهم. [۱]

(اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مقدم ہونے کی وجہ سے اپنے ہم عصر تمام محدثین وغیرہم پر فوقیت رکھتے تھے۔)

کیا مذہبِ حنفی صرف قیاس پہ موقوف ہے اور تارکِ حدیث ہے، نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس کے لیے متعدد کتابوں سے صرف ”میزان“ ہی دیکھ لیجیے خصوصاً، ج ۱، ص ۵۳ تا ۷۰۔ فقیر صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہے:

وكان ابو مطيع يقول كنت يوما عند الامام ابي حنيفة في جامع الكوفة فدخل عليه سفیان الثوري ومقاتل بن حیان وحماد بن سلمة وجعفر الصادق وغيرهم من الفقهاء فكلوا الامام ابا حنيفة وقالوا قد بلغنا انك تكثر من القياس في الدين وانا نخاف عليك منه فان اول من قاس ابليس فناظرهم الامام من بكرة نهار الجمعة الى الزوال وعرض عليهم مذهبه وقال اني اقدم العيل بالكتاب ثم بالسنة ثم باقضية الصحابة مقدما ما اتفقوا عليه على ما اختلفوا فيه

[۱] مرقات، ج ۱، ص ۷۶، طبع دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

وحيئنذا قيس فقاموا كلهم وقبلوا يدها وركبته وقالوا له انت سيد العلماء فاعف عنا فيما مضى منا من وقيعتنا فيك بغير علم فقال غفر الله لنا ولكم اجمعين. [1] وقد نقل قوله بنحوه في مناقب الامام للصبيري.

(شيخ ابو مطيع فرماتے تھے ایک دن میں کونے کی جامع مسجد میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام سفیان ثوری، مقاتل بن حیان، حماد بن سلمہ اور امام جعفر صادق وغیرہ رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور امام ابو حنیفہ سے مخاطب ہوئے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ دین میں قیاس وغیرہ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں اور ہم اس بات پر خوف کرتے ہیں، کیوں کہ سب سے پہلے ابلیس لعین نے قیاس کیا تھا تو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن صبح سے لے کر زوال تک ان کو جوابات دیے اور اپنا مذہب بیان کیا کہ سب سے پہلے قرآن، پھر سنت، پھر صحابہ کرام کے فیصلوں سے مسئلہ اخذ کرتا ہوں جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو تب میں قیاس کرتا ہوں تو سب ائمہ کھڑے ہو گئے اور آپ کے ہاتھوں اور گھٹنوں کو بوسہ دیا اور سب نے کہا آپ سید العلماء ہیں۔ ہم نے بغیر علم کے آپ کے بارے میں جو گمان کیا اس کو معاف فرمائیے تو امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ یہ بات بعینہ امام صمیری نے اخبار ابی حنیفہ میں تحریر کی۔)

[1] کتاب المیزان للشعرانی، ج ۱، ص ۵۶، طبع مصر۔ الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة، ص ۲۰۔

سفیان ثوری کی شہادت

امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

ياخذ (الامام الاعظم) بما صح عنده من الاحاديث التي كان يحملها الثقات وبالاخر من فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم. ^[1]
 (امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنی شرائط کے مطابق صحیح احادیث میں سے اخذ کرتے ہیں جو ثقہ راویوں سے مروی ہوتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو ترجیح دیتے ہیں۔)

اس مغالطے کی وجہ یہ ہے کہ دلیل نقلی کے متعین ہونے کے بعد صرف ترجیح کے لیے دلیل عقلی پیش کرنا، جس کی حجیت قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہا مرمنہ۔

کیا فرقہ حنفیہ مرجیہ ہے؟ نہیں، کتاب مستدل بہا اس مصنف کی نہیں یا مدسوس ہے علی اختلاف القولین کہا قال ابن حجر والفرہاروی والشیخ المحقق وله اجوبة اخرى۔

[1] الانتقاء في فضائل الثلاثة، ج ۱، ص ۱۴۲، طبع دار الكتب العلمية، بيروت۔

زید و تقویٰ و مجاہدہ حضرت امام ابوحنیفہ

حضرت علامہ علی قاری اپنے استاذ مکرم حافظ ابن حجر مکی شارح مشکوٰۃ سے ناقل:

وكان يزيد بن هبيرة والياً على العراق لبني امية فكلبه في ان يلبى له قضاء الكوفة فابى عليه فضر به مائة سوط في كل يوم عشرة اسواط وهو مصمم على الامتناع فلما رأى ذلك منه خلى سبيله..... واستدعا الهنصور ابو جعفر امير المؤمنين من الكوفة الى بغداد ليوليه القضاء فابى فحلف عليه ليفعلن فحلف ابو حنيفة انه لا يفعل وتكرر هذا منها فقال الربيع الحاجب الا ترى امير المؤمنين يحلف قال ابو حنيفة امير المؤمنين على كفارة ايمانه اقدر منى على كفارة ايماني فامر به الى السجن في الوقت وفي رواية دعا ابو جعفر الى القضاء فابى فحبسه ثم دعا به فقال اترغب عما نحن فيه فقال اصلح الله امير المؤمنين لا اصلح للقضاء فقال له كذبت ثم عرض عليه فقال ابو حنيفة قد حكم على امير المؤمنين انى لا اصلح للقضاء لانه نسبني الى الكذب فان كنت كاذباً فلا اصلح وان كنت صادقاً فقد اخبرت انى لا اصلح فرده الى السجن فقال الربيع ابن يونس رايت الهنصور يجادله

فی امر القضاء وهو يقول اتق الله ولا تشرك في امانتك الا من يخاف الله
والله ما انا مامون الرضا فكيف اكون مامون الغضب فلا اصلح لذلك
فقال له كذبت انت تصلح فقال قد حكمت على نفسك كيف يحل لك
ان تولى قاضيا على امانتك وهو كذاب.

(اور جب یزید بن ہبیرہ بنی امیہ کے دورِ حکومت میں عراق کا حکم ران
تھا، اس نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو کوفے کا قاضی بننے پر اصرار کیا، تو آپ نے انکار
فرمایا۔ اس پر اس نے ہر روز دس کوڑوں کے حساب سے ایک سو دس کوڑے
لگوائے، مگر آپ اپنے ارادے میں ڈٹے رہے؛ جب اس نے اس قدر انکار دیکھا
تو رہائی دی۔ اور اسی طرح خلیفہ منصور نے آپ کو کوفے سے بغداد بلوایا اور عہدہ
قضا کی پیش کش کی مگر آپ نے انکار فرمایا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ آپ کو عہدہ
ضرور قبول کرنا پڑے گا؛ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی قسم کھائی کہ قبول نہیں کروں
گا اور منصور قسم دہراتا رہا، امام اعظم رضی اللہ عنہ بھی قسم دہراتے رہے۔ شاہی دربان
ربیع نے کہا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ امیر المؤمنین قسم کھا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا
ان کو قسم کا کفارہ دینا آسان ہے اور وہ میرے اعتبار سے اس پر زیادہ قدرت
رکھتے ہیں۔ خلیفہ نے آپ کو قید کروا دیا کچھ دنوں بعد آپ کو بلوایا اور دوبارہ عہدہ
قضا سنبھالنے کا کہا، مگر آپ نے انکار فرمایا۔ خلیفہ نے دوبارہ قید کروا دیا، پھر بلوایا
اور پوچھا آپ اس کام سے نفرت کرتے ہیں جس کو ہم کرتے ہیں؟ امام اعظم رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی اصلاح فرمائے! میں قاضی بننے کی صلاحیت

نہیں رکھتا۔ خلیفہ نے کہا آپ غلط کہتے ہیں آپ ضرور اس عہدے کے لائق ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا آپ نے تو خود فیصلہ فرمایا۔ اگر میں سچا ہوں تو اپنی حالت کی خود خبر دے رہا ہوں کہ میں اس قابل نہیں اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ایک جھوٹے شخص کو قاضی بنائیں، اس پر خلیفہ نے دوبارہ قید کروا دیا۔ ربیع بن یونس نے کہا کہ میں نے منصور کو عہدہ قضا کے لیے جھگڑا کرتے دیکھا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین خدا سے ڈرو اور اس کی امانت میں ایسے شخص کو شریک نہ کرو جو خدا سے نہ ڈرتا۔ ہو اللہ کی قسم میں خوشی کی حالت میں بھی مامون نہیں ہوں تو کیسے غضب کی حالت میں مامون رہوں گا، میں اس کام کے لائق نہیں۔ خلیفہ نے کہا آپ غلط کہتے ہیں، آپ اس کام کے لائق ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا کہ میں غلط بات کہتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ جھوٹے آدمی کو قاضی بنائیں۔

وقال ابن المبارک للثوری ما ابعدا با حنیفة عن الغیبة ما سمعته یغتاب عدو الہ قط قال واللہ انہ اعقل من ان یسلط علی حسناتہ ما ینہب بہا۔

(حضرت عبد اللہ بن مبارک نے ایک مرتبہ سفیان ثوری سے کہا کہ ابو حنیفہ غیبت کرنے سے اس قدر متنفر ہیں کہ میں نے کبھی دشمن کی غیبت کرتے نہیں سنا۔ اس پر سفیان نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ اس بات میں زیادہ عقل مند ہیں کہ اپنی نیکیوں پر کسی کو قبضہ کرنے دیں کہ وہ لے جائے۔)

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

وقال اسمعيل حفيده كان عندنا رافضى له بغلان سمى احدهما ابابكر والآخر عمر فرمحه احدهما فقتله فقييل لجدى فقال ما قتله الا البسبى بعبر فكان كذلك لانه مظهر الجلال وابوبكر مظهر الجبال. (امام اعظم رضي الله عنه کے پوتے حضرت اسماعیل نے فرمایا کہ ہمارے پڑوس میں ایک رافضی رہتا تھا اس کے پاس دو خچر تھے اس (خبیث) نے ایک کا نام ابو بکر اور دوسرے کا نام عمر رکھا ہوا تھا (نعوذ باللہ من ذالك)؛ ان میں سے ایک خچر نے اس رافضی کو لات ماری جس سے وہ مر گیا، میرے جدِ امجد (امام اعظم) سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا اس کو اس خچر نے ہی مارا ہو گا جس کا نام اس نے عمر رکھا تھا، تو ایسا ہی ہوا تھا، میں کہتا ہوں اس وجہ سے کہ حضرت عمر رضي الله عنه پر جلال غالب ہے اور حضرت ابو بکر رضي الله عنه پر جمال۔)

ومن كراماته ان ابا يوسف هرب صغيرا اليه من امه ليتبه وقره فجاءت امه للامام وقالت له انت الذي افسدت ولدى فاعطاه لها ثم هرب اليه وتكرر منه ذلك فقال له الامام وهو على تلك الحالة الضيقة كيف بك وانت تاكل الفالوذج في صحن الفيروزج فلما توفى ووصل ابوسف عند الرشيد ما وصل دعاة الرشيد يوما واخرج له فالوذجا كذلك فضحك ابويوسف فعجب منه الرشيد فسأله فقال رحم الله ابا حنيفة وقص عليه القصة اه.

(اور آپ کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ امام ابو یوسف رضي الله عنه کم عمری میں ماں سے بھاگ کر آپ کی مجلس علم میں بیٹھ جاتے تھے، اس وقت آپ

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

پر فقر اور یتیمی کا دور تھا آپ کی والدہ امام اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: آپ نے میرے بیٹے کو خراب کر دیا، یہ کہیں کام پر نہیں جاتا اور بھاگ کر آپ کے پاس آجاتا ہے۔ امام اعظم نے فرمایا: اس کو یہیں رہنے دو، یہ علم پڑھے گا اور عنقریب صحن فیروزج میں فالودہ کھائے گا۔ امام اعظم کے وصال کے بعد امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ خلیفہ رشید کے پاس صحن فیروزج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ خلیفہ نے امام ابو یوسف کے لیے فالودہ منگوایا جس پر امام ابو یوسف مسکرائے، خلیفہ نے تعجب کیا اور اس کی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمارے امام ابو حنیفہ پر رحم فرمائے اور مکمل قصہ بیان کیا۔

وكان خزازا يبيع الخبز.... ومات اخو سفیان الثوري فاجتمع اليه الناس لعزائه ف جاء ابو حنيفة فقام اليه سفیان واكرمه واقعدة في مكانه وقعد بين يديه ولما تفرق الناس قال اصحاب سفیان رائيناك فعلت شيئا عجيبا قال هذا رجل من العلم بمكان فان لم اقم لعله قمت لسنه وان لم اقم لسنه قمت لفقهاء وان لم اقم لفقهاء قمت لورعه..... (ثم ذكر فقهاء بعدة نقول).

(امام اعظم رضی اللہ عنہ ریشمی کپڑوں کا کاروبار کرتے تھے اور جب حضرت سفیان ثوری کے بھائی کا انتقال ہوا، سفیان ثوری کے پاس لوگ تعزیت کے لیے جمع ہوئے، امام اعظم رضی اللہ عنہ بھی تعزیت کے لیے تشریف لائے، تو حضرت سفیان آپ کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور عزت سے پیش آئے اور ایک مخصوص

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

جگہ آپ کو بٹھایا اور آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ جب لوگ چلے گئے، تو امام سفیان کے شاگردوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو عجیب کام کرتے دیکھا۔ سفیان ثوری نے فرمایا: ان (امام اعظم) کا علم میں ایک مقام ہے؛ اگر میں نے ان کے علم کی وجہ سے قیام نہیں کیا، تو ان کے سن کے لحاظ سے، ورنہ ان کے تفقہ فی الدین کے لحاظ سے، ورنہ ان کے تقویٰ کے لحاظ سے قیام کیا۔ پھر آپ کے فقہ کے متعلق چند باتیں ذکر کریں۔

وقال جعفر ابن الربيع اقامت علي ابى حنيفة خمس سنين فما رايته اطول صمتا منه وقال ابن عيينة ما قدم مكة في وقتنا رجل اكثر صلوة منه قال يحيى ابن ايوب الزاهد كان ابو حنيفة لا ينام في الليل وقال ابو عاصم كان يسبي الوتد لكثرة صلواته.

(حضرت جعفر بن ربیع نے فرمایا: میں حضرت امام اعظم کی خدمت میں پانچ سال رہا؛ میں نے آپ سے زیادہ خاموش طبع آدمی نہ دیکھا۔ ابن عیینہ نے فرمایا: ہمارے دور میں امام اعظم سے بڑھ کر نوافل ادا کرنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جو مکے شریف حاضر ہوا ہو۔ عیسیٰ بن ایوب نے کہا: امام ابو حنیفہ رات میں آرام نہیں فرمایا کرتے تھے۔ ابو عاصم نے کہا: نوافل کی کثرت کی وجہ سے امام ابو حنیفہ کا نام وتد پڑ گیا۔)

وقال زفر كان يحيى الليل كله بر كعة يقرأ فيها القرآن وقال اسد بن عمرو صلى ابو حنيفة صلوة الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وكان

عامۃ اللیل یقرأ القرآن فی رکعة وکان یسبع بکاؤہ حتی یرحم علیہ جیرانہ وحفظ علیہ انہ ختم القرآن فی الموضع الذی توفی فیہ سبعة آلاف ختبة۔
(امام زفر نے فرمایا: امام ابوحنیفہ ساری رات قیام فرماتے اور ایک، ایک رکعت میں ایک قرآن شریف ختم فرماتے۔ اسد بن عمرو نے کہا: امام ابوحنیفہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی؛ عموماً رات کو ایک رکعت میں ختم قرآن فرماتے؛ آپ رات کو خوفِ الہی سے اس قدر روتے کہ ہم سایوں کو آپ پر رحم آتا اور جس جگہ آپ نے وصال فرمایا وہاں آپ نے سات ہزار مرتبہ ختم قرآن شریف فرمایا۔)

ولہا غسلہ الحسین بن عمارۃ قال لہ غفر اللہ لک لم تظفر منذ ثلاثین سنة ولم تتوسد یمینک فی اللیل منذ اربعین سنة ولقد اتعبت من بعدک۔

(حسین بن عمارہ نے جب آپ کو غسل دیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے! تیس سال سے آپ نے افطار نہ فرمایا اور چالیس سال تک آپ نے پہلو میں تکیہ نہ رکھا یعنی آرام نہ فرمایا اور اپنے بعد والوں کو تھکا دیا۔)

وقال ابن المبارک انہ صلی الخمس بوضوء واحد خمس واربعین سنة وکان یجمع القرآن فی رکعتین۔

(امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے پینتالیس (۴۵) سال تک ایک وضو سے پانچ وقت نماز ادا کی اور دو رکعت میں ختم قرآن مجید فرمایا۔)

وقال ابو زائدة صليت في مسجده العشاء وخرج الناس ولم يعلم اني في المسجد فاردت ان اساله مسئلة فقام وافتتح الصلوة فقرأ حتى بلغ هذه الآية ”فمن الله علينا ووقانا عذاب السبوم“ فلم يزل يرددھا حتى اذن المؤذن للصبح وانا انتظرة.

(ابوزائدہ نے کہا: میں نے آپ کی مسجد میں عشا کی نماز پڑھی؛ تمام لوگ مسجد سے نکل گئے اور آپ کو علم نہ تھا کہ میں مسجد میں موجود ہوں؛ میں نے چاہا آپ سے مسئلہ پوچھوں۔ اتنی دیر میں آپ کھڑے ہوئے اور نماز شروع فرمادی اور قراءت فرماتے رہے، یہاں تک کہ اس آیت ”فمن الله علينا ووقانا عذاب السبوم“ پر پہنچے تو اس کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مؤذن نے فجر کی اذان شروع کی اور میں آپ کے انتظار میں تھا۔)

وقال القاسم بن معن قام ابو حنيفة ليلة بهذه الآية ”بل الساعة موعدهم والساعة ادھى وامر“ يرددھا ويبكي ويتضرع.
(قاسم بن معن نے کہا: ایک رات امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے قیام فرمایا اور ساری رات نماز میں آیت ”بل الساعة موعدهم والساعة ادھى“ دہراتے رہے اور روتے رہے اور گڑ گڑاتے رہے۔)

وقال وكيع كان ابو حنيفة قد جعل على نفسه ان لا يحلف بالله في عرض كلامه الا تصدق بدرهم فحلف فتصدق به ثم جعل ان حلف ان يتصدق بدینار فكان اذا حلف صادقاً في عرض كلامه تصدق بدینار.^[1]

[1] مرقات، ج ۱، ص ۷۸، ۷۹، ۸۰، مطبوعة دار الكتب العلمية، بيروت۔

(امام و کبیج نے کہا: امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس پر لازم کر لیا تھا کہ اگر کلام میں سچی بات پر بھی قسم کھائیں گے تو ایک درہم صدقہ کریں گے۔ ایک مرتبہ قسم کھائی تو ایک درہم صدقہ کیا، پھر اپنے آپ پر لازم کیا کہ اب اگر قسم کھائی تو ایک دینار صدقہ کروں گا؛ تو جب بھی قسم کھاتے تو ایک دینار صدقہ فرماتے۔)

حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مزید فرماتے ہیں:

وما استظل بحائط الہدیون حین اتاہ متقاضیا وتصدق بجمع مال اتی بہ وکیلہ الیہ لہا خلط ثمن ثوب معیب بیع مخفیا قیل وکان الہال ثلاثین الفا وترك لحم الغنم لہا فقدت شاة فی الکوفۃ سبع سنین لہا قیل انہا اکثر ما تعیش فیہ. [۱]

(اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سخت دھوپ میں بھی اپنے مقروض کے گھر کی دیوار کے سائے میں نہ بیٹھتے تھے اور اس وقت تمام مال فقرا میں صدقہ کر دیا جب آپ کے وکیل نے عیب دار کپڑا دکھائے بغیر بیچ دیا اور اس کی رقم دوسرے مال میں ملا دی، اور کہا گیا ہے کہ وہ مال تیس ہزار کا تھا اور اسی طرح آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت کھانا ترک کر دیا، جب کوفے کی بکریوں میں ایک چھینی ہوئی بکری مل گئی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے زیادہ وقت تک آپ نے بکری کا گوشت کھانا ترک کر دیا تھا۔)

[۱] مرقات المفاتیح شرح مشکوٰۃ البصایح، ج ۱، ص ۸۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔

ایک مخالف کا ازالہ

غیر مقلدین عموماً تقریراً تحریراً یہ نشر و اشاعت کرتے رہتے ہیں کہ دیکھو حنفی فلاں حدیث پہ عمل نہیں کرتے اور فلاں پہ نہیں کرتے حالانکہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ جس دلیل کی وجہ سے عمل نہیں کرتے وہ متروک کی بنسبت اقویٰ ہوتی ہے یا دونوں میں تطبیق دے کر عمل کرتے ہیں۔ بہر حال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی فتویٰ اولاً شرعیہ کے خلاف نہیں ہوتا، تعارض کے وقت تطبیق سے یا اقویٰ پہ عمل کرنے سے کام لیتے ہیں اور اس وجہ سے ترک حدیث کا الزام و بہتان صرف انہیں پہ نہیں، بلکہ بہت سے حضرات اس ناجائز زد میں آجائیں گے۔

شیخ الاسلام سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرات عالیہ صحابہ کرام سے لے کر پچھلے ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تک کوئی مجتہد ایسا نہیں جس نے بعض احادیث صحیح کو مؤول یا مرجوح یا کسی نہ کسی وجہ سے متروک العمل نہ ٹھہرایا ہو۔ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حدیثِ عمار رضی اللہ عنہ دربارہٴ تیمم جنب پر عمل نہ کیا اور فرمایا: اتق اللہ یا عمار کہا فی صحیح مسلم ^[۱] (اے عمار! اللہ سے ڈر جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے)۔ یوں ہی حدیثِ فاطمہ بنتِ قیس دربارہٴ عدم النفقہ والسکنی للہبتوتہ پر اور

[۱] صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب التيمم، ج ۱، ص ۱۶۱، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

﴿مقامِ اُمِّ اَعْظَمِ اور فقہِ حَنَفِی﴾

فرمایا: لا نترك كتاب ربنا ولا سنة نبينا بقول امرأة لاندري لعلها حفظت ام نسيت رواه مسلم ايضاً^[۱]۔

(ہم اپنے رب کی کتاب اور نبی کی سنت کو ایک ایسی عورت کے قول سے نہیں چھوڑیں گے جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ اس نے یاد رکھا یا بھول گئی۔ اس کو بھی مسلم نے روایت کیا۔)

یوں ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث مذکورہ تیمم پر اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اولم تر عمر لم يقنع بقول عمار کہا فی الصحیحین؛^[۲] (کیا تم نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر قناعت نہیں کی جیسا کہ صحیحین میں ہے)۔

یوں ہی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حدیث مذکورہ فاطمہ پر اور فرمایا: ما لفاطمة الا تتقى الله رواه البخاری؛^[۳] (فاطمہ کو کیا ہے! کیا وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتی؟ اس کو بخاری نے روایت کیا)۔

[۱] صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانقطة لها، ج ۱، ص ۲۸۵، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

[۲] صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب اذا خاق الجنب على نفسه البرضى، ج ۱، ص ۵۰، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب التيمم، ج ۱، ص ۱۶۱، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

[۳] صحیح بخاری، کتاب الطلاق، باب قصة فاطمة بنت قيس، ج ۲، ص ۸۰۲، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

یوں ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:
الوضوء ہما مست النار؛ (اس چیز کی وجہ سے وضو لازم ہے کہ جس کو آگ
نے چھوا) پر اور فرمایا: انتوضاء من الدھن انتوضاء من الحمیم رواہ
الترمذی؛^[۱] (کیا ہم تیل کی وجہ سے وضو کریں گے؟ کیا ہم گرم پانی کی وجہ سے
وضو کریں گے؟ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے)۔

یوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لا یستلم ہذان الرکنان؛^[۲] (وہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم) ان دو رکنوں کو بوسہ نہیں دیتے) پر اور فرمایا: لیس شیء من
البیت مہجورا کہا فی البخاری^[۳] (بیت اللہ شریف میں سے کچھ بھی چھوڑنے
کے لائق نہیں جیسا کہ بخاری میں ہے)۔

دیکھو صحابی کا فعل کہ حدیث کے مقابل قیاس کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!
یوں ہی جماہیر ائمہ صحابہ و تابعین و من بعدہم نے حدیث الوضوء
من لحوم الابل^[۴] (اونٹوں کا گوشت کھانے کی وجہ سے وضو ہے) پر وہو

[۱] جامع ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب الوضوء ہما غیرت النار، ج ۱، ص ۱۲، طبع امین
کمپنی، دہلی۔

[۲] صحیح بخاری، کتاب البناسک، باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین، ج ۱،
ص ۲۱۸، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

[۳] صحیح بخاری، ج ۱، ص ۲۱۸، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

[۴] جامع ترمذی، ج ۱، ص ۱۲، طبع امین کمپنی، دہلی۔ سنن ابوداؤد، ج ۱، ص ۳۸، طبع ایچ
ایم سعید کمپنی، کراچی۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۲۸۸، طبع المکتب الاسلامی، بیروت۔

صحیح معروف من حدیث البراء و جابر بن سمرہ وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم؛ (اور یہ حدیث حضرت براء اور جابر بن سمرہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحیح و معروف مروی ہے)۔ امام دارالہجرہ عالم مدینہ سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے: العبل اثبت من الاحادیث ^[۱] (عملِ علما حدیثوں سے زیادہ مستحکم ہے)۔ ان کے اتباع نے فرمایا: انه لضعیف ان یقال فی مثل ذلك حدثنی فلان عن فلان ^[۲]۔ ایسی جگہ حدیث سنانا پوچ بات ہے۔ ایک جماعت ائمہ تابعین کو جب دوسروں سے ان کے خلاف حدیثیں پہنچتیں، فرماتے: مانجھل هذا ولكن مضی العبل علی غیرہ ^[۳] (ہمیں ان حدیثوں کی خبر ہے، مگر عمل اس کے خلاف پر گزر چکا)۔ امام محمد بن ابی بکر بن جریر سے بارہا ان کے بھائی کہتے: تم نے فلاں حدیث پر کیوں نہ حکم کیا؟ فرماتے: لم اجد الناس علیہ ^[۴] (میں نے علما کو اس پر عمل کرتے نہ پایا)۔ بخاری و مسلم کے استاذ الامام المحرثین عبدالرحمن بن مہدی فرماتے: السنة المتقدمة من سنة اهل المدينة خیر من الحدیث ^[۵] (اہل مدینہ کی پرانی سنت حدیث سے بہتر ہے)۔ نقل هذه الاقوال الخمسة الامام ابو عبد الله محمد بن الحاج العبدري

[۱] المدخل لابن الحاج، ج ۱، ص ۱۲۲، دارالكتاب العربي، بیروت۔

[۲] المدخل لابن الحاج، ج ۱، ص ۱۲۲، دارالكتاب العربي، بیروت۔

[۳] المدخل لابن الحاج، ج ۱، ص ۱۲۲، دارالكتاب العربي، بیروت۔

[۴] المدخل لابن الحاج، ج ۱، ص ۱۲۲، دارالكتاب العربي، بیروت۔

[۵] المدخل لابن الحاج، ج ۱، ص ۱۲۲، دارالكتاب العربي، بیروت۔

الہکی البالکی فی مدخلہ فی فصل فی النعوت البحدثة وفيہ فی فصل فی الصلوٰۃ علی البیت فی المسجد ما ورد من ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی سہیل بن بیضاء فی المسجد فلم یصحبه العہل والعہل عند مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اقوی الخ؛ [۱] (ان پانچوں اقوال کو امام ابو عبد اللہ محمد بن الحاج العبدری مکی مالکی نے اپنی کتاب البدخل کی فصل فی النعوت البحدثة میں نقل فرمایا اور اسی کتاب میں مسجد کے اندر نماز جنازہ سے متعلق فصل میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مسجد کے اندر سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کے بارے میں جو وارد ہے عمل (علما) اس کی موافقت نہیں کرتا اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک عمل زیادہ مستحکم ہے۔ [۲]

نیز امام سیوطی اسی مسئلے کو واضح کرتے ہوئے اور ہر مذہب والے کو سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دلائل کی روشنی میں اگر کسی حدیث پہ تاویل کر کے عمل نہ کیا جائے اور ترک کیا جائے تو یہ موجب طعن نہیں۔

فان کان الذی یجادل بذلک من اهل مذہبنا شافعی المذہب اقول له قد ثبت فی صحیح مسلم انه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یقرا فی الصلوٰۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وانت لا تصحح الصلوٰۃ بدون البسملہ وثبت فی الصحیح انه صلی اللہ علیہ وسلم قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا

[۱] البدخل لابن الحجاج، ج ۲، ص ۲۸۹، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

[۲] الفضل البوہبی، ص ۲۵۵۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۶ تا ۶۹، طبع رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى جالساً فصلوا جلوساً اجمعون. وانت اذا قال سمع الله لمن حمده تقول سمع الله لمن حمده مثله واذا صلى جالساً بعذر وانت قادر تصلى خلفه قائماً لا جالساً.

وثبت في الصحيحين في حديث التيمم انما يكفيك ان تقول بيديك هكذا ثم ضرب بيده ضربة واحدة ومسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه، وانت لا تكتفي في التيمم بضربة واحدة ولا بالمسح الى الكوعين فكيف خالفت الاحاديث التي ثبتت في الصحيحين او احدها فلا بد ان كانت عنده راحة من العلم ان يقول قامت ادلة اخرى معارضة لهذه فقدمت عليها فاقول له وهذا مثله لا يحتاج عليه الا بهذه الطريقة فانها ملزمة له ولا مثاله.

فان كان الهجاءل مالكي المذهب اقول له قد ثبت في الصحيحين المتبائعان بالخيار ما لم يتفرقا وانت لا تثبت خيار الهجاءل.

وثبت في صحيح مسلم انه صلى الله عليه وآله وسلم توضأ ولم يمسح كل راسه وانت توجب في الوضوء مسح كل الراس فكيف خالفت ما ثبت في الصحيح فيقول قامت ادلة اخرى معارضة له فقدمت عليه فاقول هذا مثله وان كان الهجاءل حنفى المذهب اقول له قد ثبت..... في الصحيحين لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب وانت تصح الصلوة بدونها..... فكيف خالفت هذه الاحاديث

الصحيحة؟ فيقول قامت ادلة اخرى معارضة لها فقدمت عليها فاقول له وهذا مثله.

وان كان المجادل حنبلي المذهب اقول له قد ثبت في الصحيحين من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) وثبت فيها لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين وانت تقول بصيام يوم الشك فكيف خالفت ما ثبت في الصحيحين؟ فيقول قامت ادلة اخرى معارضة له فقدمت عليه فاقول له وهذا مثله هذا اقرب بالقرب به لا ذهان الناس اليوم.....

ثم امر آخر اخاطب به كل ذى مذهب من مقلدى المذاهب الاربعة وذلك ان مسلماً روى في صحيحه عن ابن عباس رضى الله عنهما ان طلاق الثلاث كان يجعل واحدة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى بكر وصدرامن امارة عمر رضى الله عنهما فاقول لكل طالب علم هل تقول انت بمقتضى هذا الحديث وان من قال لزوجته انت طالق ثلاثا تطلق واحدة فقط، فان قال نعم اعرضت عنه وان قال لا اقول له فكيف تخالف ما ثبت في صحيح مسلم فان قال لها عارضه اقول له فاجعل هذا مثله والبقصود من سياق هذا كله انه ليس كل حديث في صحيح مسلم (وغیره) يقال بمقتضاة لوجود المعارض له وان كان المجادل ممن يكتب الحديث ولا فقه عنده يقال له قد قالت الاقدمون بالحدث بلا فقه كعطار غير طيب فالادوية حاصلة في

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

دكانه لا يدري لباذا تصلح والفقيه بلا حديث كطبيب ليس بعطار يعرف ما يصلح له الادوية الا انها ليست عنده. انتهى. ^[۱]

(اگر مجادلہ کرنے والا ہماری طرح شافعی المذہب ہے تو میں ان سے کہتا ہوں صحیح مسلم شریف میں یہ حدیث شریف موجود ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت نہیں فرمائی حالاں کہ آپ لوگ بسم اللہ کے بغیر نماز درست نہیں سمجھتے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ تم اس کی اقتدا کرو، اس کی مخالفت نہ کرو پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام رکوع سے کھڑا ہو تو تم بھی کھڑے ہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ جاؤ، حالاں کہ اس کے مخالف تمہارا معاملہ الٹ ہے تم امام کی طرح سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہو، جب امام عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے اور تم میں عذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہو نہ کہ بیٹھ کر۔

اور بخاری و مسلم میں حدیث تیمم ہے کہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارو پھر دائیں کو بائیں پر اور ہاتھوں کے ظاہر اور چہرے پر ملو حالاں کہ تم تیمم میں ایک ضرب پر اکتفا نہیں کرتے اور نہ ہی کہنیوں تک کے مسح کرنے میں، کیسے تم نے صحیحین کی احادیث کی مخالفت کی؟ اگر تمہارے پاس علم کی خوشبو ہے تو تم کہو گے

[۱] مسالك الحنفاء، ص ۵۲، ۵۵ و ۵۶، طبع حیدرآباد دکن و ص ۸۲ تا ۸۴، طبع دارالامین قاہرہ، مصر۔

ان احادیث کے مقابلے میں دیگر دلائل قوی ہیں جن پر ہم عامل ہیں تو میں کہوں گا کہ یہاں بھی معاملہ ایسا ہی ہے۔ اس کے خلاف بھی اگر کوئی دلیل ہے تو اس طریق سے اسے لایا جائے کیوں کہ وہ ہی طریقہ اس کے لیے اور دیگر مسائل کے لیے ثبوت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اگر مجادلہ کرنے والا مالکی المذہب ہے تو میں کہتا ہوں بخاری و مسلم میں ہے بیچ کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہوتا ہے حالاں کہ تم (مالکی) خیابِ مجلس کا انکار کرتے ہو۔

اور مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور تمام سر کا مسح نہ فرمایا حالاں کہ تم تمام سر کا مسح لازم قرار دیتے ہو۔ تم نے مسلم کی صحیح حدیث کی مخالفت کیوں کی؟ تم یہ کہو گے ان کے مقابل و معارض احادیث زیادہ قوی ہیں ان کو ہم نے مقدم کیا تو میں کہوں گا کہ ہمارا معاملہ بھی اسی طرح کا ہے۔

اور اگر مجادلہ کرنے والا حنفی المذہب ہے تو میں اس سے کہوں گا بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ اس شخص کی نماز نہیں جو فاتحہ نہ پڑھے حالاں کہ تم (احناف) فاتحہ کے بغیر بھی نماز صحیح قرار دیتے ہو۔ تم نے ان احادیث کی مخالفت کیوں کی؟ تم یہ کہو گے اس کے مقابل اس سے قوی روایات موجود ہیں، ہم ان پر عامل ہیں تو میں کہوں گا میں نے بھی تو یہی بات کہی ہے۔

اور اگر مجادلہ کرنے والا حنبلی المذہب ہے تو میں ان سے کہوں گا بخاری و مسلم میں ہے جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور انہی دنوں میں یہ بات بھی ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے

روزہ نہ رکھو، حالاں کہ تم یومِ شک کے روزے کو درست مانتے ہو۔ اب کیا تم نے بخاری و مسلم کی احادیث کی مخالفت نہیں کی؟ تم کہو گے ان کے مقابل ان سے قوی دلائل پر ہم لوگ عامل ہیں تو میں کہوں گا کہ میں بھی تو یہی بات کہتا ہوں۔ آج شاید لوگوں کو یہ بات سمجھ آجائے۔

اب ایک اور اہم معاملہ مقلدین مذاہبِ اربعہ کے سامنے بیان کرتا ہوں: صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری، دورِ صدیقی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک ہی قرار دی جاتی تھیں۔ میرا ہر طالبِ علم سے یہ سوال ہے: کیا تمہارا اس حدیث پر عمل ہے؟ اگر کوئی اپنی بیوی کو انت طالق ثلاثاً کہتا ہے تو کیا تمہارے نزدیک اس پر صرف ایک طلاق واقع ہوگی؟ اگر تم کہو ہاں ایک ہی واقع ہوگی تو اس پر معارضہ کیا جائے گا اور اگر کہو گے کہ تین واقع ہوں گی تو تم نے صحیح مسلم کی حدیث کی مخالفت کی؟ اگر تم کہو گے اس روایت کے مقابلے میں اور قوی احادیث موجود ہیں تو میں کہوں گا زیر بحث مسئلہ بھی اسی طریقے سے سمجھ لو۔ میری ان باتوں کا مقصد یہ تھا کہ مسلم وغیرہ ہر صحیح حدیث کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس پر عمل ضروری ہے، کیوں کہ ان احادیث کے معارض دیگر احادیث بھی ہو سکتی ہیں جو ان سے قوی ہوں گی اور اگر مجادلہ کرنے والا صرف حدیث کا ناقل ہے اور اس کے پاس علمِ فقہ نہیں اس سے یہ کہا جائے گا کہ متقدمین علما کا یہ قول ہے: ”محدث بغیر فقہ کے اس پسناری کی طرح ہے جو حکیم نہ ہو۔ دوائیاں اس کے پاس موجود ہیں، مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ کس مرض کا

علاج ہے اور فقیہہ بغیر حدیث کے اس حکیم کی طرح ہے جو پٹناری نہیں وہ یہ جانتا ہے کہ یہ دوائیاں کس مرض کا علاج ہیں، مگر اس کے پاس موجود نہیں ہیں۔
فقیر اتماماً للحجت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی خود ان (غیر مقلدین) کے امام کی بات نقل کرتا ہے:

”خود میاں نذیر حسین صاحب، معیار الحق میں لکھتے ہیں:

”بعض ائمہ کا ترک کرنا بعض احادیث کو فرع تحقیق ان کی ہے۔ کیوں کہ انہوں نے ان احادیث کو احادیث قابل عمل نہیں سمجھا، بدعویٰ نسخ یا بدعویٰ ضعف اور امثال اس کے، الخ^[۱] اس امثال کے بڑھانے نے کھول دیا کہ بے دعویٰ نسخ یا ضعف بھی ائمہ بعض احادیث کو قابل عمل نہیں سمجھتے اور بے شک ایسا ہی ہے خود اسی ”معیار“ میں حدیث جلیل صحیح بخاری شریف: حتی ساوی الظل التلول؛^[۲] (یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا) کو بعض مقلدین شافعیہ کی ٹھیٹھ تقلید کر کے بحیثہ تاویلات بارودہ کاسدہ ساقطہ فاسدہ متروک العمل کر دیا اور عذر گناہ کے لیے بولے کہ جمعاً بین الادلة (دلائل میں مطابقت پیدا کرنے کے لیے) یہ تاویلیں حقہ کی گئیں۔ اور اس کے سوا اور بہت احادیث صحاح کو محض اپنا مذہب بنانے کے لیے بدعادی باطلہ عاطلہ ذاہلہ بے دھرک واہیات و مردود بتا دیا۔ جس کی تفصیل جلیل فقیر کے رسالہ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین میں مذکور۔“^[۳]

[۱] معیار الحق، ص ۱۵۱، طبع مکتبہ نذیریہ، لاہور۔

[۲] صحیح بخاری، ج ۱، ص ۸۸، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

[۳] الفضل البوہبی، ص ۶ و ۷۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۹، طبع رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سب سے پہلا مذہب اور زمانِ نبوت سے، بلکہ حقیقتہً خود نبوت سے اقرب مذہب ختم ہونے میں سب سے آخری مذہب مذہبِ حنفی ہے (کما فی الہیزان للشعرانی) اور لاکھوں کروڑوں محدثین، مفسرین، علماءِ کاملین، اولیاءِ واصلین اور سلاطین حنفی ہوئے اور امتِ مرحومہ کا اکثر و بیشتر معتد حصہ مذہبِ حنفی کا پابند ہے۔ صاحبِ ”حدائقِ حنفیہ“ نے مشہور و معروف علماءِ عظام و محدثین، مفسرین، مصنفین اولیاءِ کرام فقہاءِ ذوی الاحترام میں سے بعض کے حالات لکھے ہیں، جس کا اندازاً تقریباً اجمالی ٹوٹل یہ ہے:

۴۱	دوسری صدی کے
۵۳	تیسری کے
۶۴	چوتھی صدی کے
۶۷	پانچویں کے
۹۶	چھٹی کے
۱۰۰	ساتویں کے
۱۰۳	آٹھویں کے
۹۶	نویں کے
۹۲	دسویں کے
۷۲	گیارہویں کے
۷۶	بارہویں کے
۵۹	تیرہویں کے
919		

کیا ان سب کی نمازیں باطل تھیں یہ ناجائز کام، بلکہ بقولِ غیر مقلدین بدعت اور شرک میں مبتلا تھے۔ نعوذ باللہ من ذلك۔

تقلید اور شانِ امام کے متعلق بہت کچھ سامنے ہے۔ دل چاہتا ہے کہ جو کچھ زیرِ نظر ہے سب نقل کر کے ترتیب دوں۔ قلم کو روکتے روکتے یہاں تک پہنچا۔ یہ سب کچھ کثرتِ مصروفیات مثل تدریس اور اپنے طلبہ کا سالانہ امتحان اور جلسہ دستارِ فضیلت وغیرہ اہم کاموں کے دوران ہوا۔ تعلیمی سال ختم ہونے کو ہے، طلبہ کی باقی ماندہ کتب ختم کرانی ہیں اور بقیہ تصانیف کو بھی مکمل کرنا ہے۔ اگر پھر فرصت کا وقت ملا اس موضوع پر قلم رواں دواں چلے گا اور بقیہ تمنا پوری ہوگی۔

اگر شانِ امام کے متعلق مزید دیکھنا ہے تو درجِ ذیل کتابیں ملاحظہ ہوں:

- ❖ حدائقِ حنفیہ، حدیقۃ اول
- ❖ میزانِ شعرانی
- ❖ عقود البرجان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان
- ❖ قلائد عقود الدرر والبرجان فی مناقب النعمان
- ❖ الروضة العالیة البنیفة فی مناقب الامام ابی حنیفۃ تمینوں امام
طحاوی کی
- ❖ بستان فی مناقب النعمان للقرشی صاحب جواہر البضیة
- ❖ شقائق النعمان فی مناقب النعمان للزمخشری

مقام امام اعظم اور فقہ حنفی

- کتاب الشعبی بقدر ۲۰ جز ❖
- کتاب موفق الدین ❖
- کشف الآثار للحارثی ❖
- کتاب ظہیر الدین مرغینانی ❖
- الانتصار یوسف سبط ابن جوزی ❖
- کتاب ابو عبد اللہ حسین بن علی ضیہری متوفی ۴۰۲ھ ❖
- کتاب ابن الصلت متوفی ۳۰۸ھ ❖
- کتاب کردری متوفی ۳۲۸ھ ❖
- کتاب ابن العوام ❖
- کتاب مواہب الشریفہ ترجمہ تحفۃ السلطان فی مناقب
النعمان لابن کاس ❖
- تبیض الصحیفۃ للسیوطی ❖
- عقود الجہان محمد بن یوسف دمشقی شافعی فرغ منه ۹۳۹ھ ❖
- کتاب زکریا نیشاپوری ❖
- کتاب محمد نیشاپوری متوفی ۳۵۷ھ ❖
- الحیاض لسیواسی ❖
- الابانۃ قاضی احمد بلخی ❖
- قلائد العقیان ❖

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

- ✽ خیرات الحسان لابن حجر مکی
- ✽ تنویر الصحیفة ابن عبد الہادی حنبلی
- ✽ فتح البنان فی مناقب النعمان للشیخ عبد الحق محدث دہلوی
- ✽ صحیفہ للذہبی متوفی ۵۷۲۰ھ
- ✽ رسالہ محمد ذہبی شافعی متوفی ۵۲۸ھ
- ✽ التعلیق البہجد، ص ۳۱
- یہ تو مستقل رسالے تھے۔
- لا قید ولا تحطی۔ کچھ فہرست دیکھو حدائق حنفیہ، ص ۸۲۔

قصہ ہائے (امام) یار دارد بس مقام
صد قیامت بگذرد و آل ناتمام

سچ کہا ہے مولوی عبدالحی لکھنوی نے:

واما ابوحنيفة فله مناقب جميلة وماثر جليلة عقل الانسان

قاصر عن ادراكها ولسانه عاجز عن تبليانها. [۱]

(اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقبِ جمیلہ اور مآثرِ جلیلہ کے مکمل

ادراک سے انسان کی عقل قاصر ہے اور زبان ان کے مدائح بیان کرنے سے عاجز

ہے۔)

[۱] مقدمة التعلیق البہجد، ص ۲۱۔

﴿ مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی ﴾

بوجہِ طولِ تمہید اس کورسائے کا مستقل پہلا حصہ مقرر کرتا ہوں۔ اور

اس کا نام:

”إِعْلَامُ الْجَاهِلِ الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيدُ“

بِقَامِ الْإِمَامِ وَحُكْمِ التَّقْلِيدِ“

رکھتا ہوں۔

من شاء فليضبه مع الآخر ومن لم يشاء لم يضم والحمد لله
رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه
اجمعين وعلى اتباعه المجتهدين خصوصًا على امامنا الاعظم سراج
الهلة والدين وعلى متبعيه ومحبيه الى يوم الدين.

رقمہ الفقیر ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی السنی
الحنفی الجشتی غفر الله له ولوالديه واحسن اليهما واليه
ورزقنا محبتہ واقامنا لديہ.

۱۲ / شعبان ۱۳۸۵ھ

قصیدۃ النعمان رضی اللہ عنہ

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
 وَاللَّهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ إِنَّ لِي
 وَبِحَقِّ جَاهِكَ إِنِّي بِكَ مُغْرَمٌ
 أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خَلِقَ امْرُءٌ
 أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ اكْتَسَا
 أَنْتَ الَّذِي لَهَا رُفِعَتْ إِلَى السَّمَاءِ
 أَنْتَ الَّذِي نَادِيكَ رَبُّكَ مَرْحَبًا
 أَنْتَ الَّذِي فِينَا سَأَلْتَ شَفَاعَةً
 أَنْتَ الَّذِي بِكَ قَدْ تَوَسَّلَ آدَمُ
 وَبِكَ خَلِيلٌ دَعَا فَكَادَتْ نَارُهُ
 وَدَعَاكَ أَيُّوبُ لِضُرِّ مَسَّهُ
 وَبِكَ الْمَسِيحُ آتَى بِشِيرًا مُخْبِرًا
 وَكَذَلِكَ مُوسَى لَمَّا يَزُلُّ مُتَوَسِّلًا
 وَالْأَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرَى
 لَكَ مُعْجَزَاتٌ أَعْجَزَتْ كُلُّ الْوَرَى
 أَرْجُوا رِضَاكَ وَأَحْتَمِي بِجِهَاكَ
 قَلْبًا مَشُوقًا لَا يَرُومُ سِوَاكَ
 وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي أَهْوَاكَ
 كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَى لَوْلَاكَ
 وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِنُورِ بَهَاكَ
 بِكَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَيَّنَتْ لِسَرَاكَ
 وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقُرْبِهِ وَحَيَاكَ
 نَادِيكَ رَبُّكَ لَمْ يَكُنْ لِسِوَاكَ
 مِنْ ذِلَّةٍ بِكَ فَارَوْهُوَ أَبَاكَ
 بَرْدًا وَقَدْ تَحَمَدَتْ بِنُورِ سَنَاكَ
 فَارِزِلْ عَنْهُ الضُّرُّ حِينَ دَعَاكَ
 بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعَلَّاكَ
 بِكَ فِي الْقِيَمَةِ مُحْتَمٍ بِجِهَاكَ
 وَالرُّسُلُ وَالْأَمْلَاكُ تَحْتِ لِيوَاكَ
 وَفَضَائِلُ جَلَّتْ فَلَيْسَتْ تُحَاكَ

نَطَقْتُ طَعَامٌ بِسَبِّهِ لَكَ مُعَلِنًا
 وَالذُّبُّ جَاءَتْ وَالْغَزَالَةُ قَدْ آتَتْ
 وَكَذَالِ الْوَحُوشِ آتَتْ إِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ
 وَدَعَوَتْ أَشْجَارًا آتَتْكَ مُطِيعَةً
 وَالْبَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ
 وَعَلَيْكَ ظَلَّتِ الْغَبَامَةُ فِي الْوَرَى
 وَكَذَلِكَ لَا إِثْرَ لِمَشِيكَ فِي الثَّرَى
 أَشْفَيْتَ ذَالْعَاهَا مِنْ أَمْرَاضِهِمْ
 وَرَدَدْتَ عَيْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَبَى
 وَكَذَا خُبَيْبًا وَابْنَ غَفْرًا بَعْدَ مَا
 وَعَلِيٌّ مِنْ رَمِدٍ بِهِ دَاوَيْتَهُ
 وَسَأَلْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَبْرِ بَعْدَ مَا
 وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّكَ مُعَلِنًا
 فَدَعَوْتَ كُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوا إِلَيَّ
 أَعْدَاكَ عَادُوا فِي الْقَلْبِ بِجَهْلِهِمْ
 فِي يَوْمٍ بَدِدِ قَدْ آتَتْكَ مَلَائِكُ
 وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ فَتَحِكَ مَكَّةَ
 وَهُودٌ وَيُونُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجْمَلَا
 وَالضُّبُّ قَدْ لَبَّكَ حِينَ لِقَاكَ
 بِكَ تَسْتَجِيرُ وَتَحْتَمِي بِجَهَاكَ
 وَشَكَى الْبَعِيرُ إِلَيْكَ حِينَ رَاكَ
 وَسَعَتْ إِلَيْكَ مُجِيبَةً لِنِدَاكَ
 صُمَّ الْحَصَا بِالْفَضْلِ فِي يُمْنَاكَ
 وَالْجِدْعُ حَنَّ إِلَى كَرِيمِ لِقَاكَ
 وَالصَّخْرُ قَدْ غَاضَتْ بِهِ قَدَمَاكَ
 وَمَلَأَتْ كُلَّ الْأَرْضِ مِنْ جَدْوَاكَ
 وَابْنُ الْحُصَيْنِ شَفَيْتَهُ بِشِفَاكَ
 جَرَحًا شَفَيْتَهُمَا بِلُبْسِ يَدَاكَ
 فِي خَيْبَرٍ وَشَفَا بِطَيْبِ لَبَاكَ
 أَنْ مَاتَ أَحْيَاهُ وَقَدْ أَرْضَاكَ
 فَانْحَلَّ قَطْرَةَ السُّحْبِ حِينَ دَعَاكَ
 دَعْوَاتِكَ طَوْعًا سَامِعِينَ نِدَاكَ
 طَرًّا وَقَدْ حُرِبُوا لِرِضَا بِجَفَاكَ
 مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتَلْتَ أَعْدَاكَ
 وَالنَّضْرُ فِي الْأَحْزَابِ قَدْ وَأَفَاكَ
 وَجَمَالَ يُوسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

قَدْ فُقِّتَ يَا ظَهْرَ جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ
 وَاللَّهِ لَيْسَ مِثْلَكَ لَمْ يَكُنْ
 عَنْ وَصْفِكَ الشُّعْرَاءُ يَا مُدَبِّرُ
 مَاذَا يَقُولُ الْهَادِحُونَ وَمَا عَسَى
 وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الْبِحَارَ مِدَادَهُمْ
 لَمْ يَقْدِرِ الثَّقَلَانِ يَجْمَعُ نَذْرَةَ
 لِي فِيكَ قَلْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِي
 وَإِذَا سَكَتُ فَفِيكَ صُمْتِي كُلُّهُ
 وَإِذَا سَمِعْتُ فَعَنَّكَ قَوْلًا طَيِّبًا
 يَا مَالِكِي كُنْ شَافِعِي مِنْ فَاقَتِي
 يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى
 أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ
 فَعَسَاكَ تَشْفَعُ فِيهِ عِنْدَ حِسَابِهِ
 فَلَأَنْتَ أَكْرَمُ شَافِعٍ وَوَمُشَفِّعٍ
 وَاجْعَلْ فِدَائِي شَفَاعَةً فِيَّ غَدَا
 صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ يَا عَلَمَ الْهُدَى
 وَعَلَى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيعِهِمْ
 طَرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَاكَ
 فِي الْعَالَمِينَ وَحَقِّ مَنْ مَنَّاكَ
 عَجَزُوا وَكَلُّوا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ
 أَنْ يَجْمَعَ الْكُتَابُ مِنْ مَعْنَاكَ
 وَالْغَشْبُ أَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاكَ
 أَبَدًا وَمَا اسْطَاعُوا لَهُ إِدْرَاكَ
 وَحَشَاشَةٌ تَحْشُوهُ بِهَوَاكَ
 وَإِذَا نَطَقْتَ فَاْمَدَحُ عَلِيَاكَ
 وَإِذَا نَظَرْتُ فَمَا أَرَى إِلَّاكَ
 إِنِّي فَقِيرٌ فِي الْوَرَى لِيغْنَاكَ
 جُدِي بِجُودِكَ وَأَرْضِي رِضَاكَ
 لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ
 وَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّكًا بِعُرَاكَ
 وَمَنْ إِلْتَجَا لِحِمَاكَ نَالَ وَفَاكَ
 فَعَسَى أَكُنْ فِي الْحَشْرِ تَحْتَ لِيوَاكَ
 مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلَى مَثْوَاكَ
 وَالتَّابِعِينَ وَكُلِّ مَنْ وَالَاكَ

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

مقصد بحضور سرکار امام اعظم رضی اللہ عنہ

از: حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ



ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
ہمارے ملجا ہمارے ماویٰ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

زمانے بھرنے زمانے بھر میں بہت تجسس کیا و لیکن
ملا نہ کوئی امام تم سا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

تمہارے آگے تمام عالم نہ کیوں کرے زانوائے ادب خم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

نہ کیوں کریں ناز اہل سنت کہ تم سے چمکا نصیب امت
سراجِ امت ملا جو تم سا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

ہوا اولی الامر سے یہ ثابت کہ تیری طاعت اہم و واجب
خدا نے ہم کو کیا تمہارا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

مقامِ امامِ اعظم اور فقہ حنفی

کسی کی آنکھوں کا تو ہے تارا کسی کے دل کا بنا سہارا
مگر کسی کے جگر میں آرا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

جو تیری تقلید شرک ہوتی محدثیں سارے ہوتے مشرک
بخاری و مسلم ابنِ ماجہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

کہ جتنے فقہا محدثیں ہیں تمہارے خرمن سے خوشہ چلیں ہیں
ہوں واسطے سے کہ بے وسیلہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآن
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

خبر لے اے دستگیرِ اُمت ہے سالکِ بے خبر پہ شدت
وہ تیرا ہو کر پھرے بھٹکتا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

مآخذ ومراجع

ردیف	نام کتاب	مصنف	ناشر
۱	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	
۲	کنز الایمان	امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ (۱۳۲۰ھ)	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
۳	مسند امام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ (۱۵۰ھ)	محمد سعید اینڈ سنز، کراچی
۴	مسند احمد	امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ (۲۴۱ھ)	موسسة الرسالۃ، بیروت
۵	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ (۲۵۶ھ)	مکتبہ طوق النجاة، بیروت
۶	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رضی اللہ عنہ (۲۶۱ھ)	دارالکلیل، بیروت
۷	جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رضی اللہ عنہ (۲۷۹ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۸	سنن ابوداؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رضی اللہ عنہ (۲۷۵ھ)	دارالکتاب العربی، بیروت
۹	ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (۲۷۳ھ)	دار الفکر، بیروت
۱۰	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ (۲۳۵ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۱۱	شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر طحاوی رضی اللہ عنہ (۳۲۱ھ)	مجتبائی، لاہور
۱۲	جامع مسانید امام اعظم	امام خوارزمی رضی اللہ عنہ (۶۶۵ھ)	مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن
۱۳	صحیح ابن حبان	امام ابو حاکم محمد بن حبان رضی اللہ عنہ (۳۵۳ھ)	دارالمعرفۃ، بیروت
۱۴	دلائل النبوة	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رضی اللہ عنہ (۳۵۸ھ)	دارالمعرفۃ، بیروت
۱۵	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم طبرانی رضی اللہ عنہ (۳۶۰ھ)	مکتبۃ العلوم والحکم، الموصل
۱۶	مستدرک	امام ابو عبد اللہ حاکم رضی اللہ عنہ (۴۰۵ھ)	دارالمعرفۃ، بیروت
۱۷	سنن کبریٰ بیہقی	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رضی اللہ عنہ (۳۵۸ھ)	نشر السنۃ، ملتان
۱۸	مسند ابویعلیٰ	امام ابویعلیٰ موصلی (۳۰۷ھ)	دارالمأمون للتراث، دمشق
۱۹	سنن دارمی	امام ابو عبد اللہ دارمی (۲۵۵ھ)	دارالکتاب العربی، بیروت
۲۰	شعب الایمان	امام ابو بکر بیہقی (۳۵۸ھ)	مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض
۲۱	مشکوٰۃ المصابیح	امام ولی الدین خطیب تبریزی (۷۴۰ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی

مقام امام اعظم اور فقہ حنفی

۲۲	تاریخ بغداد	خطیب بغدادی (۴۶۳)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۲۳	عمدة القاری شرح صحیح البخاری	امام بدرالدین عینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۵ھ)	دارالفکر بیروت
۲۴	مقدمہ کتاب الآثار	امام محمد شیبانی (۱۸۹ھ)	ادارة القرآن، کراچی
۲۵	تاریخ دمشق	امام ابن عساکر (۵۷۱ھ)	دار احیاء التراث، بیروت
۲۶	مجمع الزوائد	امام نورالدین ہیثمی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۰۷ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۲۷	جامع الاحادیث	امام جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دارالفکر، بیروت
۲۸	مسند ابو حنیفہ لابن یعقوب	امام ابو یوسف <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۸۲ھ)	
۲۹	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صہبانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۴۳۰ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۳۰	جامع صغیر	امام جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۱۱ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۳۱	کنز العمال	امام علی متقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۷۵ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۳۲	فتح الکبیر	امام یوسف بن اسماعیل زہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۳۵۰ھ)	مصطفیٰ البابی، مصر
۳۳	السراج المنیر	علامہ علی بن احمد عزیزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۷۰ھ)	مصطفیٰ البابی، مصر
۳۴	زجاجة المصانح	علامہ سید عبد اللہ شاہ نقشبندی محدث دکن <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۳۸۴ھ)	حیدرآباد دکن
۳۵	سبل الہدی والرشاد	امام محمد بن یوسف شامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۴۲ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۳۶	فیض القدر شرح جامع الصغیر	علامہ عبدالرؤف مناوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۳۱ھ)	دارالکتب العلمیہ ودارالمعرفة، بیروت
۳۷	ہدی الساری مقدمہ فتح الباری	امام ابن حجر عسقلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۲ھ)	دارالریان للتراث، قاہرہ، مصر
۳۸	ارشاد الساری شرح صحیح البخاری	امام شہاب الدین قسطلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۲۳ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۳۹	تجلیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعہ	حافظ ابن حجر عسقلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۲ھ)	دارالبشائر الاسلامیہ، حلب
۴۰	شرح علل الترمذی لابن رجب	امام ابن رجب (۷۹۵ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۴۱	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	محدث ملا علی قاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۱۴ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت

مقامِ امامِ اعظم اور فقہِ حنفی

۴۲	التعلیق المجد علی مؤطا امام محمد	علامہ عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۳ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۴۳	اصول الفقہ	امام سرخسی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۴۹۰ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۴۴	بدائع الصنائع	علامہ ابو بکر کاسانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۵۸۷ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۴۵	کشف المحجوب	سید نجات گنج بخش علی ہجویری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۳۶۵ھ)	اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور
۴۶	تذکرۃ الموضوعات	علامہ طاہر بیٹی (۹۸۶ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۴۷	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۶۲۷ھ)	شمع بک ایجنسی، لاہور
۴۸	الاکمال فی اسماء الرجال	شیخ ولی الدین خطیب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۷۴۰ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۴۹	کتاب المیزان	امام عبد الوہاب شعرانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۷۳ھ)	مصطفیٰ البابی، مصر
۵۰	الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الفقہاء	امام ابن عبد البر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۴۶۳ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۵۱	مناقب ابی حنیفہ	حافظ شمس الدین ذہبی (۴۷۸ھ)	
۵۲	کشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام البزدوی	علامہ عبد العزیز احمد بن محمد بخاری	دارالکتب العربی، بیروت
۵۳	احیاء علوم الدین	امام محمد غزالی (۵۰۵ھ)	دار المعرفہ، بیروت
۵۴	کتاب الفہرست	ابن ندیم (۳۸۵ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور
۵۵	الخیرات الحسان	امام ابن حجر کی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۷۴ھ)	مکتبہ اشیق، ترکی
۵۶	تقریب التہذیب	امام ابن حجر عسقلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۲ھ)	المکتبۃ التجاریہ، دارالفکر
۵۷	لسان المیزان	حافظ ابن حجر عسقلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۲ھ)	مؤسسۃ العلم للطبوعات، بیروت
۵۸	تہذیب التہذیب	حافظ ابن حجر عسقلانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۸۵۲ھ)	دارالفکر، بیروت
۵۹	عقد الجید فی احکام الاجتہاد والتقلید	امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ)	لاہور
۶۰	مقدمہ تحفۃ الاحوذی	عبد الرحمن مبارکپوری (۱۳۲۵ھ)	مکتبہ توفیقیہ القاہرہ، مصر
۶۱	مرآة الجنان وعبرۃ العظام فی معرفۃ حوادث الزمان	لام ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی (۷۶۸ھ)	دارالکتب الاسلامی، قاہرہ، مصر
۶۲	طبقات الفقہاء	لام ابو اسحاق ابراہیم بن علی شیرازی (۴۷۶ھ)	دارالرائد العربی، بیروت
۶۳	تبیض الصحیفۃ	امام جلال الدین سیوطی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۱۱ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۱۰ھ

مقام امام اعظم اور فقہ حنفی

۶۳	شرح سفر السعادة	شیخ عبدالحق محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۵۲ھ)	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، ۱۳۳۱ھ
۶۵	رد المحتار علی در مختار	امام ابن عابدین شامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۲۵۲ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۶۶	کلمات طیبات مجموعہ مکاتیب	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۱۷۶ھ)	دہلی
۶۷	ازالہ الخفاء	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۲۷۶ھ)	صدیقی، دہلی
۶۸	مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ	صدرالائمہ امام موفق بن احمد مکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۵۶۸ھ)	مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ، حیدرآباد دکن
۶۹	در مختار	امام علاؤ الدین حصکفی (۱۰۸۸ھ)	دار احیاء التراث العربی، بیروت
۷۰	الموضوعات الکبری	ملا علی قاری (۱۰۱۳ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۷۱	فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خاں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۳۳۰ھ)	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
۷۲	فیوض الحرمین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۷۶ھ)	رحیمیہ، دہلی
۷۳	اخبار ابی حنیفہ	لام حسین بن علی صیمری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۴۳۶ھ)	عالم الکتب، بیروت
۷۴	طبقات کبریٰ	امام عبد الوہاب شعرانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۹۷۳ھ)	مصطفیٰ البابی، مصر
۷۵	تاریخ ابن خلکان	شمس الدین ابن خلکان (۶۸۱ھ)	دار صادر، بیروت
۷۶	الفوائد البیہ فی تراجم الحنفیہ	علامہ عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۳ھ)	بمطبعۃ السعادة مصر
۷۷	تعلیقات الانتقاء فی فضائل الثمانیۃ الفقہاء	علامہ محمد زاہد کوشی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۳۷۱ھ)	مصر
۷۸	تذکرۃ الحفاظ	حافظ ذہبی (۷۴۸ھ)	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۷۹	طبقات حنفیہ	ملا علی قاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۱۳ھ)	
۸۰	کوشا لنبی	علامہ عبدالعزیز بھڑوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۲۳۹ھ)	ملتان
۸۱	صفاح الخمین فی کون التصاحح بکفی الیدین	امام احمد رضا خاں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۳۳۰ھ)	
۸۲	مقدمہ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۰۵۲ھ)	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۸۳	مناقب الامام الاعظم	علامہ کروری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن
۸۴	الجواهر المضمیہ	علامہ عبدالقادر قرشی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	میر محمد کتب خانہ، کراچی
۸۵	عجالہ نافعہ	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۲۳۹ھ)	دہلی، کراچی
۸۶	قرۃ العینین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۱۷۶ھ)	دہلی
۸۷	عقود الجواهر المنیۃ	لام محمد مرتضیٰ زبیدی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (۱۲۰۵ھ)	المطبعۃ الوطنیۃ الاسکندریتۃ مصر

مقام امام اعظم اور فقہ حنفی

۸۸	جامع بیان العلم	حافظ ابن عبد البر	ادارة الطباعة المنيرية، مصر
۸۹	البدایة والنہایة	ابن کثیر	دار الفجر للتراث القاہرة
۹۰	مناقب علی القاری بذیل الجواهر المضية فی طبقات الحنفیہ	ملا علی قاری مکی (۱۰۱۳ھ)	میر محمد کتب خانہ، کراچی
۹۱	الملل والنحل	علامہ عبد الحکیم شہرستانی (۳۷۹ھ)	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۹۲	معرفة علوم الحدیث	امام ابو عبد اللہ حاکم بن علی (۳۰۵ھ)	دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن
۹۳	عقود الجمال فی مناقب الامام الاعظم ابی حنيفة النعمان	علامہ محمد بن یوسف صالحی (۹۳۲ھ)	دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن
۹۴	تانیب الخطیب علی مأساة ترجمة ابی حنيفة من الاکاذیب	علامہ محمد زاہد کوشری (۱۳۷۱ھ)	مصر
۹۵	مسالك الخفاء	امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)	حیدرآباد دکن ودارالاسن قاہرہ، مصر
۹۶	الفضل الموهبی	امام احمد رضا خاں (۱۳۳۰ھ)	لاہور
۹۷	حدائق الحنفیہ	فقیر محمد جہلمی	دہلی والمیزان ناشران و تاجران کتب، لاہور، ۲۰۰۵ء
۹۸	الحیات بعد المات	نذیر حسین دہلوی (۱۳۲۰ھ)	
۹۹	مقام ابی حنيفة	سرفراز صفدر	مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ
۱۰۰	اتحاف النبلاء	نواب صدیق حسن بھوپالی (۱۳۰۷ھ)	
۱۰۱	سیرت نعمان	شبلی نعمانی	مفید عام، آگرہ، ۱۸۲۲ء
۱۰۲	ابن ماجہ اور علم حدیث	عبد الرشید نعمانی	قدیمی کتب خانہ، کراچی
۱۰۳	تلخیص للاستغناء المعروف بالرد علی البکری	ابن تیمیہ (۷۲۸ھ)	مکتبہ الغرباء الاثریہ
۱۰۴	منہاج البتہ النبویة	ابن تیمیہ (۷۲۸ھ)	مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ
۱۰۵	مقدمہ ابن خلدون	ابن خلدون (۸۰۸ھ)	مکتبہ عصریہ بیروت

اعلام الجاهل المتعصب العنيد بمقام الامام وحكم التقليد

مقام الامام عظمى وحسن



شيخ الحديث والتفسير حضرت علامه
مفتي محمد منظور احمد فيضی علیہ الرحمہ

ترقیہ و تخریج و تحقیق

مفتی محمد اکرام الحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ